111

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،7۔اگست 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ جات آبپاشی وقوت برقی اور اوقاف)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

3۔ توجہ دلاؤ نوٹس

4۔ سرکاری کارروائی

مورخہ 6۔اگست 2008 کی فہرست کارروائی سے باقی ماندہ

کارروائی،

اگر کوئی ہو۔

5۔ مسودات قانون(جو زیر غور لائے جائیں گے)

1۔ مسودہ قانون (تنسیخ) نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن

مصدرہ 2008

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنشن فنڈ پنجاب مصدرہ

2008

113

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جمعرات، 7۔اگست 2008

(یوم الخمیس،4۔شعبان المعظم 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 37 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنۡ أَحۡسَنُ قَوۡلاً مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَ o وَلَا تَسۡتَوِى ٱلۡحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُۚ ٱدۡفَعۡ بِٱلَّتِى هِىَ أَحۡسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِى بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهُۥ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِىٌّ حَمِيمٌ o وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ o

سورۃ حٰم السجدۃ: آیات 33تا35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں o اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے o اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں o

وماعلینا الاالبلاغo

جناب سپیکر: جی، نعت رسول مقبولﷺ کے لئے تشریف لائیں۔
نعت رسول مقبولﷺ جناب خادم حسین فریدی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

خُدا بھیجتا ہے سلام اللہ اللہ
یہ میرے نبی کا مقام اللہ اللہ
مقرب فرشتے قدم آ کے چومیں
کھڑے قُدسی بن کے غلام اللہ اللہ
نہیں کوئی ثانی ، نہیں کوئی سایہ
گواہ ہے خُدا کا کلام اللہ اللہ
یہ میرے نبی کا مقام اللہ اللہ

جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر

تعزیت

محترمہ نسیم ناصر خواجہ ایم۔پی۔اے کے بھائی
خواجہ عبدالحیٔ کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔یہ ہماری ایک ایم۔پی۔اے محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ ہیں ان کے بڑے بھائی خواجہ عبدالحیٔ صاحب قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر قاری نور محمد نے محترمہ نسیم ناصر خواجہ
کے بڑے بھائی کے لئے فاتحہ خوانی کروائی)

پوائنٹ آف آرڈر

اجلاس کا بروقت انعقاد

جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلے بھی دو دفعہ اس ایوان کے floor پر یہ بات ریکارڈ کروائی تھی کہ خُدارا! ٹائم کی پابندی کی جائے یا تو آپ ایسے کر لیں کہ اگر دو گھنٹے late کرنا ہے تو ہمیں دو گھنٹے late کا ٹائم دے دیا کریں کیونکہ ہم بہت دور سے سفر کر کے سارے دوست آتے ہیں۔ ہم یہاں پر 10 بجے بیٹھے ہوتے ہیں اور اجلاس جو ہے آج بھی آپ دیکھ لیں کہ ڈیڑھ گھنٹہ late ہوا ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہمیں آپ دو گھنٹے، اڑھائی گھنٹے late ٹائم دے دیا کریں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات درست ہے۔ میں ہاؤس کے تمام ممبران سے اپیل کروں گا کہ ٹائم کا خیال رکھا جائے۔ میں آپ کا بہت خیال رکھتا ہوں لیکن آپ کو بھی میرا خیال کرنا چاہیے اور اس ہاؤس کے تقدس کا بھی خیال کرنا چاہیے۔ آج کے اخبارات کے تراشے اگر آپ کے پاس پہنچے ہوں تو یقین جانیے کہ وہ آپ کے لئے بھی اور میرے لئے بھی کوئی اچھا پیغام نہیں ہے۔ اگر آپ تمام حضرات مل کر دونوں اطراف سے ہاؤس کے تقدس کو بحال رکھیں گے تو یقیناً عوام کے دلوں میں آپ کا image بڑھے گا۔ آپ اپنے صوبے کی نمائندگی کرنے کے لئے یہاں تشریف فرما ہیں تو پنجاب کا اور پاکستان کا ہر شخص آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اسمبلی میں بیٹھ کر خدانخواستہ اس طرح کے کلمات، ایک دوسرے کے اوپر کہنا اور لگانا یہ مناسب نہیں ہے۔ میری آپ سے پرزور اپیل ہے کہ ہاؤس کے تقدس کو برقرار رکھیں۔ میں دونوں اطراف کے حضرات سے گزارش کر رہا ہوں کہ اس میں آپ کی شان ہے، اس میں آپ کی جمہوریت کی شان ہے، اس میں آپ کے پاکستان کی شان ہے، اس میں آپ کے پنجاب کی شان ہے۔ یہ الفاظ میں نے آپ کو خصوصی طور پر کہنے کے لئے آپ کا وقت لیا۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جب ایک صاحب کوئی بات کر رہے ہوں تو ان کی بات کو سُنا جائے اور اس کا جواب مناسب طریقے سے دیا جائے۔ یہ نہیں کہ irrelevant بات شروع کی جائے اور پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ rules کی بھی خلاف ورزی ہے اور آپ کو ہاؤس کے تقدس کا بھی بڑا خیال رکھنا چاہیے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

دوسری بات میں ایک اور کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ حضرات پنجاب کا monogram لگا کر اپنی گاڑیوں پر چلتے ہیں اور وہ پھر کیمرے کی نظر میں آتا ہے اس پر ایم۔پی۔اے لکھا ہوتا ہے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ میں اپنے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی نمبر پلیٹ اپنی کاروں پر ضرور لگائیں۔ جس طرح سے آپ کو ہدایت ہے یا آپ کا جو اختیار ہے اس حد تک آپ اس کو استعمال کریں اور اس قسم کی حرکات سے ہاؤس کا تقدس پامال ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ نے اپنی عزت کو خود بنانا ہے۔ آپ ماشاء اللہ لاکھوں کے نمائندے ہیں اور آپ کا احترام، آپ کی عزت ہر سرکاری ملازم پر لازم ہے اور آپ کو بھی اپنی عزت کا خود خیال کرنا چاہیے۔ میرے بھائیو! ایک بات میں اور آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آپ کی safety کے لئے ہے کہ ہمارے یہاں کے جو سکیورٹی والے ہیں انہوں نے آپ کے لئے passes بنائے ہیں، آپ کے فائدے کے لئے بنائے ہیں۔ اگر یہاں آنے تک آپ محسوس نہ کریں تو وہ کارڈز اگر آپ یہاں تک لگا کر آجائیں تو میرا خیال ہے کہ آپ کی سکیورٹی اور آپ کے فائدے میں ہے، اگر آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں، نہیں مناسب سمجھتے تو بھائی مجھے تو اس بات پر اعتراض نہیں ہے لیکن میں آپ کے فائدے کے لئے گزارش کرنا چاہتا تھا شکریہ۔ جی، بسرا صاحب!

اجلاس کا انعقاد صبح کی بجائے شام کو کرنے کا مطالبہ

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی کہ جن دنوں میں اجلاس ہو رہا ہو جیسا کہ نیشنل اسمبلی میں جو اجلاس ہے وہ شام کے وقت ہوتا ہے۔ آپ اپنے تجربے کی بنیاد پر ہماری بات کو خوبصورت انداز میں ادھر ادھر کر دیتے ہیں، یہ بات میں نے پہلے بھی کہی ہے کہ آپ کے پاس جتنے بھی منسٹر ہیں، آپ ہیں، آپ کے پاس سٹاف اور عملہ بھی ہے، آپ کے ٹیلی فون پر سارے کام ہوتے ہیں، ہم لوگوں نے تمام offices میں خود جانا ہوتا ہے، دور دراز علاقوں سے ہم لوگ آتے ہیں، میرا تعلق جیسے بہاولنگر سے ہے اس طرح میرے کوئی بھائی راجن پور سے ہیں، ہم لوگوں نے تمام سیکرٹری صاحبان کے آفس میں اور دوسرے آفس میں خود جانا ہوتا ہے۔ پہلے یہ request کی تھی کہ جن دنوں میں اجلاس ہو 2 بجے کے بعد کا ٹائم طے کر لیں جیسے آصف موہل صاحب نے فرمایا ہے اس سے تمام مسائل بھی حل ہو جائیں گے، جب ہم لوگ ادھر آئیں گے تو میرا خیال ہے کہ آپ کو بھی easy ہو جائے گا کیونکہ بے شک آپ کے پاس سٹاف بھی موجود ہے، سارا کچھ

موجود ہے تو اس working hours میں تمام سیکرٹری صاحبان اور تمام officials اپنے کمروں میں موجود ہوتے ہیں اس طرح ہمارا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا تو میری آخر میں یہی گزارش ہے کہ تجربے کی بنیاد پر بات کو مت ٹالئے گا۔ اس پر final رولنگ دے دیں تاکہ ہمارا مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس سیشن کے مطابق تو اس کو چلنے دیں، آئندہ سیشن کے لئے ہم بیٹھیں گے اور لاء منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھیں گے تو پھر اس کا کوئی ہم اچھا حل نکالیں گے۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں اس بات کی تائید کرنا چاہوں گا۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ نے یہ point ایوان کے سامنے take up کیا ہے۔ ایک گاڑی پر ایم۔پی۔اے کی نمبر پلیٹ لگانے سے عزت نہیں ملتی، عزت ہمیں اس صوبہ کی عوام سے اس وقت ملے گی جب ہم ان کے مسائل حل کرا سکیں گے اور یہاں پر نعرہ بازی اور فش مارکیٹ کا ماحول بنانے سے ہم اپنے آپ کو پتا نہیں کس طرح project کرنا چاہتے ہیں کہ عوام کے سامنے بھی ہمارا وقار کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ آپ نے جو باتیں کی ہیں میں ان کی تائید کرتا ہوں اور اپوزیشن کے طور پر ہم اپنا مثبت role ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے اور کوشش یہی کریں گے کہ اگر آپ جمہوریت کی طرف ایک قدم بڑھائیں گے تو ہم دس قدم بڑھانے کو تیار ہیں، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ کا شکریہ۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بھائی ہراج صاحب جب ان نشستوں پر بیٹھے تھے، میں یہ تنقید برائے تنقید نہیں کرنا چاہتا، ہماری قوم کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہو گیا ہے کہ ہم میں اب وہ ضمیر ہمارے اس وقت جاگتے ہیں جب ہم اس side پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہمارے ضمیر اس وقت کیوں نہیں جاگتے جب ہم اس side پر بیٹھے ہوتے ہیں؟ یہ تو نمبر پلیٹوں کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ضمیر سب کے جاگے ہوئے ہیں۔ ضمیر سب کے جاگ رہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تو صرف نمبر پلیٹوں کی بات کرتے ہیں، ان کے دور میں تو ان کے جو کونسلر تھے ان لوگوں نے اپنے موٹر سائیکلوں پر کونسلر کی پھٹیاں لگائی ہوئی تھیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی بات مان لی، اگر خدانخواستہ انہوں نے غلط کیا ہے تو کیا آپ بھی غلط کریں گے؟ نہیں کرنا چاہیے۔ شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور!

وزیر جیل خانہ جات تحفظ ماحولیات اور ترقی سیاحت (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بس میں آدھا منٹ لوں گا۔ میرے بھائی نے ضمیر کی بات کی ہے تو آج کی جو چودھری پرویز الٰہی صاحب کی statement ہے کہ ہم پرویز مشرف کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی ان کا ضمیر مردہ ہے، ان کا ضمیر نہیں جاگا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، چودھری صاحب! آپ کے پاس بے شمار ٹی وی چینلز ہیں اور اخبارات ہیں تو آپ ان پر جا کر یہ ساری باتیں کریں، اسمبلی میں ہمیں قواعد و ضوابط کے مطابق چلنا چاہیے۔ بس آپ تشریف رکھیں! میں نے بات کر دی ہے بہت مہربانی۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد طارق امین!

جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی لکھ کر دیا تھا کہ جو subsidy ڈی۔اے۔پی پر دی گئی ہے وہ عملاً زمیندار تک نہیں پہنچی۔ زمیندار نے ڈی۔اے۔پی اس subsidy سے پہلے بھی 3200 میں لی اور بعد میں بھی 3200 میں لی۔ اب یوریا کھاد بلیک ہو رہی ہے اور openly بلیک ہو رہی ہے۔ یہ زمیندار کا استحصال ہو رہا ہے، جس وقت گندم purchase کی گئی تھی، جس طرح پنجابی میں کہتے ہیں کہ زمینداروں کی بھڑولیوں سے گندم نکال لی گئی تھی، آج کھاد available نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بھائی! جب آپ کو ان باتوں کو کرنے کا موقع ملے گا تو آپ اس وقت ضرور کیجئے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی،آپ کی بات سنتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جیسا کہ گاڑیوں کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اس میں ہراج صاحب نے کہا کہ ہمارا رویہ مدبرانہ ہونا چاہیے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیے اس کے لئے میں ان کی بات کو second کرتے ہوئے اپنا ایک ذاتی کل کا تجربہ بتانا چاہوں گی کہ کل صبح 11 بجے جب میں اسمبلی میں آئی ہوں تو اکا دکا گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں تو میں نے اپنے ڈرائیور سے کہا کہ گاڑی یہاں پر پارک کر دی جائے، میں اسمبلی میں آئی ہوں اور جب میں واپس گئی تو گاڑی وہاں ایم۔پی۔اے ہاسٹل پارک تھی۔ میں نے اسے وہاں سے بلوایا اور میں نے کہا کہ تم نے یہاں کیوں نہیں گاڑی پارک کی تو سکیورٹی والوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی گاڑی 3 بجے اجلاس میں آنی ہے تو اس لئے ادھر گاڑیاں پارک کرنے نہیں دی جا رہی ہیں۔ جناب والا! وزیر صاحب کی گاڑی کا سائز کیا ہے؟ (قہقہے)

جناب افتخار علی خان کھتران المعرف بابر خان: چودھری پرویز الٰہی کی گاڑی کے سائز سے چھوٹا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، بس ٹھیک ہے، شکریہ۔ اب ایجنڈے کے مطابق وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ (قطع کلامیاں)

میری بات پر آپ نے کوئی عمل نہیں کیا جو میں نے پہلے بات کی تھی۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب ارشاد احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر ہونا چاہیے، تقریر نہیں ہونی چاہیے۔

جناب ارشاد احمد خان: جناب سپیکر! میرا مختصر سا سوال ہے کہ میرے حلقہ میں بستی گنجی اور بستی لشکر پور جو کافی آبادی کی بستیاں ہیں وہ دریائے چناب میں دریا برد ہو رہی ہیں۔ میں نے اپنے منسٹر راجہ صاحب کو بھی request کی ہے اور آج سیکرٹری irrigation بھی آئے بیٹھے ہیں تو kindly میری request ہے کہ اس پر فوری عمل کیا جائے۔ وہاں پر سپر بند کا انتظام کیا جائے۔ ان لوگوں کو جن لوگوں کے مکانات تباہ ہو رہے ہیں انہیں بچایا جائے مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات (محکمہ جات آبپاشی وقوت برقی اور اوقاف)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ ایجنڈے کے مطابق محکمہ آبپاشی وقوت برقی اور اوقاف سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے، آپ سنئے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہاں گاڑی کھڑی کرنے پر پابندی لگائی گئی ہے میرا خیال ہے کہ رکشا کو اجازت دی جائے، ہمارے جیسے لوگوں کو رکشا پر آنا پڑتا ہے، گاڑیوں کی بات میں نہیں کرتی، مجھے بھی آپ ایک مونوگرام دیں تاکہ میں رکشا پر لگوالوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی بات سنتے ہیں؟ جی، پیر جمیل شاہ صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد جمیل شاہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 48 ہے۔

محترمہ انبساط حامد: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں سوالات پڑھے جا رہے ہیں پلیز آپ ان کو غور سے سنیں۔

جناب افتخار احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! ایہہ چوں چوں کر دیاں نیں تے جے اسیں بولئے تے پھر روندیاں نیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ انبساط حامد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کیا ایجنڈے کے مطابق کارروائی نہ کی جائے؟ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جمیل شاہ صاحب کو floor دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اس طرح مناسب نہیں ہے۔ بی بی! میں نے بارہا آپ سے کہا ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ انبساط حامد: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ کے لئے ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر: کس لئے دو منٹ کا ٹائم دوں؟ اگر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں اور آپ کی کوئی relevant بات ہے تو پھر میں سننے کے لئے تیار ہوں لیکن اگر آپ irrelevant ہوئیں تو پھر آپ کا مائیک بھی بند ہو جائے گا۔

محترمہ انبساط حامد: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ذرا ان کا پوائنٹ آف آرڈر سن لینے دیں۔جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ انبساط حامد: جناب سپیکر! بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے دو منٹ کا وقت دیا۔میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو دو منٹ کا وقت نہیں دیا۔میں نے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سننا ہے۔

محترمہ انبساط حامد: جناب کی بڑی مہربانی کہ آپ نے میرا پوائنٹ آف آرڈر سننے کے لئے مجھے ٹائم دیا۔

جناب سپیکر: میں نے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کہا ہے اگر relevant ہوا تو آپ کی بات سنوں گا لیکن اگر irrelevant ہوا تو پھر نہیں۔

آوازیں: لوٹی لوٹی۔

MR. SPEAKER: Please, Please, Order in the House, order in the House.

جی، محترمہ! Let us speak.

محترمہ انبساط حامد: جناب سپیکر! میں بھی اس ایوان کی رکن ہوں اس لئے مجھے بھی اپنی بات کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

آوازیں: لوٹی لوٹی۔

محترمہ انبساط حامد: جناب والا! انہوں نے پچھلے پانچ سال بھی یہی کیا ہے، کیا انہیں میرے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

میں پاکستان مسلم لیگ کی ٹکٹ پر یہاں آئی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ماشاءاللہ۔

محترمہ انبساط حامد: جب یہاں میرے لیڈر کے بارے میں بات ہوتی ہے تو مجھے بھی انہیں defend کرنے کا موقع دیا جائے۔یہ عوام دیکھ رہی ہے کہ کس کا ضمیر زندہ ہے اور کس کا مردہ ہے اور بہتر ہے کہ یہ فیصلہ عوام پر چھوڑیں بجائے اس کے کہ اس august House کی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ کا مائیک بند کر دیا جائے۔(قطع کلامیاں)

No cross talk please جی، شاہ صاحب!

جناب محمد جمیل شاہ: جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے اس سوال کا جو جواب آیا ہے میں مکمل طور پر اس سے متفق نہیں ہوں۔انہوں نے مکمل جواب نہیں دیا۔لہذا مجھے اس سوال سے متعلق مکمل جواب چاہیے تاکہ میں اس پر کوئی ضمنی سوال کر سکوں اور پھر اس پر کوئی بات آگے بھی بڑھے گی۔

جناب سپیکر: کیا آپ اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟

جناب محمد جمیل شاہ: جی، میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی اس سوال کا جواب دیں گے۔

جناب محمد جمیل شاہ: میرے سوال کا پہلا جز ہے کہ یہ مائنر 16 کروڑ روپے سے بنایا گیا ہے۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وہ ایک طریق کار کے مطابق پہلے اپنے سوال کا نمبر پڑھیں اس کے بعد اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ پوچھیں۔

جناب محمد جمیل شاہ: سوال نمبر 48 ہے۔

ریلی مائنر، ایل۔بی۔ڈی۔سی خانیوال ناقص ڈیزائن، مالکان اراضی کو ادائیگی اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*48: جناب محمد جمیل شاہ: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریلی مائنر جو کہ ایل بی ڈی سی سے خانیوال کے چکوک 10/25 آر، 10/27 آر کو سیراب کرنے کے لئے 16 کروڑ روپے کی لاگت سے نکالا گیا ہے؟

(ب) یہ مائنر کن کن چکوک کی زمین سیراب کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اس سے کل کتنا رقبہ سیراب ہوتا تھا، نیز اس میں کتنا پانی چھوڑا جاتا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مائنر کا ڈیزائن ٹیکنیکلی درست نہ ہے کیونکہ اس میں پانی کا بہاؤ جنوب سے مشرق کی طرف ہے جب کہ اس کا بہاؤ مغرب سے مشرق کی طرف ہونا چاہئے تھا۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مائنر کے لئے جن کاشتکاروں سے رقبہ حاصل کیا گیا ہے ان کو ابھی تک ادائیگی بھی نہیں ہوئی ہے ؟

(ہ) اس غلط پراجیکٹ کو بنانے کے ذمہ دار سرکاری ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بیان کریں ؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مائنر جن چکوک کی زمین سیراب کرنے کے لئے نکالا گیا تھا ان کی زمین بھی سیراب نہ ہو رہی ہے اس میں پانی بہت کم مقدار میں چھوڑا گیا ہے ؟

(ز) کیا حکومت اس مائنر کی غلط ڈیزائننگ کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرنے اور جن کاشتکاروں سے رقبہ لیا گیا ہے ان کو معاوضہ کی ادائیگی کرنے اور اس میں پانی کی مقدار بڑھانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ 16 کروڑ کی لاگت سے ریلی مائنر نکالا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محکمہ آبپاشی نے 2004 میں خانیوال ڈویژن میں مختلف نہروں کی توسیع اور ریماڈلنگ پروگرام کے تحت ریلی مائنر کی توسیع کی جس پر دو کروڑ بیاسی لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

(ب) پہلے یہ نہر چکوک ہائے 10/30-آر، 10/29 آر، 10/24 آر، 10/23 آر، 10/32 آر، 10/31 آر اور 10/33 آر کو سیراب کرتی تھی توسیع کے بعد یہ نہر چکوک ہائے 15/78-ایل، 15/88-ایل، 15/72 ایل، 15/73 ایل، 10/42 آر اور 42 اے/10 آر کو بھی سیراب کرتی ہے۔ اس نہر سے پہلے 16925 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا تھا اور اب اس توسیع کے بعد 34925 ایکڑ رقبہ سیراب ہو گا۔ توسیع کے بعد اس کا ڈسچارج 62 کیوسک سے 135 کیوسک ہو گیا ہے۔

(ج) درست نہ ہے تیکنیکی اعتبار سے اس کا ڈیزائن بالکل صحیح ہے اور پانی کے بہاؤ میں کوئی فنی نقص نہ ہے۔

(د) اس کی توسیع پروگرام کے تحت نہر کے لئے جو رقبہ حاصل کیا گیا اس کی قیمت مبلغ 55 لاکھ 44 ہزار روپیہ بذریعہ چیک ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو جون 2005 کو دے دی گئی تھی، معاوضہ کی ادائیگی کی وضاحت ریونیو ڈیپارٹمنٹ دے سکتا ہے۔

(ہ) تیکنیکی اعتبار سے یہ پراجیکٹ درست ہے تاہم یہ مندرجہ ذیل ملازمین کی تعیناتی کے دوران مکمل ہوا۔

نام آفیسران	گریڈ
1-طارق صدیق کھوکھر، عباس علی نسیم (ایکسیئن)	18
2-چودھری عبدالرشید (سب ڈویژنل آفیسر)	17
3-مہر منظور احمد، فہیم جاوید (سب انجینئر)	17

(و) جن چکوک کے رقبہ کے لئے توسیع کی گئی تھی ان چند رقبہ جات کے مالکان نے اپنی ملکیت کے کاغذات محکمہ کو نہ دیئے ہیں جس کی وجہ سے منظوری پانی کی کارروائی نہ ہو سکی اور اسی لئے پانی کم چھوڑا جا رہا ہے۔ تمام رقبہ جات کا پانی منظور ہونے کے بعد نہر میں پانی پورا چھوڑا جائے گا۔

(ز) جواب جزوہائے بالا میں دیا جا چکا ہے۔

جناب محمد جمیل شاہ: کیا یہ درست ہے کہ ریلی مائنر جو کہ ایل ڈی اے خانیوال کے چکوک 10/25 آر 10/27 آر کو سیراب کرنے کے لئے 16 کروڑ روپے کی لاگت سے نکالا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کو نہ پڑھیں بلکہ آپ نے صرف اس کا نمبر ہی بولنا ہے۔ آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں یا نہیں؟

جناب محمد جمیل شاہ: جناب سپیکر! میں مطمئن نہیں ہوں اور میں نے کہا ہے کہ یہ جواب نامکمل ہے۔ لہذا میرا یہ سوال اگلے اجلاس تک pending کر دیں تاکہ اس کا مکمل جواب آ جائے۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب کو جواب دے لینے دیں اس کے بعد اگر آپ نے کچھ پوچھنا ہے تو ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی اور ضمنی سوال ہے تو ضرور کریں۔

جناب محمد جمیل شاہ: جناب سپیکر! انہوں نے پورے جواب میں کہا ہے کہ یہ جواب دیا جا چکا ہے، توسیع ہو چکی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ انہوں نے partially جواب دیا ہے لیکن پورے مائنر کے

متعلق جو میرا سوال تھا اس کا جواب نہیں دیا۔لہذا میری استدعا ہے کہ اسے pending کر لیا جائے اور آئندہ مکمل جواب دیا جائے۔میں اس بارے میں وزیر صاحب کو ان کے دفتر میں مل کر brief کر دوں گا اور یہ اس کا جواب منگوا کر مجھے بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے مکمل جواب دے دیا ہے۔اگر اس میں کہیں کمی بیشی ہے تو آپ اس کی نشاندہی کریں۔

جناب محمد جمیل شاہ: جناب سپیکر! میں نے کہا ہے کہ یہ 16 کروڑ روپے کی لاگت سے بنایا گیا ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ دو کروڑ روپے سے بنایا گیا ہے۔اب اس کی وضاحت یہ ہے کہ اس ریلی مائنر کی جو توسیع ہوئی ہے اس میں آگے گڑکنا اور ریلی سب مائنر کے نام سے دو سب مائنرز نکالے گئے ہیں۔میں نے پوچھا تھا کہ اس کی ڈیزائننگ غلط ہوئی ہے اور یہ کس کے کہنے پر ہوئی ہے لیکن انہوں نے جواب دیا ہے کہ ایک ایکسیئن ،ایک ایس۔ڈی۔او اور دو سب انجینئروں نے اس کو ڈیزائن کیا ہے اور اسے مکمل کیا ہے۔میں نے یہ بھی سوال کیا تھا کہ یہ ابھی بند ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ چل رہا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ ایوان کو صحیح اور مکمل معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔لہذا آپ اسے pending کر کے اس کا مکمل جواب منگوا لیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! چاہیے تو یہ تھا کہ معزز ممبر پہلے سوال کرتے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ ان کے سوال پر cross question کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہیں to the point رہنا چاہیے کہ یہ ضمنی سوال ہے اور اس کا جواب دیں لیکن یہ کہنا کہ ڈیزائن غلط ہے، یہ درست نہیں ہے۔ وہ یہ کہیں کہ محکمے نے جو معلومات دی ہیں ان میں سے فلاں فلاں چیز غلط ہے لیکن کوئی specific بات کریں لیکن generalize کر کے اس پر ضمنی سوال کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔لہذا معزز ممبر کو specifically یہ بتانا چاہیے کہ فلاں جز میں جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کی بات سن رہے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جی، شکریہ

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! کیا آپ اس سے مطمئن ہیں یا نہیں؟

جناب محمد جمیل شاہ: جناب والا! میں مطمئن نہیں ہوں چونکہ یہ نامکمل جواب ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ جس طرح شاہ صاحب کہیں گے میں ان کو مطمئن کر دوں گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ میں میٹنگ میں شاہ صاحب کو مطمئن کر لوں گا۔

جناب محمد جمیل شاہ: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، درست ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب وہ معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ آپ پہلے بولتے۔جناب وسیم قادر!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! چیمہ صاحب کو موقع دیں۔

جناب سپیکر: ویسے چیمہ صاحب کو خود بھی سوال نہیں کرنا چاہیے۔

جناب ظفر اقبال ناگرا: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے ضمنی سوال کے لئے نہیں کہا اب تو میں اسے disposed of کر چکا ہوں۔اب وہ معاملہ ختم ہوا آئندہ کوئی ہو گا تو آپ ضرور ضمنی سوال کر لینا۔راجہ صاحب سے پیر صاحب کی جو میٹنگ ہونی ہے آپ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔

جناب ظفر اقبال ناگرا: جناب میں نے اس وقت ضمنی سوال کیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے اس وقت ضمنی سوال نہیں کیا تھا۔ before disposal of this question میں نے آپ کی بات نہیں سنی۔

جناب ظفر اقبال ناگرا: میں چاہتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب ایوان میں آئے۔

جناب سپیکر: اب میں اگلے سوال پر پہنچ گیا ہوں۔آپ کیا کرتے ہیں؟ جو میٹنگ ہو رہی ہے آپ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔

جناب ظفر اقبال ناگرا: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ میرے ضمنی سوال کا جواب ایوان میں دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ اس وقت تو بولے نہیں ہیں۔اب تو میں اس سوال سے آگے چلا گیا ہوں۔آپ کی بات مناسب نہیں ہے۔میں آپ سے کہوں گا کہ آپ اس میٹنگ میں شامل ہو جائیں۔اگر ادھر آپ کا جواب نہ آئے تو پھر مجھے بتا دینا۔جی، جناب وسیم قادر!

جناب وسیم قادر: شکریہ۔جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 81 ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیے!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جب کوئی معزز رکن سوال پوچھتا ہے اور وہ سوال ہاؤس میں آ جاتا ہے تو پھر وہ ہاؤس کی property بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر: بے شک۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: اس لئے اس سوال پر جتنے بھی معزز ممبران ضمنی سوالات کرنا چاہیں انہیں کرنے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے میں اس میں غلط ہوں لیکن میں ان کی یہ ضمنی سوال والی بات نہیں سن پایا اس لئے میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔اگر معزز ممبر مطمئن نہیں ہوں گے تو مجھے بتا دینا میں دوبارہ ان سے بات کروا دوں گا۔ جی، جناب وسیم قادر!

لاہور۔قبرستان دربار شاہ گوہر پیر کی چار دیواری کی تعمیر و مرمت

*81: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دربار شاہ گوہر پیر محمود بوٹی قبرستان کی چار دیواری ٹوٹ پھوٹ چکی ہے، جس کی وجہ سے جانور قبروں پر چلتے رہتے ہیں، جس سے قبروں کا تقدس پامال ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دور حکومت میں قبرستان کی چار دیواری کی مرمت کے لئے کچھ رقم مختص کی گئی تھی لیکن اس پر عمل نہیں ہوا، کیا حکومت اس رقم سے شاہ گوہر پیر قبرستان کی چار دیواری تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) دربار شاہ گوہر پیر محمود بوٹی کے قبرستان کی چاردیواری کی کل لمبائی 2754 فٹ ہے۔اس کی لمبائی میں سے 1412 فٹ دیوار ٹوٹ چکی ہے جبکہ 1342 فٹ اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ پچھلے دور حکومت میں چاردیواری کی مرمت کے لئے رقم مختص کی گئی البتہ دربار شریف کے گنبد کی نئی سرے سے تعمیر کی گئی چاردیواری کے لئے محکمہ نے اگلے مالی سال میں رقم مختص کی ہے۔بجٹ کی منظوری کے بعد موقعہ پر چاردیواری کی مرمت کا کام کروادیا جائے گا۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب دے دیا گیا ہے اگر معزز رکن اس میں کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں میں جواب دے دوں گا۔

جناب وسیم قادر: میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ دیوار کب تک بنے گی اور اس کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! انشاءاللہ یہ دیوار جلد ہی بنادی جائے گی۔اس کے لئے 10 لاکھ روپے کے فنڈز رکھ دیئے گئے ہیں اور جلد ہی اس کی تعمیر شروع کردی جائے گی۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! انشاءاللہ سے کیا مراد ہے، دو ماہ یا نوے دن؟ کوئی وقت بتادیں کیونکہ یہ قبرستان کا معاملہ ہے۔

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): میں سمجھتا ہوں کہ کوئی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔انشاءاللہ دو یا تین ماہ کے اندر اندر ہم اسے بنادیں گے۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "بجٹ کی منظوری کے بعد موقعہ پر چاردیواری کی مرمت کا کام کروادیا جائے گا" یہ جواب 2۔اگست کو موصول ہوا ہے لہذا

اسے updated شائع ہونا چاہیے تھا۔ یہ بجٹ سے پہلے شائع نہیں ہوا۔ جب جواب ہاؤس میں آئے تو مکمل اور updated ہونا چاہیے۔ وزیر صاحب ہاؤس میں آنے سے پہلے جوابات کو پڑھ لیا کریں اور اگر کوئی چیز out of date ہو تو اسے ہاؤس میں آنے سے پہلے update کر لیا کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سوال نمبر 118۔ میں چاہوں گی کہ وزیر آبپاشی صاحب اس کا جواب ہاؤس میں پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ان کی خواہش ہے کہ آپ جواب پڑھ دیں۔

لاہور شہر سے گزرنے والی نہر میں سیوریج کا گندا پانی ڈالنے کا مسئلہ

*118: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر سے گزرنے والی نہر میں متعدد مقامات پر سیوریج کا گندا پانی ڈالا جا رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا گندا پانی قانونی یا غیر قانونی طور پر نہر میں ڈالا جا رہا ہے؟

(ج) اگر غیر قانونی ہے تو حکومت نے اب تک اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ اس وقت لاہور کینال میں متعدد مقامات پر سیوریج کا گندا پانی ڈالا جا رہا ہے تاہم 2007 تک تقریباً 40 مقامات پر نہر لاہور برانچ میں گندا پانی ڈالا جا رہا تھا مگر 2008 کے اوائل میں ہربنس پورہ پل سے مغلپورہ پل تک نہر کے دونوں کناروں پر واسا نے سیوریج لائن تعمیر کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے اب نہر میں پڑنے والے سیوریج پائپ بند کر دیئے گئے ہیں لہذا اب صرف پانچ مقامات پر معمولی پانی نہر میں ڈالا جا رہا ہے جو کہ مغلپورہ انڈر پاس کی تعمیر کے بعد ختم ہو جائے گا۔

(ب) نہر میں ڈالا جانے والا گندا پانی غیر قانونی ہے۔

(ج) مغلپورہ پل سے اوپر غیر قانونی ڈالے جانے والے پانی کے خلاف ملحقہ آبادیوں کو قانونی نوٹس دے دیئے ہیں اور کارروائی زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ زیر کار ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ mover کا حق ہوتا ہے کہ وہ جواب پڑھنے کے لئے کہہ دے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اور ان کے کہنے پر وزیر صاحب نے جواب پڑھ بھی دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ بات mover کو کہنی چاہیے نہ کہ آپ کو کہنی چاہیے۔ میں ان کی بات سن رہا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جیسا کہ ہاؤس نے جواب سنا ہے۔ میں وزیر آبپاشی سے گزارش کروں گی کہ وہ مجھے یہ بتائیں کہ جن پانچ مقامات پر گندا پانی نہر میں ڈالا جا رہا ہے وہ کتنی آبادیوں پر مشتمل ہے؟ موصوف نے یہ جملہ استعمال کیا ہے کہ یہ "معمولی نوعیت کا پانی ہے" میں سمجھتی ہوں کہ ایک آبادی کا پانی بھی معمولی نوعیت کا نہیں ہو سکتا۔ وزیر صاحب ایک تو مجھے یہ بتائیں کہ کتنی آبادیوں کا گندا پانی وہاں پر ڈالا جا رہا ہے، دوسرا یہ پانی چونکہ مضر صحت ہے تو اس کے مضر اثرات سے بچاؤ کے لئے کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں اور یہ بھی بتائیں کہ Canal and Drainage Act کی کس شق کے تحت گندا پانی نہروں میں ڈالا جا رہا ہے اور یہ ایکٹ کب بنا تھا؟

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب جواب دے رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ لاہور میں drainage کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پچھلی حکومت نے بھی اس کو allow کیا تھا۔ اب ہم نے بھی صرف لوگوں کے مسائل کی وجہ سے allow کیا ہوا ہے حالانکہ یہ غیر قانونی کام ہے۔ جب تک وہاں پر سیوریج لائن نہیں ڈالی جاتی اس وقت تک لوگوں کو اس سے منع کرنے سے بہت زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اسی لئے ہم نے وقتی طور پر انہیں relief دیا ہوا ہے۔ جیسے ہی سیوریج لائن مکمل ہو جائے گی ان پانچوں مقامات سے پانی ڈالا جانا بند کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ آج نہیں ہوا بلکہ اس کی منظوری سابق وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی صاحب نے دی تھی اور اسی وقت سے یہ چل رہا ہے۔ اگر آج فوری طور پر اس کو بند کریں گے تو لوگوں کے لئے ایک

بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ چونکہ یہ عوامی حکومت ہے اور ہم عوام کے لئے مزید مسائل پیدا نہیں کرنا چاہتے اس لئے ہم وقتی طور پر یہ اجازت دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سے درخواست ہے کہ اس نہر میں کم از کم chemicals کا پانی نہیں جانا چاہیے۔ اس سے فصلوں اور مویشیوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ ہم آپ سے یہ پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بارے میں خصوصی نوٹس لیں۔ محترمہ! امید ہے کہ اب آپ مطمئن ہو چکی ہوں گی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! حکومتی بنچز کا رویہ بالکل بیگانہ ہے۔ وہ اپوزیشن کو بات کرنے ہی نہیں دیتے۔ میرا سوال یہ تھا کہ Canal and Drainage Act کب بنا تھا، اس کی کس شق کے تحت لوگوں کو گندا پانی ڈالنے کی اجازت دی گئی ہے اور کتنی آبادیوں کا پانی اس نہر میں جا رہا ہے؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! 1873 میں Canal and Drainage Act بنا تھا اور اس کے مطابق کوئی گنجائش نہیں ہے کہ آپ نہر میں گندا پانی ڈال سکیں۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اس کی اجازت دی تھی اور ہم لوگوں کے مفاد کی خاطر ابھی تک اس غیر قانونی کام کو برداشت کر رہے ہیں۔ جیسے ہی سیوریج لائن مکمل ہو گی اس کو بند کر دیا جائے گا۔ محکمہ نہر میں کوئی قانون نہیں کہ آپ نہر میں گندا پانی ڈال سکیں۔ جس طرح آپ نے حکم فرمایا ہے میں اس بات کو بھی ensure کرواتا ہوں کہ آئندہ فیکٹریوں کا گندا پانی نہر میں شامل نہ کیا جائے، صرف غریب آبادیوں کا پانی ہی اس میں ڈالا جائے۔ اس کے علاوہ جیسے ہی سیوریج لائن مکمل ہو گی اس کو بند کر دیا جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

چودھری ظفر اقبال ناگرا: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ فیصل آباد میں سیوریج کا مسئلہ کب تک حل ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا جو ضمنی سوال ہے کیا اس کی اس سوال کے ساتھ relevancy بنتی ہے؟

چودھری ظفر اقبال ناگرا: جی بنتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال کس کا ہے؟ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا ضمنی سوال غور سے سنیں یہ محکمہ اللہ کے فضل سے ان کے پاس بھی رہا ہے۔آپ کو ان کے سوال کا جواب سوچ سمجھ کر دینا پڑے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔

چودھری ظفر اقبال ناگرا: جناب والا! میرے سوال کا جواب تو آیا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال اصل سوال سے متعلقہ نہیں ہے۔(قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ان کو ضمنی سوال کرنے دیں اس کے بعد کسی کو موقع دیا جائے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ ''نہر میں ڈالے جانے والا گندا پانی غیر قانونی ہے'' جبکہ ابھی وہ یہ بھی فرما رہے تھے کہ پچھلے دور میں چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اس کی اجازت دی تھی۔ان کے پاس کوئی ایسا ثبوت ہے کہ انہوں نے اس کی اجازت دی تھی؟ جہاں تک مجھے پتا ہے کہ ایسی کوئی اجازت نہیں دی گئی تھی بلکہ Canal and drainage Act میں ترمیم کی گئی تھی اور اس میں environment کے حوالے سے شقیں ڈالی گئی تھیں، کیا وزیر موصوف ان شقوں کا حوالہ دے سکتے ہیں اور ان شقوں کے تحت نہر میں گندا پانی ڈالنے پر کتنی سزا ہے؟ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر کئی معزز اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ I say no آپ بات ہی نہیں کرنے دے رہے۔ چیمہ صاحب! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ کا یہ fresh question بنتا ہے، بہتر ہے کہ آپ نیا سوال دے دیں۔(قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! آپ سوال کا جواب پڑھیں، آپ جانبداری کا مظاہرہ نہ کریں۔ Canal and Drainage Act کو پڑھیں، پھر بات کریں۔ وزیر موصوف تیاری کر کے نہیں آئے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! بات سنیں آپ پڑھے لکھے ہیں یا سارا کیا دھرا۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب وزیر موصوف تیاری کر کے نہیں آئے۔ ایک تو میرا سوال relevant ہے دوسرا انہوں نے Canal and Drainage Act نہیں پڑھا کہ اس میں کیا ترامیم ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: جو بھی صحیح ہوگا میں اس کا ساتھ دوں گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! آپ جانبداری کا مظاہرہ نہ کریں۔ آپ غلط روایات قائم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ چیمہ صاحب بہادر مجھے آپ threat کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! یہ ضمنی سوال جو میں نے کیا ہے یہ بالکل relevant ہے اس سوال کا اگر آپ جز (ج) پڑھیں بلکہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو جواب دیا گیا ہے آپ اس کا جز (ج) پڑھ دیں۔ اس سے آپ کو میرے ضمنی سوال کی relevancy سامنے آ جائے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں جواب کا جز (ج) پڑھتا ہوں۔ آپ سننے کی ہمت رکھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! آپ جواب کا جز (ج) پڑھ دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا رویہ آپ دیکھیں۔

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات سننے دیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

یہ درست نہیں ہے۔ ایسے نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں مہذب طریقہ اختیار کریں، آپ کی مہربانی ہوگی اور انہوں نے جو مجھے ارشاد فرمایا ہے میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ جز (ج) آپ پڑھیں۔ میرے بھائی میں پڑھ دیتا ہوں۔

(ج) مغلپورہ پل سے اوپر غیر قانونی ڈالے جانے والے پانی کے خلاف ملحقہ آبادیوں کو قانونی نوٹس دے دیئے ہیں اور کارروائی زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ زیر کار ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میرا ابھی یہی ضمنی سوال ہے کہ اس دفعہ کے تحت جو کارروائی کی گئی ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس بارے میں کافی بات ہو چکی ہے۔ آپ کو اس پر مطمئن ہونا چاہیے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! اس کی تفصیل ایوان کو کب بتائی جائے گی؟ یہی میرا ضمنی سوال ہے اور اسی کے متعلق ضمنی سوال ہے۔ یہ fresh question بنتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب میرے خیال میں اس سوال پر کافی بات ہو گئی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! اس پر کیا قانونی کارروائی ہوئی ہے وہ ہمیں یہ بھی نہیں بتا سکتے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو ہم اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں کب کہتا ہوں کہ آپ چلے جائیں، میں تو آپ کو بلاتا ہوں۔ میرے بھائی میں نے تو کبھی آپ کو جانے کے لئے نہیں کہا۔ (قطع کلامیاں)

تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں جواب تقریباً آ چکے ہیں۔ تمام حضرات تشریف رکھیں۔ معزز ممبران میں آپ سے اپیل کر رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! آٹھ سال ان کی حکومت رہی ہے، یہ ہمارے علاقے کے متعلق ہی بتادیں۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ Rana Sahib it is not good.

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! آپ ہماری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، پھر میں آپ کی بات سنتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بابائے پوائنٹ آف آرڈر آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات بھی سنتا ہوں۔ راجہ صاحب! میرے خیال میں اس سوال کا جواب آپ نے اپنی طرف سے مکمل طور پر دیا ہے لیکن ساتھی اس سے مطمئن نظر نہیں آرہے ہیں۔ چیمہ صاحب! آپ کا جو ضمنی سوال تھا میں یہ چاہتا تھا کہ

اگر آپ اس کے بارے میں نیا سوال دے دیں تو ہم تفصیل سے اس کا جواب لے لیں گے اور اس پر اب ہم اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میرا ضمنی سوال relevant تھا اس طرح تو آپ ہر ضمنی سوال پر کہہ دیا کریں گے کہ اس پر ایک نیا سوال دے دیں۔ خدارا! ان وزراء سے کہیں کہ وہ تیاری کر کے آیا کریں۔

جناب سپیکر: اگر ضمنی سوال irrelevant ہوا تو مجھے کہنا پڑے گا۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! آپ ہماری بات نہیں سنتے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔ وزیر صاحب کی بھی بات سن رہا ہوں۔ ان سے اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے تو آپ کے پاس بہت سے channels ہیں۔ آپ باہر جا کر ان سے بات کریں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! سرگودھا میں ان کے ساتھ ہی ہمارا علاقہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ –.This is irrelevant. I say irrelevant ۔ یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، بڑی دیر سے عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کھڑی ہیں۔ ان کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ آپ ان کی بات سن لیں۔ ان کے بعد آپ کی باری، اگر ایجنڈے پر کام نہیں کرنے دینا چاہتے تو آپ کی مرضی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں آپ کی اور وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ اسمبلی ہال کے باہر کسی ادارے کے ملازمین مظاہرہ کر رہے تھے اور ان پر پولیس نے تشدد کیا ہے تو میں آپ کے توسط سے وزیر قانون کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ ان مظاہرین کی بات بھی سنی جائے اور ان پر جو تشدد کیا گیا ہے اس کی بھی رپورٹ لی جائے کہ جو لوگ باہر مظاہرہ کر رہے تھے ان پر کیوں کسی نے تشدد کیا ہے؟ وزیر قانون صاحب اس کا نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔(قطع کلامیاں)

لاء منسٹر صاحب کھڑے ہیں آپ کو خود احساس ہونا چاہیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ نے جس مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے یہ پتا کروا لیتے ہیں اور جو مظاہرین باہر موجود ہیں ان سے گزارش کریں گے کہ وہ دو چار آدمی اپنے نمائندے کے طور پر بھیج دیں، ان کا مسئلہ معلوم کر کے کوشش کریں گے کہ اس کو حل کیا جائے۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے بھائی جناب عامر چیمہ اس محکمے کے منسٹر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑیں بھائی، ہم اس question سے آگے چلے گئے ہیں۔ رہنے دیں۔(قطع کلامیاں)

جی، نہیں question پر آئیں۔ محترم وسیم قادر!

جناب وسیم قادر: سوال نمبر 88۔

لاہور پی پی۔144 میں محکمہ اوقاف، اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*88: جناب وسیم قادر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین ہے اور کہاں کہاں واقع ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا حکومت اس زمین کو پلاٹوں کی صورت میں لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وضاحت بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ لوگوں نے محکمہ اوقاف کے ملازمین کی ملی بھگت سے محمود بوٹی میں اوقاف کی جگہ پر قبضہ کر رکھا ہے، کیا ان لوگوں نے جگہ لیز پر لی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):

الف) پی پی۔144 میں 224 کنال 13 مرلے وقف اراضی محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	مرلے	کنال	کیفیت
دربار درس بڑے میاں (محمود بوٹی، لاہور)	00	90	90 کنال اراضی ٹیوب ویل سکیم کے تحت سال 2000 تا 2008 پٹہ پر الاٹ ہے۔
حق نواز ٹرسٹ (محمود بوٹی لاہور)	00	43	43 کنال اراضی زرعی مقاصد کے لئے پٹہ پر دی گئی ہے۔
حق نواز ٹرسٹ (محمود بوٹی لاہور)	00	44	چونکہ وقف 44 کنال اراضی آبادی میں گھر چکی ہے۔ مینجر اوقاف کی رپورٹ کے مطابق 8 کرایہ دار ہیں اور کرایہ کی ادائیگی کر رہے ہیں اور 14 ناجائز قابض ہیں جن کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔
حق نواز ٹرسٹ (محمود بوٹی لاہور)	14	25	22 کنال اراضی عرصہ 30 سال کے لئے برائے فیکٹری و گودام گڈول کی بنیاد پر نیلام کی گئی ہے۔
حق نواز ٹرسٹ (محمود بوٹی لاہور)	10	13	13 کنال اراضی رقبہ برائے سال 2008 کے لئے زرعی مقاصد کے لئے نیلام کی گئی ہے۔
حق نواز ٹرسٹ (محمود بوٹی لاہور)	00	08	8 کنال اراضی زرعی مقاصد کے لئے نیلام کی جارہی ہے۔

(ب) وقف اراضی پلاٹوں کی صورت میں دینے کا محکمہ کا ارادہ نہیں ہے تاہم اگر محکمے کا گڈول ناقابل واپسی کی بنیاد پر دینے کا ارادہ ہوا تو قومی اخبار میں اشتہار دے کر محکمانہ قواعد و ضوابط کے مطابق ماہانہ کرایہ داری کیلئے بر سر عام نیلام کی جائے گی۔

(ج) فہرست ناجائز قابضین ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بابائے پوائنٹ آف آرڈر کچھ کہنا چاہتے ہیں، ذرا ان کی بات سن لی جائے۔ وہ پنجابی میں کہتے ہیں ناں، سُر دے وہیا جے، تماڈی مہربانی۔

میاں محمد رفیق: بہت مہربانی، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے پہلے آپ کی اور ایوان کی نذر ایک شعر ہے۔

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرہ خون نکلا

جناب سپیکر! اک چُلی بھر پانی جھرڑا نہر وچ پا کے اوہ شور واویلا مچایا۔ کیا اس بات کا احساس ہے کہ سارے لاہور شہر کا گندا پانی راوی میں ڈالا جاتا ہے اور راوی سے جہاں جہاں پر آبپاش علاقوں میں یہ پانی جاتا ہے اور وہی لوگ یہ گندا پانی اپنے جوہڑوں اور تالابوں سے پیتے ہیں ان کا بھی آپ خیال کریں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے وزیر آبپاشی صاحب نے آپ کی بات نوٹ کر لی ہے۔ آپ کی relevant بات ہے اس پر غور کیا جائے۔ جی، جناب وسیم قادر!

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! وزیر موصوف بتائیں گے کہ محکمے نے جو بتایا ہے اور مجھے ناجائز قابضین کی جو detail دی ہے ان کے متعلق کوئی محکمانہ کارروائی کی جارہی ہے یا آج تک کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ہم نے ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے اور انشاء اللہ ہم یہ قبضے واگزار کرائیں گے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! انہوں نے ناجائز قابضین کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ہم نے جو طریق کار adopt کیا ہے ہم ضلعی انتظامیہ سے مدد لے رہے ہیں اور ان سے یہ قبضے واگزار کرائیں گے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر اوقاف صاحب سے صرف یہ پوچھوں گا کہ انہوں نے فرمایا ہے، اس سوال میں ہے کہ پی پی۔144 لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین ہے اور کہاں کہاں واقعہ ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔ جناب! یہ تفصیل فراہم نہیں کی گئی۔ صرف یہی بتایا گیا ہے کہ 224 کنال 13 مرلے وقف اراضی محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہے تو میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنی زمین ہے اور جو زمین ان کی تحویل میں نہیں ہے اس کی تفصیل بتائی جائے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! انہوں نے تفصیل تو بتائی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میرا question پھر یہی ہے کہ ٹوٹل کتنی زمین اور سوال کرنے والے نے اس کو limited نہیں کیا کہ صرف انہوں نے پی پی-144 کا پوچھا ہے اور یہ میرے بھی ذاتی علم میں ہے کہ محکمہ اوقاف کی زمین 224 کنال سے زیادہ ہے۔ اس کی تفصیل ہمیں بتادیں۔

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جو سوال کیا گیا ہے اس کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ اگر مزید کوئی بات لاہور کے بارے میں پوچھنی ہے تو اس کا نیا سوال دے دیں تاکہ ہم ساری تفصیل آپ کو دے دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! انہوں نے صرف پی پی-144 کا پوچھا ہے تو اس کی انہوں نے تفصیل دی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! اس کو ذرا پڑھیں۔ لاہور میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین ہے اور کہاں کہاں واقعہ ہے؟

جناب سپیکر: یہ لاہور کا پی پی-144 ہے۔ اسی کے بارے میں particularly انہوں نے question پوچھا ہے۔ یہ اسی طرح سے اس کا sequence آرہا ہے۔ پی پی-144 لاہور اس کو لکھا جائے گا۔ اسی کے مطابق انہوں نے اس کا جواب دیا ہے۔

SYED NAZIM HUSSAIN SHAH: Thank you, sir.

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! On his behalf. Question No. 135.

(معزز رکن نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 135 دریافت کیا)

محکمہ آبپاشی، صوبائی دفتر، گاڑیوں کی تعداد اور ان کے ماہانہ پٹرول و مرمت کے اخراجات کی تفصیل

*135: **سید حسن مرتضیٰ**: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ آبپاشی کے صوبائی دفتر میں اس وقت کتنی گاڑیاں ہیں اور جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کے نام، عہدہ، گاڑی نمبر اور ماہانہ پٹرول و مرمت کا خرچہ بھی بتائیے، ہر گاڑی کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دیں؟

(ب) کیا یہ افسران گاڑی استعمال کرنے کے مجاز ہیں اور ان کی موجودہ ذمہ داریوں کی تفصیل دیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):
(الف) محکمہ آب پاشی کے صوبائی دفتر میں گاڑیوں کی تعداد 20 ہے دیگر مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) گاڑیاں جو افسران کے زیر استعمال ہیں وہ ان کو استعمال کرنے کے مجاز ہیں دیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے میرا supplementary question یہ ہے کہ مجھے ایوان سے جو تفصیل ملی ہے اس میں سیکرٹری صاحب سے لے کر نیچے تمام عملے تک ہمارے تمام محکموں میں شاہانہ اخراجات ہمیشہ سے پرانی روایات رہی ہیں لیکن چونکہ ہمارے چیف منسٹر صاحب نے آتے ہی یہ announcement بھی کیا تھا کہ اخراجات کو curtain کیا جائے گا اور محکموں کے شاہانہ اخراجات کے بارے میں نوٹس لیا جائے گا۔ اس میں مجھے حیرت یہ ہوتی ہے کہ ہم بھی گاڑیاں رکھتے ہیں۔ جتنا پٹرول کا کہا گیا ہے اور maintenance کے اوپر ہر مہینے ایک بڑی رقم استعمال ہوتی ہے تو میں اس پر پوچھنا چاہتی ہوں کہ وزیر موصوف نے اس پر کیا نئی strategy بنائی ہے کہ بیوروکریٹس کی طرف سے جو فضول اخراجات کئے جاتے ہیں اس کو کیسے curtain کیا جا سکتا ہے۔ میں ان اخراجات کو بے جا اسراف کہوں گی کہ ہر مہینے 7/5,7/5 ہزار روپے گاڑی کی maintenance پر کس طرح خرچ کیا جا سکتا ہے، اس کی مجھے تفصیل بتا دیں؟
جناب سپیکر: جی، سینئر وزیر صاحب!
سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): محترمہ نے جو سوال کیا ہے پتا نہیں ان کے پاس کہاں سے یہ رپورٹ آئی ہے؟ میں کسی اور کا نہیں پڑھتا، محکمے کے سیکرٹری صاحب کا پڑھ دیتا ہوں کہ مئی 2000 میں maintenance پر 1493 روپے خرچ ہوئے، اپریل میں 517 روپے خرچ ہوئے، مارچ میں 1812 روپے خرچ ہوئے۔ ایک دفعہ موبل آئل تبدیل کریں تو یہ خرچ ہوتا ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی 20/10 ہزار روپے کا کوئی ثبوت ہے تو میرے پاس لائیں۔
جناب سپیکر! ایک انتہائی افسوسناک بات ہے کہ عامر سلطان چیمہ صاحب اس محکمے کے 5 سال تک وزیر رہے اور انہوں نے ایک سوال نمبر 224 پوچھا ہے۔ یہ ذرا سنیے گا۔ انہوں نے پوچھا

ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ”تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی انہار بی ایس لنک وغیرہ کے دونوں اطراف سرکاری زمین پر ناجائز قابضین ہیں“؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: انہیں بات تو کرنے دیں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ 5 سال سوئے رہے ہیں۔ انہیں سوال کرتے ہوئے یہ سوچنا چاہیے تھا کہ یہ ان کے لئے باعث شرم ہے۔ یہ 5 سال وزیر رہنے کے بعد سوال نمبر 224 میں پوچھ رہے ہیں کہ ان زمینوں پر کس کس بااثر خاندان کا قبضہ ہے؟ (قطع کلامیاں)

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ابھی میرے سوال کی باری نہیں آئی تھی اور انہوں نے میرا نام لے کر بات کی ہے تو مجھے اس کا جواب دینے کی اجازت دی جائے۔ میرا سوال انہوں نے out of turn لیا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں۔ میری طرف سے کوئی اجازت نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے اپنے سوالات کا جواب دینا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال پوچھا تھا تو یہ جواب نہیں دے سکے۔ ان کو اجازت کیوں دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: وہ ضمنی سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ میں اجازت نہیں دیتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

آرڈر۔ آرڈر۔ جی، اعجاز شفیع!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو 20 گاڑیوں کی تعداد بتائی ہے یہ ان کی power بھی بتادیں کہ یہ کس کس power کی گاڑیاں ہیں، یہ کتنی cc کی گاڑیاں ہیں؟ ان کے پاس تفصیل ہے۔ موجودہ حکومت نے وزراء پر ban لگایا ہے کہ وہ 1300cc سے بڑی گاڑی استعمال نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی و قوت برقی!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایک بات تو یہ ہے کہ بڑی گاڑی کے ساتھ سٹپنی نہیں ہے۔ ان کو سٹپنی کہتے ہیں اور سٹپنی کسی گاڑی کے ساتھ نہیں

ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کو جتنی power چاہیے میں ان کو available کر دوں گا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ سینئر نہیں بلکہ یہ وہی وزیر ہے جو میں نے آپ کو کل کہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! موجودہ حکومت کی پالیسی ہے کہ 1300cc سے بڑی گاڑی وزیر استعمال نہیں کرے گا۔ میں نے تو وزیر صاحب سے پوچھا ہے کہ یہ کس cc کی گاڑیاں ہیں؟

جناب سپیکر: آپ مجھے یہ بتا دیں کہ آپ کے پاس 1300cc کی کون سی make ہے، ادھر پنجاب میں، پاکستان میں کون سی make ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری بات نہیں ہے۔ میں گورنمنٹ کی پالیسی کی بات کر رہا ہوں۔ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا تھا کہ کوئی وزیر 1300cc سے بڑی گاڑی استعمال نہیں کرے گا۔ اگر ان کے پاس یہ 20 گاڑیاں استعمال ہو رہی ہیں جن کے متعلق انہوں نے خود admit کیا ہے۔ وزیر صاحب یہ بتا دیں کہ یہ کس cc کی گاڑیاں ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ 1300cc سے بڑی گاڑی استعمال نہیں ہو گی اور کوئی گاڑی محکمہ نہ خرید سکتا ہے بلکہ جو بڑی گاڑیاں تھیں وہ فروخت کر دی گئی ہیں۔ میں یہاں پر صرف اتنی وضاحت کر دوں کہ ہمارے محکمے میں World Bank کی aid کی گاڑیاں بھی ہیں کیونکہ XEN اور S.E نے field میں بھی جانا ہوتا ہے۔ اس کے لئے land rover جیپیں ملی ہوئی ہیں، ان کے علاوہ 1300cc سے بڑی کوئی گاڑی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ابھی اعجاز شفیع صاحب جو ہمارے معزز ممبر ہیں وہ وزیر بھی رہے ہیں اور جب وہ یہاں ہوتے تھے تو ہم اس طرف بیٹھتے تھے۔ ان کو شاید تفصیلات کے متعلق اندازہ نہیں ہے کہ جب آپ نے کسی سوال کا جواب لینا ہو تو اس کے annexure اسمبلی میں موجود ہوتے ہیں۔ انہوں نے annexure پڑھے نہیں

ہیں اور بات کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے جو لوگ پہلے ممبر رہ چکے ہیں جن کے پاس تجربہ ہے ان سے اس قسم کی باتوں کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر! اب میرا سوال وزیر صاحب سے یہ ہے کہ میں نے جو تفصیلات دی ہیں۔ مجھے اس کا الہام نہیں ہوا مجھے جو annexure ہاؤس میں ملا ہے میں نے اسی پر بات کی ہے۔ دوسرے صفحے پر محمد عثمان معظم جو D.S Admin ہیں ان کی جو رپورٹ ہاؤس میں دی گئی ہے اس میں انہوں نے کتنا پٹرول خرچ کیا ہے؟ اس کی تفصیل اس کے اندر موجود نہیں ہے، entitlement لکھی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی جس پر میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ سیکرٹری صاحب کے پاس نئی ٹیوٹا کرولا گاڑی ہے اور ان کی maintenance سب سے زیادہ ہے اور باقی سب کی گاڑیاں پرانی ہیں اور ان کی maintenance کم ہے۔ یہ فرق کیوں ہے کہ ان کی گاڑی کو زیادہ maintenance کی ضرورت پڑتی ہے؟ اس بارے میں وزیر صاحب وضاحت فرمادیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! محکمہ نے عامر سلطان چیمہ صاحب کے بعد ابھی تک کوئی نئی گاڑی نہیں خریدی، جتنی گاڑیاں خریدی گئی ہیں ان کے دور میں خریدی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ محمد عثمان معظم کی 150 لٹر پٹرول کی sanction ہے۔ انہوں نے مئی میں 145 لٹر، اپریل میں 146 لٹر اور مارچ میں 142 لٹر لیا ہے۔

جناب سپیکر: very good شاباش۔ بہت اچھا جواب دیا ہے۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ محکمے نے جو جواب دیا ہے وہ نامکمل دیا ہے۔ اس کے اندر ہر محکمے کے ہر بندے کی entitlement کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ اس کے اندر یہ کیوں موجود نہیں ہے؟ یہ محکمے کی نااہلی ہے اور وزیر صاحب کو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ وہ اس کا نوٹس لیں گے۔ جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ یہاں پر گاڑیوں کی بات ہو رہی ہے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ نئی حکومت نے آتے ہی

1600cc کی گاڑیاں محکموں سے واپس لے کر انہیں 1300cc کی گاڑیاں فراہم کیں۔ یہ تو خرچہ کم کرنے کی بات کرتے ہیں لیکن اس طرح تو خرچہ زیادہ ہوا ہو گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں گاڑیوں کی بات کو اب چھوڑ دیں۔ اس میں آپ کا نقصان ہو گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ 1600cc گاڑیوں کو ختم کر کے 1300cc گاڑیاں استعمال کرنے کے لئے کہا گیا۔ مجھے وزیر صاحب یہ بتائیں کہ نئی گاڑیاں خرید کر دینے سے خرچہ کم ہوا ہے یا بڑھ گیا ہے کیونکہ 1300cc گاڑیاں نئی خریدی گئی ہیں یا خریدی جائیں گی؟

جناب سپیکر: میری اطلاع کے مطابق ابھی تک کسی محکمے نے کوئی بھی نئی گاڑی نہیں خریدی۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بسرا صاحب!

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میرے دائیں طرف جو دوست بیٹھے ہیں ان کو اپوزیشن کا تجربہ نہیں ہے۔ یہ بے چارے ڈکٹیٹروں کی گود میں بیٹھ کر پلے بڑھے ہیں۔ رانا ثناء اللہ خان صاحب ہمارے وزیر قانون ہیں یہ ان سے سیکھیں۔

جناب سپیکر: آپ ان باتوں کو چھوڑ دیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): میں صرف ایک شعر پڑھوں گا کہ:

اے شیش محل میں رہنے والو ہم پر پتھر مت پھینکو
جب یہ پتھر واپس پلٹیں گے تو شیش محل کا کیا ہو گا

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے اجازت لوں گا کہ میری محترمہ بہن آمنہ الفت صاحبہ فرما رہی تھیں کہ سوال کو پڑھیں۔ جب ان کو یہی نہیں پتا اور یہ لکھا ہوا پڑھ ہی نہیں سکتیں تو لکھا پڑھا پنجاب کا نعرہ ان لوگوں نے مارا۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ کی بات ختم ہوئی۔ یہ میرا اور آپ کا ہی حق نہیں ہے بلکہ ہمارے دوسرے معزز ممبران کا بھی حق ہے۔ آپ کا سوال آگیا اور آپ نے اس کا جواب سن لیا۔ اب اگلے سوال پر مجھے جانے دیں۔

جناب شہزاد سعید چیمہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہزاد سعید چیمہ: جناب سپیکر! میری تمام فاضل ممبران اور بالخصوص اپوزیشن کے ممبران سے درخواست ہے کہ پورا پنجاب آپ کو دیکھ رہا ہے۔ بجائے ان چھوٹی چھوٹی چیزوں، رنگوں اور makes پر جانے کے there are very much important issues کہ جس پر ہم ساری باتیں کر کے اس اسمبلی کی کارروائی کو مثبت رنگ میں لے جائیں۔ بجائے وقت برباد کرنے کے اس کو تھوڑا مثبت طریقے سے چلایا جائے۔

جناب سپیکر: شاباش۔ محترمہ شگفتہ شیخ صاحبہ! اپنا سوال نمبر پکاریں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بابائے پوائنٹ آف آرڈر! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor محترمہ شگفتہ شیخ صاحبہ کو دیا ہے۔ آپ پلیز تشریف رکھیں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ دربار پیر بلھے شاہ کی تعمیر کب سے جاری ہے یا پھر تعمیر رُکی ہوئی ہے، اگر رکی ہوئی ہے تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنے سوال کا نمبر تو پکاریں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: سوال نمبر 184

دربار حضرت پیر بلھے شاہ کی تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات و دیگر معاملات کی تفصیل

*184۔ محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دربار حضرت پیر بلھے شاہ کی تعمیر کب سے جاری ہے یا پھر تعمیر رکی ہوئی ہے، اگر رکی ہے تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

(ب) اب تک دربار کی تعمیر کی مد میں اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور بقایا کتنی ہے؟

(ج) دربار کی تعمیر کا ٹھیکہ کب، کس کو اور کتنے میں دیا گیا نیز تکمیل کی مدت بھی بتائی جائے؟

(د) دربار کا ٹھیکہ پاپوش برائے زائرین کتنے میں دیا گیا ہے نیز گل فروش کار پارکنگ کے ٹھیکہ جات کی بھی تفصیلات بتائی جائیں؟

وزیر اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) دربار حضرت بابا بلھے شاہ کی تعمیر 29۔جنوری 2004 سے جاری ہے، دربار شریف کی تکمیل ہو چکی ہے۔

(ب) اب تک دربار کی تعمیر پر مبلغ 14725826 روپے خرچ ہو چکے ہیں، آخری ادائیگی 19۔دسمبر 2007 کو کی گئی ہے۔

(ج) دربار کی تعمیر کا ٹھیکہ 29 جنوری 2004 کو میسرز چودھری مقصود احمد، گورنمنٹ کنٹریکٹر کو مبلغ 14270692 روپے میں دیا گیا اور تکمیل مدت تقریباً 18 ماہ تھی۔

(د) ٹھیکہ حفاظت پاپوش:۔

سال 2008-09 میں یہ ٹھیکہ مبلغ 775000 روپے میں نیلام ہوا ہے۔

ٹھیکہ کار پارکنگ:

گزشتہ سال 2007-08 کے لئے یہ ٹھیکہ مبلغ 227500 روپے میں نیلام ہوا تھا جبکہ سال 2008-09 کے لئے بمطابق شیڈول نیلام آئندہ تاریخ نیلام 14-06-08 مقرر ہے۔

ٹھیکہ گلفروشی:

گزشتہ سال 2007-08 کے لئے یہ ٹھیکہ مبلغ 407700 روپے میں نیلام ہوا تھا جب کہ سال 2008-09 کے لئے یہ ٹھیکہ بمطابق شیڈول نیلام آئندہ تاریخ نیلام 14-06-2008 مقرر ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس جواب سے مطمئن ہیں یا نہیں؟

محترمہ شگفتہ شیخ: میں مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: پھر اس پر کوئی ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! میں بتا رہی ہوں کہ تعمیر 29۔جنوری 2004 سے جاری ہے اس حد تک تو جواب ٹھیک ہے۔اس کے بعد لکھا گیا ہے کہ دربار شریف کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے جو کہ مکمل نہیں ہے۔ میں آج ہی صبح دربار بابا بلھے شاہ کا visit کر کے آئی ہوں،اس کی کوئی تعمیر مکمل نہیں ہوئی، صحن بھی نہیں بنا، مسجد کا بھی کوئی صحن نہیں ہے، لیٹرین اور وضو کرنے والی جگہ بھی نامکمل ہے، عورتوں کے لئے بھی کوئی علیحدہ انتظام نہیں ہے لہٰذا اس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو اسے visit کرے اور اس پر سارا جائزہ لے کر وزیر اوقاف کو بتایا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ماشاء اللہ وزیر صاحب موجود ہیں۔ میں ان کو کہوں گا کہ وہ خود موقع پر جا کر دیکھیں۔ اس کے بعد آپ سے بھی ان کی ملاقات ہونی چاہیے اور جتنے بھی ہمارے وہاں معزز ممبران ہیں ان سب سے ان کی ملاقات ہونی چاہیے۔ایک دن آپ سب کو دربار پر جا کر دیکھنا چاہیے کہ جو رپورٹ آپ کو ملی ہے کیا اس میں غلطی تو نہیں ہے؟ میں خود سمجھتا ہوں کہ یہ رپورٹ آپ کو انہوں نے درست نہیں دی اس لئے آپ خود موقع پر جائیں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! اس میں تفصیل یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں۔آپ کا سوال آ گیا ہے، جواب بھی منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔اب اگر وہ کچھ بولنا چاہیں تو بولیں۔

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! یہ جواب سے مطمئن نہیں ہیں اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ شاید ایسا ہو تو میں دربار کا visit بھی کر لوں گا اور دوستوں سے بھی ملوں گا۔ اگر اس میں کہیں کمی ہے اور جواب درست نہیں ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ محکمے کے جن افسران نے یہ جواب دیا ہے ان کی باز پُرس بھی ہو گی اور ان کے خلاف کارروائی بھی ہو گی۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! سابق وزیر اعظم جمالی صاحب جب قصور تشریف لائے تھے تو انہوں نے ڈیڑھ کروڑ گرانٹ کا اعلان کیا تھا اور ڈیڑھ کروڑ کا اعلان وزیر اعلیٰ نے بھی کیا تھا، اس طرح رقم تو تین کروڑ بنتی ہے لیکن اس میں ایک کروڑ 47 لاکھ روپے کا ذکر ہے۔اس میں رقم کا ذکر کیا گیا اور نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ کتنی رقم موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! ایک کروڑ 47 لاکھ 25 ہزار 826 روپے اس پر خرچ ہو چکے ہیں اور اتنی ہی رقم تھی جو خرچ کر دی گئی ہے اور بقول ان کے دربار اس وقت مکمل ہو گیا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس سوال کا محکمہ نے یہ جواب دیا ہے کہ 18 ماہ میں اس کی تکمیل ہونا تھی۔ 29۔جنوری 2004 کو یہ project شروع ہوا، اب یہ 19 دسمبر 2007 کو مکمل ہوا ہے۔ یہ 18 ماہ میں مکمل ہونے والا کام محکمے کے بقول 48 ماہ میں مکمل ہوا ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو کام 18 ماہ میں مکمل ہونا تھا، اگر وہ 48 ماہ میں مکمل ہوا ہے تو اس delay کے جو ذمہ دار ہیں اور delay ہونے کی وجہ سے پانچ لاکھ روپے کی رقم بھی زائد خرچ ہوئی ہے یعنی ایک کروڑ تقریباً 42 لاکھ میں مکمل ہونا تھا اور تقریباً ایک کروڑ 47 لاکھ میں یہ دربار مکمل ہوا ہے۔ ایک تو 48 ماہ لیٹ کرنے والے ذمہ داران کے خلاف انہوں نے کیا کارروائی کی ہے اور دوسرا پانچ لاکھ جو ٹینڈر سے زائد خرچ ہوا ہے اس بارے ذرا وضاحت فرمادیں؟ شکریہ

میاں محمد رفیق: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: پہلے والے ضمنی سوال کا جواب آنے دیں اس کے بعد آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام واقعی دیر سے مکمل ہوا۔ (قطع کلامیاں)

MR. SPEAKER: No cross talk, no comments please.

رانا محمد ارشد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہم جواب دیتے ہیں اور یہ اوپر سے عجیب سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اس کا حصہ رہے ہیں اور یہ پہلے کیا کرتے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اس بات کو چھوڑیں۔

رانا محمد ارشد خان: آپ ان کو اسمبلی کے rules بتائیں کہ کیسے بات کرنی ہے؟

جناب سپیکر: اس بات کو چھوڑیں۔آپ کے پاس ٹی وی چینلز موجود ہیں،آپ وہاں جائیں اور وہاں پر ایک دوسرے کا مقابلہ کریں۔یہاں ایسی بات نہ کریں۔یہاں پر کوئی cross talk نہیں کر سکتا۔ کسی نے اگر کوئی بات کرنی ہے تو پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے address کرے۔دونوں اطراف سے گزارش ہے کہ یہاں پر ایسی باتیں کرنا مناسب نہیں ہے۔(قطع کلامیاں)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب تو لے لیں۔

جناب سپیکر: جی،منسٹر صاحب کو ضمنی سوال کا جواب دینے دیں۔

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام جتنے ماہ میں مکمل ہونا تھا اس کی بجائے زیادہ ماہ میں مکمل ہوا۔اس کی ایک وجہ تو محکمے نے یہ بتائی ہے کہ اس میں کچھ قبریں ہیں جن کے لواحقین نے hurdle پیدا کی جس کی وجہ سے یہ کام دیر سے مکمل ہوا۔اس کے علاوہ اگر اس میں کچھ اخراجات زیادہ ہیں تو اس کی بھی ہم تحقیقات کروا رہے ہیں کہ دیر سے کام کیوں ہوا؟ اگر ہمیں پتا چل گیا کہ کسی پر responsibility بنتی ہے تو انشاء اللہ ہم اس کے خلاف action لیں گے اور ان کو اس کی سزا بھی ملے گی۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے اکثر سوالوں کے جواب میں کہا ہے کہ میں محکمے سے پتا کروں گا،افسروں سے پوچھوں گا۔کیا اس حکومت کی اپنی کوئی پالیسی نہیں ؟ کیا ان کے وزیروں کی اپنی کوئی سوچ نہیں ؟ کیا انہوں نے ہر چیز بیوروکریسی کے ذریعے ہی کرنی ہے ؟ کیا ان کو اپنے محکموں کا خود اندازہ نہیں کہ کیا ہونا چاہیے اور کیا نہیں ہونا چاہیے ؟ کیا یہ تیاری کے بغیر ہی ہمیشہ یہاں آئیں گے ؟ الیکشن کو پانچ مہینے ہو گئے ہیں اور ابھی تک یہ حالات ہیں۔جب بھی بات ہوتی ہے تو میرے معزز بھائی پچھلے دور کی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔میں اس بات سے خوش ہوں کہ ہمیں ہی معیار سمجھا جاتا ہے اور ہم سے ہی compare ہونے کی کوشش کی جاتی ہے۔ان کو چاہیے کہ اپنی پالیسی اور سوچ بنائیں اور ایوان میں تیاری کر کے آئیں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ کافی دیر آپ کا انتظار کرتے رہے ہیں کہ آپ آئیں گے اور کوئی اچھی بات،اچھی سوچ آگے بڑھے گی۔آپ کے یہ منتظر رہے ہیں اور میں بھی آپ کا منتظر رہا ہوں کہ آپ اندر ہاؤس

میں بیٹھ کر اچھی بات کریں گے۔ ہم آپ کی اچھی تنقید کو برداشت کریں گے۔ میں ان کو کہوں گا کہ وہ بھی برداشت کریں، میں تو برداشت کرتا ہی ہوں۔ آپ دیکھ لیں کہ آپ خود ایسا کام کرتے ہیں۔ دیکھیں! اختیار ان کے پاس ہے اور وہ اپنے اختیار کو ضرور استعمال کریں گے، عوامی مفاد کے متعلق ضرور اپنے اختیارات کو استعمال کریں گے۔ آپ بے فکر رہیں جو انہوں نے بات کی ہے اس پر وہ عمل کریں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع جھنگ برانچ نہر سے جھنگ کے لئے منظور شدہ پانی و دیگر تفصیل

*138۔ **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ برانچ نہر سے ضلع جھنگ کا کتنا پانی منظور شدہ ہے اور اس وقت اس نہر سے کتنا پانی ضلع جھنگ کے علاقہ کو دیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ کے حصہ کا پانی منظور شدہ مقدار سے کم کر دیا گیا ہے، اگر ایسا ہے تو یہ پانی کس کس ضلع کو دیا گیا ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جھنگ کے منظور شدہ پانی کی دیگر اضلاع میں تقسیم کی وجہ سے اس ضلع کے کاشتکار شدید مشکلات سے دوچار ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) جھنگ برانچ سے ضلع جھنگ کیلئے منظور شدہ پانی کی مقدار 1676 کیوسک ہے جبکہ جھنگ برانچ سے فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اضلاع کو بھی پانی دیا جاتا ہے۔ تینوں اضلاع کا پانی

جھنگ برانچ میں 3482 کیوسک ہونا چاہیے مگر جھنگ برانچ کا ابتدائی حصہ کمزور ہونے کی وجہ سے 3100 کیوسک سے زیادہ پانی فی الحال چلایا نہیں جاسکتا۔لہذا تینوں اضلاع کی نہروں میں وارہ بندی کی جارہی ہے اور اس وقت ضلع جھنگ کو 1676 کیوسک کی بجائے 184 کیوسک کی کمی کے ساتھ 1492 کیوسک پانی دیا جارہا ہے۔

(ب) درست نہ ہے البتہ نہر کا ابتدائی حصہ کمزور ہونے کی وجہ سے نہر میں مطلوبہ مقدار سے کم پانی چلایا جارہا ہے۔مزید یہ کہ ضلع جھنگ کے حصے کا پانی کسی اور ضلع کو نہ دیا گیا ہے۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ پانی کی کمی کو تینوں اضلاع میں مساوی تقسیم کرکے وارہ بندی کے ساتھ مہیا کیا جارہا ہے۔

ضلع لاہور میں سرکاری مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*216: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنی سرکاری مساجد ہیں نیز یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان سرکاری مساجد میں خطیب، امام اور مؤذن کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے؟

(ج) کیا سرکاری مساجد کے بل اور دوسرے اخراجات محکمہ برداشت کرتا ہے یا علاقے کے مخیر حضرات برداشت کرتے ہیں؟

(د) کیا سرکاری مساجد میں بچوں کی دینی تعلیم کے لئے مدرسے بھی موجود ہیں نیز جن سرکاری مساجد میں مدرسے موجود ہیں ان کا انتظام و انصرام کیسے چلایا جاتا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) ضلع لاہور میں کل 111 مساجد ہیں جن کی تفصیل بر نشان "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! اوقاف کی زیر تحویل مساجد میں خطیب، امام اور مؤذن کی تعیناتی آرگنائزیشن کی طرف سے کی جاتی ہے۔

(ج) اوقاف کی زیر تحویل مساجد کے بل اور اخراجات محکمہ برداشت کرتا ہے۔

(د) ضلع لاہور میں کل 9 مدارس قائم ہیں جن کی تفصیل برائے ملاحظہ برنشان "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ 218 خانیوال یونین کونسلز کے چکوک کے کاشتکار ٹیل پر پانی نہ ملنے سے شدید مشکلات کا شکار

*144۔ جناب محمد جمیل شاہ: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔218 خانیوال کی یونین کونسلز نمبر 91،90،89،88 اور 92 کے چکوک کو آبپاشی کے لئے پانی 15-ایل نہر سے ملتا ہے اور یہ یونین کونسلز اس نہر کے ٹیل پر واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نہر کی ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا نہر کے شروع میں بڑے زمیندار نہر کاٹ کر پانی چوری کر رہے ہیں اور ان کے موگہ جات کا سائز بھی منظور شدہ سائز سے بڑا ہے؟

(ج) اس نہر کی ٹیل پر پانی نہ ملنے سے واقع چکوک کے کاشتکار شدید مشکلات سے دو چار ہیں کیونکہ ان چکوک کا زیر زمین پانی کڑوا اور ناقابل استعمال ہے؟

(د) کیا حکومت اپنی پالیسی کے تحت اس نہر کی ٹیل پر پانی پوری مقدار میں فراہم کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ 15-ایل کی ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا۔ وارہ بندی کے مطابق جب 15-ایل نہر ہیڈ سے ڈایزائن کے مطابق چلتی ہے تو ٹیل پر پانی پورا ہوتا ہے جہاں تک نہری پانی کی چوری کا تعلق ہے جونہی کوئی وقوعہ محکمہ کے علم میں آتا ہے قاصران کے خلاف فوراً حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے علاوہ ازیں 15-ایل نہر کے تمام موگہ جات منظور شدہ سائز کے مطابق چل رہے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ 15-ایل نہر کی ٹیل پر پانی پورا رہتا ہے۔

(د) جواب جزہائے بالا میں دیا جاچکا ہے۔

داتا دربار آئی ہسپتال لاہور کی انتظامیہ کا غریب مریضوں کے ساتھ ناروا سلوک

*311: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا دربار آئی ہسپتال لاہور میں غریب لوگوں کا آنکھوں کا آپریشن داتا دربار فنڈز سے کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مریضوں کو لینز بھی ہسپتال کی انتظامیہ فراہم کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو لینز آپریشن تھیٹر انتظامیہ کو دیئے جاتے ہیں وہ تبدیل کر کے دو نمبر لینز مریضوں کو لگا دیئے جاتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ہسپتال انتظامیہ غریب مریضوں سے آنکھوں کے آپریشن کے پیسے وصول کر رہی ہے؟

(ہ) کیا محکمہ مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر انکوائری کروانے اور ذمہ داران کے خلاف قواعد و ضوابط کے تحت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور میں مریضوں کا علاج معالجہ اوقاف فنڈ سے فراہم کردہ رقم سے کیا جاتا ہے۔

(ب) مریضوں کو لینز ہسپتال انتظامیہ فراہم نہیں کرتی۔

(ج) مریض اپنا لینز بازار سے خود خرید کرتا ہے جو اسے لگا دیا جاتا ہے اسے تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہ ہے۔

(د) ہر مریض ہسپتال میں معائنہ کے لئے ایک روپے کی پرچی بنواتا ہے اور داخلہ کی فیس مبلغ 50 روپے جمع کروانے کے بعد اس سے مزید کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔ تاہم غریب اور نادار مریضوں کو اس خرچہ سے بھی استثنائی حاصل ہے۔

(ہ) مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر لاگو نہ ہے۔

نہر 9-ایل ساہیوال، موگہ جات کی تعداد، آبپاش رقبہ اور پانی کی مقدار سے متعلقہ تفصیلات

*146۔ جناب محمد حفیظ چودھری: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نہر 9-ایل ساہیوال کا recommended ڈسچارج کتنا ہے؟

(ب) اس نہر پر کتنے موگہ جات ہیں اور کن کن قبضہ جات اور چکوک کو پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند دن قبل اس نہر کے تمام موگہ جات کو چھوٹا اور اونچا بھی کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ان موگہ جات میں پانی بہت کم مقدار میں سپلائی ہوتا ہے؟

(د) اس نہر کے موگہ جات کو چھوٹا اور اونچا کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور یہ کس کے حکم کے تحت ہوا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس نہر میں پانی کا ڈسچارج بڑھانے اور موگہ جات کو بڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) نہر 9-ایل کا منظور شدہ ڈسچارج 68925 کیوسک ہے۔

(ب) نہر 9-ایل پر 144 موگہ جات ہیں قبضہ جات اور چکوک کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نہر 9-ایل کے موگہ جات کو نہ تو چھوٹا کیا گیا ہے اور نہ ہی اونچا کیا گیا ہے تمام موگہ جات ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں

(د) جواب جز بالا میں دیا جا چکا ہے۔

(ہ) نہر اپنے منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق چلتی ہے اور موگہ جات بھی اپنے منظور شدہ سائز کے مطابق چل رہے ہیں ان کو بڑھانے کا کوئی جواز نہ ہے۔

تحصیل شورکوٹ، جھنگ میں محکمہ اوقاف کی زمین لیز پر دینے کی صورتحال

*436۔ حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں محکمہ اوقاف نے اپنی کتنی کمرشل زمین لیز پر دی ہوئی ہے؟

(ب) کون کون سی کمرشل پراپرٹی کس کس کو کتنے ریٹ پر، لیز پر، دی گئی ہے، تفصیل پراپرٹی وار ایوان میں پیش کی جائے نیز لیز پر دینے کا اختیار کس کے پاس ہے، لیز کے قواعد وضوابط اور شرائط کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ پراپرٹی کوڑیوں کے بھاؤ لیز پر من پسند افراد کے ساتھ ملی بھگت کر کے دی گئی ہے، اگر ایسا ہے تو اس بدعنوانی کے ذمہ دار اہلکاران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) محکمہ اوقاف نے تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں دربار غازی پیر شور کوٹ سے ملحقہ 4 کنال زمین کمرشل مقاصد کے تحت پٹرول پمپ / سی این جی اسٹیشن کی تنصیب کیلئے 30 سال کے عرصہ کیلئے بذریعہ نیلام عام لیز پر دی۔

(ب) صرف دربار حضرت غازی پیر شور کوٹ سے ملحقہ 4 کنال زمین بذریعہ نیلام عام بعوض گڈول رقم مبلغ۔/10،000،4 روپے (ناقابل واپسی) ماہانہ لیز/کرایہ مبلغ 4،000 روپے جس میں ہر تین سال بعد 25 فیصد اضافہ ہوگا۔ مورخہ 05-06-27 کو مسمی شیخ ثناء اللہ ولد جاوید اقبال سکنہ شور کوٹ کو دی گئی ہے۔ لیز پر دینے کا اگرچہ اختیار چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کو حاصل ہے تاہم جناب وزیر اعلیٰ پنجاب سے پیشگی اجازت حاصل کر کے زمین لمبے عرصہ کیلئے کمرشل مقاصد کے تحت بذریعہ نیلام عام دی گئی ہے۔ لیز پر قواعد وضوابط اور شرائط کی نقل بر فلیگ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ متذکرہ پراپرٹی کو کوڑیوں کے بھاؤ من پسند افراد کے ساتھ ملی بھگت کر کے دی گئی ہے بلکہ بعد از وسیع تر مشتہری ومنادی بذریعہ اخبار روزنامہ "خبریں" لاہور مورخہ 19-06-2005 ڈائریکٹر اسٹیٹ اوقاف پنجاب، زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف فیصل آباد اور مینیجر اوقاف کی نگرانی میں مورخہ 05-06-27 بذریعہ نیلام عام لیز پر دی گئی ہے۔ نقل اشتہار اخبار بر فلیگ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب میں بھل صفائی مہم کے لئے فنڈز اور اخراجات کی تفصیل

*156: میاں نصیر احمد: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال نہروں کی بھل صفائی کی جاتی ہے، یہ کس موسم میں کی جاتی ہے؟

(ب) کیا بھل صفائی کی مہم سرکاری خرچ پر کی جاتی ہے یا مقامی سطح پر اپنی مدد آپ کے تحت کی جاتی ہے؟

(ج) اگر بھل صفائی کی مہم کے لئے حکومت پنجاب فنڈز مختص کرتی ہے تو 2006-07 اور 2007-08 میں اس مہم پر کتنے اخراجات ہوئے، علیحدہ علیحدہ نہر کے حساب سے تفصیل فراہم کی جائے؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ ہر سال نہروں اور راجباہوں کی بھل کی صفائی کی جاتی ہے یہ ماہ دسمبر اور جنوری میں سالانہ بندی کے دوران کی جاتی ہے۔

(ب) جہاں پر نہریں حکومت کے کنٹرول میں ہیں وہاں سرکاری خرچ پر بھل صفائی کی جاتی ہے اور جہاں کسان تنظیم کے کنٹرول میں ہیں وہاں وہی بھل صفائی کے اخراجات کے ذمہ دار ہیں۔

(ج) سال 2006-07 اور 2007-08 کے دوران بھل صفائی مہم پر کئے جانے والے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل شور کوٹ، جھنگ میں مسلم اوقاف کا کل رقبہ و آمدن کی تفصیلات

*438۔ حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل شور کوٹ، ضلع جھنگ میں محکمہ مسلم اوقاف کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) اس رقبہ سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن ہوئی ہے گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) تحصیل شور کوٹ میں کون کون سا رقبہ کس کس کو کتنی رقم کے عوض لیز/ کرایہ پر دیا گیا ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ میں محکمہ مسلم اوقاف کا کل رقبہ 6626 ایکڑ 17 مرلے ہے جس میں سے 5989 ایکڑ 11 مرلے قابل کاشت ہے۔

(ب) سال 09-2008 کے لئے اس رقبہ میں سے 2037 ایکڑ 7 کنال 3 مرلے رقبہ بمطابق رپورٹ مینجر اوقاف شور کوٹ اب تک پٹہ پر دیا گیا ہے۔ جس سے محکمہ کو مبلغ 5572015 روپے وصول ہوئے ہیں، گزشتہ پانچ سال کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	رقم
2003-04	9718059/- روپے
2004-05	10936657/- روپے
2005-06	1890971/- روپے
2006-07	14300720/- روپے
2007-08	5572015/- روپے

(ج) سال 09-2008 کے لئے اس رقبہ میں سے 2037 ایکڑ 7 کنال 3 مرلے رقبہ بمطابق رپورٹ مینجر اوقاف شور کوٹ اب تک پٹہ پر دیا گیا ہے۔ جس سے محکمہ کو مبلغ 5572015/- روپے وصول ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل دیپالپور، اوکاڑہ، انہار کے دونوں اطراف سرکاری زمین پر بااثر خاندانوں کا قبضہ و دیگر تفصیل

*224: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ کی انہار بی ایس لنک، طاہر کینال، اپر کینال، سہاگ کینال پر نہر کی دونوں اطراف سرکاری زمین پر بااثر خاندانوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرانے اور انہار کی دونوں اطراف درخت لگانے اور ناجائز قابضین سے تاوان وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے متعلقہ افسران ناجائز قابضین کے ساتھ معاونت کر رہے ہیں، اگر ہاں تو کیا حکومت ایسے افسران کے خلاف محکمانہ کاروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ نہر ہائے راجباہ طاہر اور اپر سوہاگ کینال کی دائیں جانب سرکاری زمین پر ناجائز قابضین نے جزوی طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔

(ب) ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واگزار کرانے کے لئے ایکسیئن خانواہ ڈویژن نے ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو اوکاڑہ کو تحریر کیا ہوا ہے۔ نیز نہر ہائے پر درخت لگانا محکمہ جنگلات کی ذمہ داری ہے۔ مزید برآں ناجائز قابضین کے خلاف لگان ناجائز کاشت کے لئے بھی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کو تحریر کیا ہوا ہے۔

(ج) محکمہ ہذا کے متعلق افسران ناجائز قابضین کی ہر گز معاونت نہ کر رہے ہیں بلکہ ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرانے کے لئے کوشاں ہیں۔

داتا دربار ہسپتال لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*589۔ محترمہ آمنہ جہانگیر: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، گریڈ وائز اور عہدہ وائز کتنی ہے؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، عرصہ تعیناتی اور ماہانہ تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت ہسپتال میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) اس وقت ایمرجنسی وارڈ میں کتنے ڈاکٹرز و دیگر عملہ تعینات ہے؟

(ہ) ایمرجنسی میں کتنے مریض روزانہ داخل ہوتے ہیں اور ان کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) کیا حکومت اس ہسپتال کی ایمرجنسی کی ضروریات کے مطابق مزید سہولیات فراہم کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی):

(الف) داتا دربار ہسپتال لاہور میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 300 ہے، جن کی تفصیل فلیگ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیلات فلیگ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) داتا دربار ہسپتال لاہور میں خالی اسامیوں کی تفصیل فلیگ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) داتا دربار ہسپتال لاہور میں ایمرجنسی وارڈ نہ ہے۔

(ہ) داتا دربار ہسپتال لاہور میں ایمرجنسی وارڈ نہ ہے۔

(و) داتا دربار ہسپتال لاہور میں ایمرجنسی وارڈ نہ ہے۔

ایس ایم لنک کینال کی تعمیر و ضرورت سے زائد رقبہ کی واپسی کا مسئلہ

*336: جناب شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایس ایم لنک کینال کی تعمیر کے لئے حکومت نے مالکان اراضی سے رقبہ حاصل کیا تھا، مذکورہ نہر کی تعمیر و تکمیل میں کل کتنا رقبہ استعمال ہوا اور نہر کی ضرورت سے کل کتنا رقبہ زائد بچا ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت زائد رقبہ مالکان اراضی کو واپس دینے کو تیار ہے یا زائد رقبہ پر کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت نہر کی ضرورت سے بچ جانے والا رقبہ مالکان کو واپس کر دے گی یا رقبہ کی بجائے موجودہ قیمت دینے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ ایس ایم لنک کی تعمیر کے لئے 4264 ایکڑ رقبہ حاصل کیا گیا۔ متذکرہ کینال کی تعمیر واپڈا کی زیر نگرانی میں کی گئی اور بعد از تکمیل منصوبہ تمام سسٹم محکمہ انہار کو ٹرانسفر کیا گیا۔ کینال کی سنٹر لائن سے لیفٹ اور رائٹ دونوں اطراف کم و بیش 300 فٹ سے 500 فٹ تک رقبہ محکمہ کی تحویل میں ہے اور نہر کی ضرورت سے زائد رقبہ نہ ہے۔

(ب) ایس ایم لنک کے ساتھ رقبہ کینال کی ریماڈلنگ اور گنجائش بڑھانے کے لئے مختص ہے۔ جیسا کہ سال 2006 میں ڈسٹرکٹ بہاول پور میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے ایس ایم لنک کینال کی استعداد 10،100 کیوسک سے بڑھا کر 11300 کیوسک کرنے کیلئے ریماڈلنگ کی سکیم منظور کی ہے۔

(ج) ایس ایم لنک کے لئے حاصل کردہ رقبہ اس کی ضرورت کے لئے مختص ہے اور واپس کرنے کا ارادہ نہ ہے متذکرہ رقبہ کی ادائیگی بوقت تعمیر واپڈا کر چکی ہے۔

محکمہ انہار فیصل آباد ڈویژن میں بیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*359: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انہار فیصل آباد ڈویژن میں بیلداروں کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ ڈویژن میں بیلداروں کی اسامیاں خالی ہیں، اگر ہاں تو ان کی تعداد اور جگہ کیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ کا مذکورہ ڈویژن میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) محکمہ انہار فیصل آباد کینال ڈویژن میں بیلداروں کی منظور شدہ تعداد 89 ہے۔

(ب) محکمہ انہار فیصل آباد کینال ڈویژن میں بیلداروں کی خالی اسامیوں کی تعداد 28 ہے۔ یہ اسامیاں ضلع حافظ آباد، ضلع فیصل آباد اور ضلع جھنگ میں واقع ہیں۔

(ج) چونکہ راجباہوں کا انتظام کسان تنظیموں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ لہذا راجباہوں پر بیلدار رکھنے کی ذمہ داری کسان تنظیموں پر ہے جھنگ برانچ کینال پر 14 اسامیوں کو بھرتی کرنے کی

ضرورت ہے لیکن حکومت کی طرف سے خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے پر پابندی ہے۔ پابندی ختم ہونے پر بھرتی کی جاسکے گی۔

حویلی لکھا(اوکاڑہ) محکمہ آبپاشی کی اراضی پر ناجائز قابضین کا قبضہ

*389: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیاوزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ہیڈ سلیمانکی روڈ گہل سنگھ نزد حبیب بنک حویلی لکھا شہر کی حدود کے اندر نہر کے ساتھ ساتھ کتنی اراضی محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی بیشتر زمین پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا محکمہ کی اراضی پر لوگوں نے دکانیں بنا رکھی ہیں، جن لوگوں نے اراضی پر دکانیں قائم کی ہوئی ہیں، انکے نام اور پتا جات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی اراضی پر قبضہ محکمہ کے اہلکاران وافسران کی ملی بھگت سے کروایا گیا ہے، جن افسران کی ایماء پر یہ سب کچھ ہوا، ان کے نام، عہدہ اور موجودہ پوسٹنگ سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا محکمہ جس جگہ قابضین نے دکانیں تعمیر اور تجاوزات قائم کی ہوئی ہیں، ان کو ختم کر کے مقبوضہ اراضی کو واگزار کروانے کے لئے تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) حویلی لکھا شہر موضع گہل سنگھ کی حدود میں حویلی لکھا ڈسٹی برجی 16 تا 17 واقع ہے۔ نہر کے بائیں جانب پختہ سڑک ہے اور دائیں جانب تقریبا 18 فٹ کچی سڑک ہے۔

(ب) درست ہے۔ ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرانے کے لئے محکمہ حسب ضابطہ کارروائی کر رہا ہے۔

(ج) رقبہ محکمہ نہر پر ناجائز قابضین کی مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے محکمہ کا اگر کوئی اہلکار ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے۔

(ہ) ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرانے اور ناجائز تجاوزات ختم کرانے کے لئے محکمہ حسب ضابطہ کارروائی کر رہا ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں محکمہ انہار کی اراضی و قابضین کی تفصیلات

*416: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ انہار کی کتنی اراضی ہے؟

(ب) اس وقت اس اراضی پر کون کون قابض ہیں، ان کے نام و پتاجات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ ان قابضین کے خلاف اراضی کو واگزار کروانے کے لئے کارروائی کر رہا ہے، اگر کر رہا ہے تو جن اہلکاران وافسران نے اس کارروائی میں حصہ لیا، انکے نام، عہدہ اور چیکنگ کی تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی کے افسران نے ضلع کے کسانوں کی ترقی کیلئے محکمہ کی طرف سے جو اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی کے کتنے افسران واہلکاران ہیں، جو ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد کا عرصہ گزار چکے ہیں اور کیوں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ انہار کی 164.5 ایکڑ اراضی ہے۔

(ب) محکمہ انہار کی اراضی پر ناجائز قابضین کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ مستقبل کی ضروریات کے لئے مختص رقبہ جات بذریعہ نیلامی پٹہ پر دیتا تھا جس پر حکومت نے مئی 2005 سے پابندی لگا دی تھی سابقہ پٹہ داروں سے زمین واگزار کرانے کے لئے محکمہ حسب ضابطہ کارروائی کر رہا ہے ایکسیئن شیخوپورہ، ایس ڈی او، شیخوپورہ، ڈپٹی کلکٹر اور ضلعداران ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی میں حصہ لے رہے ہیں۔

(د) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی نے کسانوں کی ترقی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں جس سے پانی کی فراہمی آخری موگہ تک یقینی بنائی گئی ہے۔

-1 problematic channel کی بھل صفائی اور defective موگہ جات کی مرمت عمل میں لائی گئی۔

-2 کاشتکاروں کو سہولیات پہنچانے اور تمام راجباہوں کی ٹیل پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پانی چوری کے اقدام کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے قاصران کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے۔

-3 راجباہوں کو پختہ کرنے کا کام ہو رہا جس سے پانی کا ضیاع کم ہو گا اور کاشتکاروں خصوصاً ٹیل کے زمینداروں کو زیادہ فائدہ ہو گا۔

(ہ) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور ڈویژن میں محکمہ اراضی وقابضین کی تفصیلات

*417: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں محکمہ کی کتنی اراضی ہے اور اس کا تصرف کیا ہے، اس سے محکمہ کیا فوائد حاصل کر رہا ہے، آگاہ فرمائیں؟

(ب) محکمہ کی اراضی پر کون کون لوگ قابض ہیں اور ان قابضین سے متعلقہ انتظامیہ انہیں واگزار کروانے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ آبپاشی کے کتنے آفیسران واہلکاران ہیں جو ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد کا عرصہ گزار چکے ہیں اور کیوں ان کے نام، عہدہ سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کاشتکاروں کو سہولیات پہنچانے اور کسانوں کی ترقی کے لئے محکمہ کی انتظامیہ نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، انکی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) لاہور ڈویژن میں محکمہ کی کل 115 ایکڑ 2 کینال اراضی ہے۔ جس میں موجود تعمیرات، رہائش ہائے، دفاتر وریسٹ ہاؤس کے علاوہ رقبہ آئندہ محکمہ کی ضرویات کے لئے مختص ہے جسے محکمہ بذریعہ نیلامی پٹہ پر دے دیتا تھا مگر مئی 2005 سے محکمہ نے پٹہ لیز پر پابندی لگا دی ہے۔ اس لئے اب محکمہ اس سے کوئی فوائد حاصل نہ کر رہا ہے۔

(ب) تفصیل ناجائز قابضین (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ناجائز قابضین سے اراضی واگزار کرانے کے لئے محکمہ حسب ضابطہ کارروائی کر رہا ہے۔

(ج) لاہور ڈویژن کے ضلع لاہور میں آبپاشی کے جن افسران واہلکاران جن کی تعیناتی کو تین سال سے زائد ہو چکے ہیں ان کی فہرست (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ان افسران واہلکاران کو ان کی اچھی کارکردگی کی بناء پر ٹرانسفر نہ کیا گیا ہے۔

(د) کاشتکاروں کو سہولیات پہنچانے اور راجباہوں کی ٹیلوں پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پانی چوری کے اقدام کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے متعلقہ تھانوں میں پانی چور زمینداروں کے خلاف پرچہ جات درج کرائے گئے ہیں اور تاوان کی بھی کارروائی کی گئی ہے جس سے پانی چوری کے وقوعات میں کمی واقع ہوئی ہے۔ راجباہوں کو پختہ کرنے کا کام بھی ہو رہا ہے۔ جس سے پانی کا ضیاع کم ہوگا اور کاشتکاروں بالخصوص ٹیل کے زمینداروں کو فائدہ ہوگا۔

تلہ گنگ: آبپاشی کی سکیم گھمبیر ڈیم کی تیاری کا معاملہ

*610: **ملک محمد ظہور انور:** کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آبپاشی کی سکیم گھمبیر ڈیم کا دیرینہ منصوبہ واقع تھانہ لاوا تحصیل تلہ گنگ جو ایک عرصہ سے منظور شدہ سکیم ہے اور جس کے لئے فنڈز بھی مختص ہو چکے ہیں، اس پر ابھی تک کیوں کام شروع نہیں کیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک مذکورہ سکیم پر کام شروع کر دیا جائے گا، اگر نہیں تو کیوں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) گھمبیر ڈیم کی منظوری کی مجاز اتھارٹی وفاقی حکومت ہے اس لئے یہ منصوبہ صوبائی حکومت نے پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ (PDWP) کی منظوری کے بعد سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (CDWP) کی منظوری کے لئے وفاقی حکومت کو بھیج دیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ب) اس منصوبہ کی منظوری کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔

میاں چنوں-چکوک نمبر52، 53،54، 55-/ 15ایل
کو نہری پانی نہ ملنے کا مسئلہ

*613: رانا بابر حسین: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چکوک نمبر52،53،54،55 / 15-ایل تحصیل میاں چنوں جس نہر سے سیراب ہو رہے ہیں یہ اس نہر کی ٹیل پر واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نہر کی ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا جس کی وجہ سے ان چکوک کی سینکڑوں ایکڑ زرعی اراضی بنجر ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان چکوک کے کسانوں نے اپنی عرض داشت آپ کو گزاری تھی تو آپ نے ٹیلی فون پر ایکسئین متعلقہ کو پانی کی فراہمی کا آرڈر کر دیا تھا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ آپ کے احکامات کے باوجود ابھی تک ٹیل پر پانی کی کمی ہے اگر ہاں تو حکومت کب تک ان چکوک کو نہری پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ چکوک نمبران 52،53،54،55 / 15-ایل راجباہ 1ایل / 15ایل سے سیراب ہوتے ہیں مگر ان میں سے صرف چک نمبر53 /15ایل راجباہ کی ٹیل پر واقع ہے۔

(ب) درست نہ ہے کہ نہر کی ٹیل پر پانی نہیں پہنچ رہا۔راجباہ 15ایل / 1ایل کو وارہ بندی پروگرام کے مطابق چلایا جا رہا ہے اور ٹیل پر منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق پانی پہنچ رہا ہے۔

(ج) درست ہے بمطابق ہدایات متعلقہ ایکسئین نے مورخہ 28 مئی 2008 کو ٹیل چیک کی اور ٹیل پر پانی منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق پایا گیا۔

(د) درست نہ ہے۔نہر 15ایل / 1ایل کو منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق چلایا جا رہا ہے اور ٹیل پر بھی پانی کی کمی نہ ہے۔

جھنگ: دریائے جہلم کے بائیں کنارے بند کی تعمیر کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*689: چودھری ظہیر الدین: کیا وزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر واقع ضلع جھنگ کی ہزاروں ایکڑ پر مشتمل زرخیز اراضی والے کئی دیہات پانی کے کٹاؤ کی وجہ سے نیست و نابود ہونے کے خطرات سے دوچار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل سلیانہ کے گاؤں بھورانہ کی زمین کا تین چوتھائی حصہ تباہ ہو چکا ہے یہ گاؤں تمام قریبی دیہات مثلاً سلیانہ، کھتیانہ، بھلی احمد خان، کابلی، رجانہ، سجاول اور کوٹ خان میں سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، ان دیہات کی زیادہ تر زمین کٹاؤ کا شکار ہو چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریا کے کٹاؤ سے پہلے ہی سو سے زائد کئی چھوٹی آبادیاں اور دیہات دریا برد ہو چکے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی لوگوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر آبپاشی سے اس صورتحال کا جائزہ لینے اور وسیع پیمانے پر ہونے والی تباہی سے بچاؤ کے لئے دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر ایک بند کی تعمیر کے احکامات جاری کرنے کی درخواست کی؟

(ہ) اگر مذکورہ بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت اس صورتحال پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ دریائے جہلم کے بائیں کنارے واقع کچھ موضعات کی زرخیز زرعی اراضی دریا کے پانی کے بہاؤ اور کٹاؤ سے متاثر ہوئی ہیں اور مسلسل دریا برد ہونے کے خطرات سے دوچار ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ یونین کونسل سلیانہ کے موضعات دریائے جہلم کے کٹاؤ سے متاثر ہوئے۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ کچھ چھوٹی آبادیاں و ڈیرہ جات دریائے جہلم کے پانی کے بہاؤ اور کٹاؤ سے متاثر ہوئے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) موقع کی صورتحال کے پیش نظر مجوزہ بند کی تعمیر کی سکیم تیاری کے مراحل میں ہے۔ منظور ہونے اور مرکزی حکومت سے فنڈز ملنے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

صوبہ پنجاب میں کاشتکاروں کو نہری پانی کی شدید قلت کا سامنا و دیگر تفصیلات

*717: چوہدری ظہیر الدین: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب صوبہ پنجاب میں نہری نظام قائم کیا گیا تو کاشت کردہ رقبہ کم تھا اب زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کی وجہ سے کاشتکاروں کو نہری پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے؟

(ب) گزشتہ چند سالوں سے نہروں میں پانی کی کمی کی وجہ سے وارہ بندی شروع کی گئی کیا حکومت اس شرح سے کسانوں سے آبیانہ کم لینے کے لئے اقدامات بھی اٹھا رہی ہے؟

(ج) سکارپ ٹیوب ویل سکیم کی اشد ضرورت جو اس وقت صوبہ پنجاب کو ہے، اس کے پیش نظر حکومت اسے دوبارہ جاری کرنے پر تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

(د) نہری علاقوں میں پانی کی شدید کمی کی وجہ سے کاشتکاروں نے اپنے ٹیوب ویل لگا رکھے ہیں جن کے بھاری بھرکم بلوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان سے آبیانہ بھی وصول کیا جاتا ہے کیا حکومت ان کے مالی دباؤ کو کم کرنے کے اقدامات اٹھانے کے لئے تیار ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ نہری نظام جو 1947 میں پاکستان کی آزادی کے وقت صوبہ پنجاب کے حصہ میں آیا اس میں قائم کردہ رقبہ میں اضافہ ہوا ہے۔

(ب) نہروں میں پانی کی کم دستیابی کی وجہ سے ان کو وارہ بندی کے مطابق چلایا جا رہا ہے تاہم کم پانی کے پیش نظر "فلیٹ ریٹ آف آبیانہ" کے نظام میں نہروں کی ٹیل کے 20 فیصد حصہ کے رقبہ جات پر قائمی آبیانہ میں 50 فیصد رعایت دی گئی ہے۔اس کے علاوہ کسی بھی وجہ سے فصلات کے متاثر ہونے کی صورت میں آبیانہ میں کمی یا معافی کا نظام موجود ہے۔

(ج) سکارپ ٹیوب ویل سکیم دوبارہ شروع کرنے کی کوئی تجویز حکومت پنجاب کے زیر غور نہیں ہے کیونکہ یہ سکیم سیم و تھور پر قابو پانے اور زیر زمین پانی کی سطح کو مناسب لیول پر رکھنے کے لئے اس وقت شروع کی گئی تھی، جب پرائیویٹ سیکٹر میں ٹیوب ویلز نہ تھے۔سکارپ ٹیوب ویلز سکیم سے مطلوبہ اہداف کافی حد تک حاصل کئے جا چکے ہیں اور اب پرائیویٹ

سیکٹر میں تقریباً آٹھ لاکھ ٹیوب ویلز لگ چکے ہیں۔اس لئے سکارپ ٹیوب ویلز کی اب ضرورت نہ ہے۔اس کے علاوہ سکارپ ٹیوب ویلز کی مرمت اور بجلی کے بلز کی مد میں اخراجات بھی ان کی افادیت سے کہیں زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ سکیم قابل عمل نہ ہے۔

(د) نہری علاقوں میں پرائیویٹ ٹیوب ویل لگانے پر کاشت کار کو25 فیصد آبیانہ میں رعایت کا نظام موجود ہے اور یہ تخفیف 8 سے 10 سال کی مدت کے لئے دی جاتی ہے۔اس کے علاوہ ٹیوب ویلز کے بجلی کے بلوں میں بھی گورنمنٹ نے 25 فیصد رعایت دے رکھی ہے۔

مغل پورہ اریگیشن ورکشاپ کی2004-05 کی آمدن واخراجات کی تفصیلات

*845: محترمہ طلعت یعقوب: کیاوزیر آبپاشی وقوت برقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال2004-05 میں مغل پورہ اریگیشن ورکشاپ میں اخراجات کے مقابلے میں آمدن زیادہ ہوئی تھی جبکہ مالی سال2005-06 میں اخراجات کے مقابلے میں آمدن کم ہوئی تھی،اگر ہاں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مغلپورہ اریگیشن ورکشاپ میں کچھ مشینری ناقص پڑی ہوئی ہے اگر ہاں تو کون سی اور کب سے پڑی ہے۔ مذکورہ ناقص مشینری کو فروخت کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ ورکشاپ کو مالی سال2006-07 اور2007-08 کے دوران حکومت کی طرف سے کتنی رقم فراہم کی گئی اوران سالوں میں اخراجات اور آمدن کیا ہوئی؟

سینئر وزیر،وزیر آبپاشی وقوت برقی(راجہ ریاض احمد):

(الف) مغلپورہ اریگیشن ورکشاپ میں مالی سال2004-05 اور2005-06 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	اخراجات (ملازمین کی تنخواہ وغیرہ)	آمدن(جتنی رقم کاکام کیا گیا)
2004-05	36151698روپے	4862820روپے
2005-06	41733203روپے	17672225روپے

درج بالا تفصیل سے واضح ہے کہ دونوں سالوں میں اخراجات آمدن سے زیادہ تھے البتہ مالی سال2005-06 میں آمدن مالی سال2004-05 سے زیادہ رہی۔

(ب) یہ درست ہے کہ مغل پورہ اریگیشن ورکشاپ میں کچھ مشینری ناقص / ناکارہ پڑی ہوئی تھی، تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) ایکسویٹر ڈویژن فیصل آباد کے گیارہ بلڈوزر تقریباً عرصہ 20 سال سے مغلپورہ ورکشاپ میں پڑے ہوئے تھے جن کو جولائی2008 میں ایکسویٹر ڈویژن فیصل آباد کے حوالے کر دیا گیا ہے جن کی نیلامی کی کارروائی جاری ہے۔

(ii) اس کے علاوہ ناقص / ناکارہ مشینری جو مغل پورہ ورکشاپ کی ملکیت ہے اس کی نیلامی کرنے کے لئے سروے رپورٹس کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے اور ریزرو پرائس مقرر کرنے کے لئے تفصیل کمیٹی کو ارسال کر دی ہے۔ ریزرو پرائس مقرر ہونے کے بعد ضروری تفصیل ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ایف اینڈ پی) لاہور کو بحیثیت سیکرٹری ڈسٹرکٹ ڈسپوزل کمیٹی برائے نیلامی ارسال کر دی جائے گی۔

(ج) مالی سال2006-07 اور 2007-08 کے دوران مذکورہ ورکشاپ کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	فراہم کردہ رقم (بجٹ برائے تنخواہ، روپے)	اخراجات (ملازمین کی تنخواہ وغیرہ، روپے)	آمدن (جتنی رقم کا کام کیا گیا، روپے)
2006-07	48617000	45529712	13703307
2007-08	48963000	50364312	23286273

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا وقت دیا۔ آپ نے میری طرف سے کبھی نہیں دیکھا ہو گا کہ میں ہمیشہ rules and regulation کو بھی follow کرتی ہوں اور اپنا حق سمجھتے ہوئے اور بڑی تہذیب سے آپ سے بات کرنے کی جسارت کرتی ہوں۔ میں آپ کے توسط سے صرف اتنی گزارش کروں گی کہ جب تک وہاں سے positive response نہیں ہو گا تو اس کا جواب بھی positive کیسے آ سکتا ہے؟ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر اس

کارروائی کو اچھے طریقے سے چلانا ہے تو positive باتیں ہوں۔ ابھی میرے بھائی شوکت بسرا صاحب نے جس انداز سے میرا نام لے کر criticize کیا، انہوں نے جو کیچڑ اچھالا ہے میں بھی جواب دینے کا حق رکھتی ہوں کہ وہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ انہوں نے ہماری ایک معزز ممبر۔۔۔

جناب سپیکر: میرے نزدیک آپ تمام قابل احترام ہیں۔ میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔ محترمہ! میں نے آپ کو خصوصی وقت دیا ہے، آپ تشریف رکھیں، میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ شکریہ

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اپوزیشن کے بغیر یہ ہاؤس نہیں چل سکتا۔ اپوزیشن والے ہمارے قابل احترام معزز ممبران ہیں۔ ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کی عزت کرتے ہیں۔ میں پاکستان پیپلز پارٹی کا ہوں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ اپوزیشن کے تمام ممبران ہمارے لئے قابل احترام ہیں، ہمارے لئے عزت کی جگہ ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے دوستوں کو خاموش رہنا چاہئے اور انہیں پورا موقع دینا چاہئے کہ وہ ہم پر تنقید کریں۔ انہیں پورا موقع ملنا چاہئے۔ آج آپ نے دیکھا کہ پانچ یا چھ سوال ایک گھنٹے میں ہوئے ہیں۔ پہلے بھی یہ دستور رہا ہے کہ ہر سوال پر سپیکر صاحب دو یا تین ضمنی سوالات کی اجازت دیتے ہیں اور جب وقفہ سوالات ہوتا ہے تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتے لیکن آج میں اس ہاؤس کے floor پر کھڑا ہو کر اپنے اپوزیشن کے معزز ممبران کو یقین دلاتا ہوں اور اپنے ساتھیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ خاموشی سے ان کی بات سنیں، انہیں تنقید کرنے کا موقع دیں۔ ہم ان کا جواب دینے کے لئے بیٹھے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کا مثبت جواب دیں گے، ان کی بات سنیں گے لیکن cross talk نہیں ہونی چاہئے۔ ہم نے اب حکومت سنبھال لی ہے اور ہمارے پاس یہ کہنے کا کوئی اختیار نہیں کہ کل انہوں نے کیا کیا تھا؟ وہ وقت گزر چکا ہے جو انہوں نے کیا تھا اس کا خمیازہ یہ بھگت چکے ہیں۔ اب ان کے ساتھ جو چند ممبران رہ گئے ہیں یہ بھی نہیں رہیں گے لیکن اس کے باوجود میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے ان کی بات سننی ہے، ان کی عزت کرنی ہے، یہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ آپ ان کو زیادہ وقت

دیں، ان کو زیادہ floor دیں لیکن میری صرف ایک گزارش ہے کہ cross talk ادھر سے اور ادھر سے بند کریں۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش ہے کہ اس طرح یہ کام نہیں چلے گا۔ میں یہاں پر یہ بات واضح طور پر کہہ رہا ہوں۔ میری رانا ثناء اللہ صاحب سے بھی گزارش ہے کہ پچاس پچاس کا گروپ بنائیں، سیکرٹری اسمبلی کو کہیں کہ روزانہ ایک گروپ کو ایک گھنٹے کی بریفنگ دیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں، سب کو بتایا جائے کہ کس طرح اسمبلی میں بیٹھنا ہے، کس طرح بات کرنی ہے، کس طرح سپیکر کی بات سننی ہے۔ ہم بھی ابھی سیکھ رہے ہیں، یہ دوست بھی سیکھ رہے ہیں، بہت سے نئے دوست آئے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میری دونوں طرف کے ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی سے اور تحمل سے اس ہاؤس کو چلائیں، انشاء اللہ ہم نے اس ہاؤس میں پانچ سال بیٹھنا ہے اور اس صوبے کی خدمت کرنی ہے۔ اپوزیشن ہم پر تنقید کرے، ہماری غلطیاں یہ پوائنٹ آؤٹ نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا؟ یہ صوبے کی بہتری کے لئے ہی کام کر رہے ہیں اور جہاں ہم غلط ہوں گے تو ہماری گاڑی کو پٹڑی پر یہ چڑھائیں۔ ہم ان کو welcome کرتے ہیں۔ ان کا اپوزیشن لیڈر نہیں بنتا تھا لیکن ہم نے اللہ واسطے بنا دیا تاکہ یہ اندر آئیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: راجہ ریاض صاحب کی طرف سے اچھے جذبات آئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس طرف سے بھی اچھے جذبات ہی ہوں گے۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کی بات کی تائید کروں گا کہ اس ہاؤس کا positive role ہو کیونکہ ہم اس صوبے کے عوام کو جوابدہ ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے بھی جوابدہ ہیں۔ اگر ہم یہاں پر آ کر اس ایوان کو مچھلی منڈی بنا دیں تو وہ مناسب نہیں ہے۔ میں اپنے بنچوں سے یہی گزارش کروں گا کہ cross talk اور نعرہ بازی سے گریز کریں اور اس ایوان کی کارروائی کو چلانے کے لئے ہم جتنی کوشش کر سکتے ہیں ہمیں کرنی چاہئے۔ میں دوسری بات یہ گزارش کروں گا کہ وقفہ سوالات میں اگر آپ اس کو limited کرنا چاہیں کہ ہر سوال کے تین سے زائد ضمنی سوال نہیں ہونے چاہییں تو وہ آپ کی صوابدید پر ہے، آپ جیسا چاہیں کریں۔ تیسری بات یہ ہے کہ تالی ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ ہم تو اس ہاؤس میں ایک چھوٹی minority ہیں۔ اگر آپ لوگ

ہمیں bulldoze کرنے کی کوشش کریں گے تو ہمارا کوئی نہ کوئی reaction تو ہو گا۔ میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ آپ اپنے ممبران کو تھوڑی سی ٹریننگ دلوائیں کہ یہ اس ایوان میں کس طرح conduct کریں اور ہمارے ممبران کو بھی ٹریننگ دلوائیں۔

جناب سپیکر: آپ کس کے ممبر ہیں؟ آپ سب اس معزز ہاؤس کے ممبران ہیں۔ میرے لئے آپ قابل احترام ہیں۔ میں ان کا بھی احترام کرتا ہوں، آپ کا بھی احترام کرتا ہوں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! اگلی بات جو معزز وزیر صاحب نے کہی میں اس کی بھی تائید کرتا ہوں کہ ہماری پارٹی کا احتساب 18 فروری کو ہو چکا ہے، اب حکمران پارٹی کی باری ہے۔ اگر یہ ہر بات کے جواب میں یہ کہیں کہ پچھلے پانچ سال میں کیا ہوا ہے تو میں Winston Churchill کی ایک quotation ہاؤس کے سامنے پیش کروں گا کہ:-

> "Peoples would look to the pass for every answer on the present risk missing out on the future altogether" thank You.

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! صرف بات اتنی سی ہے کہ آج صبح اخبار بھی پڑھا ہے اور اس میں مچھلی منڈی کے کوڈ سے اس اسمبلی کو بلایا جاتا ہے۔ میرے فاضل رکن ہراج صاحب تقریباً آج کے دن میں چھ دفعہ مچھلی مارکیٹ اور مچھلی منڈی کا لفظ استعمال کر چکے ہیں۔ اس سے پہلے بھی یہ House چل رہا تھا لیکن ایک بات سے اختلاف ہے کہ House in order نہیں ہے جس سے ہمیں بھی تکلیف ہوتی ہے ورنہ راجہ صاحب کو یہ کہنے کی ضرورت نہ پڑتی کہ اس گریجوایٹ اسمبلی کو کسی سے کلاس لینے کی ضرورت ہے۔ اس میں ہمارے فاضل ممبران چاہے وہ اپوزیشن سے ہیں، چاہے وہ حزب اقتدار سے ہیں لیکن وہ بھی یہ بات کرتے ہوئے جو کوئی بھی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوتا ہے تو ایسے شعبدہ بازوں کی طرح بات کر کے پھر بعد میں پتا نہیں معنی خیز مسکراہٹ سے کیوں بیٹھتا ہے؟ وہ سمجھتا ہے کہ یہ بات میں نے joke کے لئے کی ہے یا کسی کا مذاق اڑانے کے لئے کی ہے یا اور کسی کے لئے کی ہے۔ انہوں نے بہت بہتر کہا ہے کہ پانچ سال کا عرصہ اور راجہ صاحب نے بھی کہا ہے کہ پانچ سال کا عرصہ سوال جواب دینے کے لئے ان کے لئے کافی ہے لیکن میں کسی پر تنقید نہیں کرتا۔ ہم

ایک پارٹی کے بندے ہیں، آمریت کے خلاف ہیں، جدوجہد کی نشانی ہیں اور یہاں پر آکر بیٹھے ہیں لیکن ایسے ماحول کے متلاشی ہیں کہ کوئی ہمیں اس ایوان کا نمائندہ ہوتے ہوئے بھی برا بھلا نہ کہے کیونکہ ہر بندہ اپنی عزت رکھتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ سب بندے قابل ہیں۔ سب بندے اپنی عزت رکھتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سب اپنی عزت اور اپنا وقار رکھتے ہیں اور ووٹ لے کر آئے ہیں، چاہے فرشتوں نے ڈالے، چاہے دھاندلی سے ہوئے اور چاہے آمریت نے ڈالے، کسی طریقے سے بھی اس House میں آئے ہیں، میں خدارا! ان لوگوں سے صرف یہ اپیل کروں گا کہ شاید ہم بطور حزب اقتدار کے بول نہیں سکتے۔ نہیں، ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں لیکن بات اتنی سی ہے کہ میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہاں ہنس لیں۔ اس اجلاس سے پہلے بھی اجلاس چل رہے تھے اور یہاں پر کبھی بھی کسی نے کسی پر تنقید نہیں کی۔ پچھلے سات اجلاس ہوئے ہیں۔ اگر آپ کی کمی یا کسی اور کی کمی کی وجہ سے کوئی ایسی بات ہوئی ہو گی تو اجلاس بدستور چلتے رہے ہیں اور کبھی بھی یہ مچھلی منڈی یا کسی قسم کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ اب آٹھویں اجلاس میں اگر یہ آئے ہیں تو ہم انہیں ویلکم کہتے ہیں لیکن یہ بات سوچ لیں کہ کیا یہ کسی سازش کے تحت تو نہیں آئے یا ان لوگوں کو وہ موقع فراہم کرنا ہے جو یہ پانچ سال اپنے پورے کر گئے ہیں کہ ہم ایسا منظر پیش کرنے کے لئے آئے ہیں کہ یہ House چل نہیں رہا یا ہم اتنے نہیں ہیں۔ بہر حال آپ سے ایک ہی لفظ میں اتنی سی گزارش ہے کہ کسی کی عزت کی جائے گی تو اپنی عزت ہو جائے گی۔ اس House کے عزت، وقار اور تقدس کے لئے خدارا! ایسا نہ کرنے دیں۔ آپ بھی یہاں پر منتخب نمائندے بن کر بیٹھے ہیں کہ ایسے لوگوں کو باتیں کرنے کا موقع مل سکے کہ اس House میں یہ ہو رہا ہے۔ بس میری اتنی سی گزارش ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ میں ایک گزارش کروں کہ House میں بیٹھ کر کوئی صاحب سگریٹ پی سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی اور چیز کھا سکتے ہیں۔ میں کچھ صاحبان کو دیکھ رہا ہوں تو انہیں خود بخود یہ بات سمجھنی چاہئے۔ آپ کی مہربانی۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر میری ایک گزارش ہے کہ میں جناب سے صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار 234 کے تحت رول 115 کو معطل

کر کے آپ کے صوابدیدی اختیار سے یہ اجازت چاہتا ہوں کہ ایک قرارداد آپ کے روبرو پیش کرنا چاہتا ہوں جس کی کاپی آپ کے پاس موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! طریق کار ذرا سامنے رکھیں اور اس کے مطابق ہمیں عمل کرنا چاہئے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس بارے میں ابھی آپ تشریف رکھیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اگر مہربانی فرمائیں تو اس بارے میں وزیر قانون سے رائے لے لیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی تشریف رکھتے ہیں۔۔۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! آپ کو یہ اختیار ہے کیونکہ اس اسمبلی کے پہلے اجلاس میں جب ساہی صاحب سپیکر تھے تو راجہ ریاض صاحب نے قرارداد پیش کی تھی اور سپیکر صاحب نے انہیں ضابطے کو معطل کر کے اجازت دی تھی اور روایت اس House میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! نہیں، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اسے پھر کر لیں گے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! آپ وزیر قانون صاحب سے رائے تو لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، لا منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کا اختیار ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد اگر آپ اپنے صوابدیدی اختیار کے تحت allow کرنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پہلے آج کی کارروائی مکمل ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ پہلے ایجنڈا مکمل ہونے دیں اس کے بعد اس کو دیکھتے ہیں۔ ابھی میں آپ کے ساتھ کوئی commitment نہیں کر رہا لیکن ایجنڈا مکمل ہونے دیں، اس کے بعد دیکھیں گے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو ایک گزارش کروں کہ جس نکتے پر میں قرارداد پیش کر رہا ہوں۔ ملک کے موجودہ سیاسی حالات۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اعجاز شفیع: شکریہ۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی اچھی بات کی اور ہمارے ایک دوست نے جو بات کی وہ بھی بہت اچھی ہے کیونکہ اس ایوان پر پورے پنجاب کی نظریں ہیں اور خاص طور پر ہمارا میڈیا اس ایوان کو دیکھ رہا ہے ، ہمارے attitude کو دیکھ رہا ہے اور ہمارے behaviour کو دیکھ رہا ہے۔ آپ custodian of the House ہیں، آپ کی ذمہ داری ہے اور دوسرا اس ایوان کو مچھلی منڈی بنانے سے روکنا حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کو in order کرے کیونکہ بزنس حکومت کا ہے ، ہمارا نہیں ہے۔ ہم نے حکومت پر اپنی عوام کے مسائل کو اجاگر کرنا ہے۔ جہاں ہم دیکھیں گے کہ حکومت عوام کے مسائل پر پٹڑی سے اتر رہی ہے وہاں حکومت کو اس پٹڑی پر لانا ہے۔ اس House کو in order کرنا آپ کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو اگر آپ غیر جانبداری سے دیکھیں گے، آپ ہمیں موقع دیتے رہیں گے کیونکہ اگر آپ ہمیں زیادہ بولنے کا موقع دیں گے یعنی اپوزیشن کو کیونکہ حکومت کے پاس تو بہت زیادہ material ہے، بہت سارے forums ہیں اور بہت ساری چیزیں ہیں جہاں وہ بول سکتے ہیں اور اس House میں جو ایک question answer ہوتا ہے اپوزیشن نے ہی اس میں چیزیں pin point کرنی ہوتی ہیں۔ [*************]

جناب سپیکر: نہیں ، نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ اعجاز شفیع صاحب !۔۔۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں نے سن لیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ سے نہایت مودبانہ عرض کرتا ہوں کہ آج بھی most of the time ضائع ہو چکا ہے۔ ایجنڈے پر انتہائی اہم چیزیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بات نہ کریں۔ ٹائم ضائع ہونے کی باتیں نہ کریں۔ یہ الفاظ ٹھیک نہیں ہیں۔ شکریہ

---

*بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جو ایجنڈا ہے خدا کے لئے اس کو چلا دیں اور یہاں repetition ہو رہی ہے اور جو لوگ خود اس ایجنڈے کو disturb کرتے ہیں اور پھر وہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ابھی آپ نے ایجنڈے کو آگے بڑھایا تھا اس کے بعد پھر 25 منٹ ضائع ہوئے ہیں۔ مہربانی کر کے ایجنڈے کو چلائیں اور کوئی ضروری مسئلے بھی ہیں، میں نے صبح آپ سے discuss بھی کیا تھا، please ایجنڈے کو آگے بڑھائیں۔ شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جڑانوالہ پولیس تشدد سے ملزم کی ہلاکت

جناب سپیکر: اب ہم Call Attention Notice لیتے ہیں۔ یہ پہلا نمبر 40 ہے جو کہ چودھری عبداللہ یوسف، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، چودھری عامر سلطان چیمہ، چودھری ظہیر الدین کی طرف سے ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک موقر اخبار مورخہ 4 جولائی 2008 کے مطابق چک نمبر 379 گ ب بچیانہ (جڑانوالہ) میں ملزم مشتاق کی ہلاکت پولیس کی حراست میں تشدد سے ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورثاء نے نعش سول ہسپتال جڑانوالہ کے سامنے روڈ پر لا کر روڈ بلاک کر دی اور پولیس کے خلاف شدید احتجاج کیا؟

(ج) اگر جز (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ذمہ دار پولیس اہلکاران کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے اور اب تک کی گئی کارروائی کی تفصیل کیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سفاکانہ ہلاکت کی انکوائری ہائی کورٹ کے جج سے کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ اخبار میں ملزم مشتاق کی پولیس حراست میں ہلاکت کی خبر شائع ہوئی تھی لیکن یہ خبر حقائق پر مبنی نہ تھی۔ مشتاق متوفی رضائے الہیٰ سے فوت ہوا تھا اور جب وہ فوت ہوا اس وقت پولیس کی حراست میں نہ تھا۔

(ب) مشتاق احمد کے ورثاء نے تحریری بیان دیا ہے کہ جن لوگوں نے مشاق احمد کی موت کی وجہ سے روڈ بلاک کی ہے اور پولیس کے خلاف احتجاج کیا ہے ان سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہے۔

(ج) ایس۔پی صاحب لیول کی انکوائری سے پایا گیا ہے کہ مشتاق متوفی کی موت تشدد سے واقع نہ ہوئی ہے بلکہ اس کی موت قدرتی ہے جس کی وجہ سے وقوعہ ہذا میں دفعہ 174 ضابطہ فوجداری کی کارروائی کی گئی ہے۔

(د) اس سلسلہ میں جوڈیشل انکوائری کے لئے سیشن جج صاحب کو تحرک کیا گیا ہے۔ دوران انکوائری اگر کوئی ملازم قصوروار پایا گیا تو اس کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں معزز اراکین جنہوں نے اس Call Attention Notice کو دیا ہے ان کی خدمت میں اور عامر سلطان چیمہ صاحب کی خدمت میں بھی یہ عرض کروں گا کہ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے پوسٹ مارٹم رپورٹ میں بھی بڑا واضح طور پر تحریر ہے اور یہ اس کی مصدقہ کاپی ہے اگر آپ اس کو ملاحظہ کرنا چاہیں کہ:

> On external examination there is no external injury or any disease

اس کے علاوہ جو اس کی وجہ موت پوسٹ مارٹم میں تحریر ہے وہ سینے کا درد ہے لیکن تاہم پہلے اس کی انکوائری تھانہ level پر ہوئی ہے اس کے بعد ایک ایس۔پی level کے آفیسر نے انکوائری کی ہے لیکن اس کے بعد بھی معاملات کو بہتر انداز میں analyze کرنے کے لئے کیونکہ پولیس کی اس میں involvement تھی تو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج فیصل آباد کو لکھا گیا یہ چٹھی میرے پاس ہے اور ان کی سربراہی اور رہنمائی میں ایک جوڈیشل انکوائری ایک ذمہ دار اور honest جوڈیشل آفیسر کر رہا ہے۔ اس کا رزلٹ آنے پر اگر اس میں کوئی پولیس کی involvement پائی گئی تو ان ملازمین کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): انکوائری کی رپورٹ کب تک آجائے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): چودھری صاحب! کیونکہ یہ جوڈیشل انکوائری ہے اس قسم کی direction گورنمنٹ pass نہیں کر سکتی لیکن امید ہے کہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ within two weeks آ جائے گی۔ شکریہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں کہ انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ جوڈیشل انکوائری آنے کے بعد اس پر غور کیا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ جب جوڈیشل انکوائری آ جائے گی تو یہ ہمیں اس سے مطلع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا Call Attention Notice نمبر 47 میاں طارق محمود کا ہے۔

ضلع گجرات متنازعہ پلازہ کا قبضہ لینے کی وجہ سے تین پولیس اہلکاران کی ہلاکت

میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 15۔جون 2008 تھانہ صدر کھاریاں ضلع گجرات میں ایک متنازعہ پلازہ کا قبضہ لینے کے سلسلہ میں فائرنگ کرنے پر تین پولیس اہلکار اور ایک قبضہ گروپ کا آدمی بھی فائرنگ کے دوران ہلاک ہو گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ کی تین ایف۔آئی۔آر مختلف افراد کی جانب سے کاٹی گئی ہیں، ان ایف۔آئی۔آر کے نمبر اور یہ جن جن کے خلاف درج ہوئی ہیں، ان کے نام اور دفعات کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ میں ملوث ملزمان کی بجائے بے گناہ افراد کو حراست میں رکھا ہوا ہے جبکہ اصل ملزمان گھوم پھر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ میں علاقہ کا ایک بااثر سیاسی گروپ ملوث ہے جس کی وجہ سے حقائق کے برعکس انکوائری کی جا رہی ہے بلکہ تفتیش نہیں کی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس واقعہ کی انکوائری ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے جج سے کروانے، اس میں ملوث اصل ملزمان کو گرفتار کرنے اور ان کے خلاف دہشت گردی کی عدالت میں کیس چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر! اگر مجھے تھوڑا سا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے سوال پڑھ دیا ہے اب ان کا جواب سن لیں اس کے بعد اگر آپ نے کوئی اور سوال پوچھنا ہو تو پوچھ سکتے ہیں۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ اس واقعہ کی جو تین ایف۔آئی۔آر درج کی گئی ہیں ان کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ یہ ایک بلڈنگ کا معاملہ تھا اور اس بلڈنگ پر قبضہ کرنے کی پاداش میں دونوں طرف سے معاملہ ہوا۔ اس وقوعہ سے جس میں تین پولیس اہلکاران شہید ہوئے اور ایک قبضہ گروپ کا آدمی ہلاک ہوا اس سے ایک دن پہلے قبضے سے متعلق ایک واقعہ ہوا تھا جس پر مقدمہ نمبر 245 مورخہ 14-6-2008 جرم 452,448, 337,511, 149 ت پ تھانہ صدر کھاریاں درج ہوا جس میں ملزمان محمد رشید اور اس کے ساتھ چھ سات نامعلوم ملزمان تھے۔ اس کے بعد مقدمہ نمبر 246 درج ہوا وہ بھی قبضے کے متعلق تھا اور وہ اگلے روز مورخہ 15-6-2008 کو درج ہوا اور اس میں بھی یہی جرم 452, 448, 337, 511,149 وغیرہ attract ہوئے اور تھانہ صدر کھاریاں درج ہوا۔ یہ برخلاف ظہیر اصغر کائرہ سکنہ لالہ موسیٰ اور اس میں 27 ملزمان ہیں جن کے نام یہاں درج ہیں اگر mover ان کی تفصیل چاہیں تو میں ان کو فراہم کر دوں گا۔ اس کے بعد جس کا یہ ذکر ہے جس میں تین پولیس اہلکاران اور ایک قبضہ گروپ آدمی ہلاک ہوا یہ مقدمہ نمبر 247 ہے، یہ مورخہ 15-6-2008 کا ہے اور اس میں جرم 302, 324,353,148,149 اور 7A.T.A ہے۔ میں mover کی اس بات کو کہ کیا یہ دہشت گردی کی عدالت میں چلایا جائے گا یا نہیں چلایا جائے گا۔ بالکل جب اس میں A.T.A 7 درج ہے تو یہ دہشت گردی کی عدالت میں ہی چلے گا۔ اس میں ملزمان ظہیر اصغر کائرہ سکنہ کھاریاں وغیرہ اور یہ 29 کے قریب ملزمان ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ 16 کس ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے اسلحہ ناجائز برآمد کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے۔ مزید اعلیٰ سطحی انکوائری ہو رہی ہے بقایا ملزمان کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ کوئی سیاسی گروہ اثر انداز نہ ہے اعلیٰ سطح پر انکوائری جناب ہمایوں رضا ڈی۔آئی۔جی کی زیر قیادت ہو رہی ہے۔

(ہ) مقامی پولیس کو اس واقعہ کی عدالتی یا کسی بھی سطح کی انکوائری کرانے میں کوئی اعتراض نہ ہے۔ جہاں تک مقدمہ ہذا کا بعدالت انضباط دہشت گردی میں چلانے کا تعلق ہے پہلے جو ملزمان گرفتار ہوئے ہیں ان کا چالان انسداد دہشتگردی عدالت گوجرانوالہ جا چکا ہے جو زیر سماعت ہے۔ دیگر ملزمان کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے بقایا ملزمان کو گرفتار کرکے چالان عدالت انسداد دہشت گردی میں دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر معزز رکن کی خدمت میں عرض کروں گا کہ مقامی level پر انکوائری مکمل ہونے کے بعد اس وقت انتہائی honest اور بہتر repute کے آفیسر ہیں ہمایوں رضا سفی صاحب جو ڈی-آئی۔جی ریج کرائم ہیں ان کی سربراہی میں اور وہ اکیلے نہیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ دو آفیسر اور ہیں اس طرح یہ تین ارکان کی ایک ٹیم ہے جو اس کی انکوائری کر رہی ہے۔ اس انکوائری کے رزلٹ کے حوالے سے میری آج ان سے بات ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ within two weeks ہم اس کو فائنل کر دیں گے۔ میرا خیال ہے کہ جب within two weeks اس کا جواب فائنل ہو جائے گا اور اس کے بعد بھی اگر آپ مطمئن نہ ہوں تو میرا خیال ہے کہ اس انکوائری کو اگر آپ کسی اور فورم پر لے جانا چاہیں تو اس پر بھی ہمیں اعتراض نہیں ہوگا لیکن مناسب ہوگا کہ اس وقت اس کی انکوائری ایک اچھے professional کی ٹیم کر رہی ہے تو انہیں اپنا کام کرنے دیا جائے اور ان کا رزلٹ within two weeks آنے والا ہے اس میں اس کو دیکھ لیا جائے۔ باقی جہاں تک آپ نے ملزمان کی بات کی ہے تو ان ملزمان میں سے جو 16 افراد ہیں ان کو گرفتار کرکے اور ان سے باقاعدہ اسلحہ برآمد کرکے ان کا چالان انسداد دہشت گردی کی عدالت میں جا چکا ہے۔ جن افراد کی آپ نے نشاندہی کی ہے کہ ان کو پکڑا نہیں جا رہا ہے تو اس سلسلے میں، میں اس بات سے اختلاف کروں گا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر وہ گھوم پھر رہے ہیں اگر ایسی کوئی اطلاع آپ کے پاس ہے تو مجھے بتائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو باتیں کی ہیں وہ کافی حد تک ٹھیک ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں جو اخبارات میں باتیں سامنے آ رہی ہیں، یہ ایک اخبار ہے یہ لکھتا ہے کہ:

"سانحہ کھاریاں کی تحقیقات کے لئے وزیراعلیٰ کی special monitoring teamکا جائے وقوعہ پر جائزہ، کشمیر پلازہ کا جائزہ لیا اور قریبی دکانداروں سمیت دیگر افراد کے بیانات قلم بند کئے ۔ شہریوں کی بڑی تعداد پہنچ گئی ، سانحہ کھاریاں کی تحقیقات کے لئے وزیر اعلیٰ کی جانب سے تشکیل دی گئیspecial monitoring teamنے کھاریاں میں کشمیر پلازہ، جائے وقوعہ کا جائزہ لیا اور قریبی دکانداروں سمیت افراد کے بیانات قلم بند کئے ، لاہور سے آئی ہوئی تحقیقاتی ٹیم ڈی۔ ایس۔ پی کھاریاں کے آفس پہنچنے کی اطلاع پر شہریوں کی ایک بڑی تعداد وہاں پہنچ گئی۔"

اس صورتحال میں پولیس کا کریک ڈاؤن، ایک دفعہ پولیس نے واقعی وہاں پر چھاپہ مارا ہے اور کوشش کی ہے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ایک تو یہ جوانکوئری رپورٹ آئی ہے، یہ جو آپ کے پاس موجود ہے، میں اس لحاظ سے بھی رانا صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے واقعی ٹیلیفون کر کے بلایا اور مجھے وہ رپورٹ بتائی۔ میری سپیکر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس رپورٹ کی ایک کاپی مجھے دی جائے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ کی وجہ سے ضلع گجرات میں بہت ہی بڑا خوف وہراس پیدا ہوا ہے کہ ایک برسر اقتدار گروپ، جیسا کہ آپ نے اس کا نام لیا ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تحصیل ناظم نے اپنے دفتر میں بیٹھ کر یہ سارا ایکشن کروایا ہے اور جب کوئی عام آدمی ایکشن کرتا ہے تو اس کے خلاف تو ساری کی ساری پولیس چلی جاتی ہے کیا یہ بتا دیں کہ یہ جو ظہیر اصغر کائرہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ذرا میری بات سنیئے گا۔ معزز ممبران سے میری گزارش ہے کہ ہماری ہر وقت کوشش ہوتی ہے کہ ہاؤس کو rulesکے مطابق چلائیں ۔اب اس وقت جو آپ کا Call Attention Noticeہے اس کے اوپر آپ ضمنی سوال تو کر سکتے ہیں لیکن منسٹر صاحب نے جو یہاں پر explanationدی ہے اس پر اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو اس پر آپ کوئی supplementaryبات کریں۔

میاں طارق محمود: ٹھیک ہے۔ اس میں پھر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ظہیر اصغر کائرہ کو پولیس نے پہلے دِن دوسرے ملزمان کے ساتھ پکڑ لیا تھا اور اگر پکڑ لیا تھا تو پھر کیوں چھوڑ گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ جو بات آئی ہے اس کے اندر پکڑے جانے کی بات تو نہیں ہے۔ کیوں جی، لا منسٹر صاحب؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں محترم میاں طارق محمود صاحب نے یہ جو فرمایا ہے کہ ظہیر اصغر کائرہ پہلے دن arrest ہو گیا تھا تو اس کو بعد میں چھوڑ گیا، اگر ان کے پاس کوئی information ہے وہ مجھے تحریری طور پر دے دیں۔ اس کی جس level پر وہ کہیں انکوائری کروا لیتے ہیں اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ اس ملزم کو پکڑا گیا تھا اور اس کے بعد پھر اگر کسی نے چھوڑا ہے تو جس نے بھی چھوڑا ہے اس کے خلاف محکمانہ کاروائی ہو گی اور میں انہیں یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ یہ جس level کے اوپر انکوائری ہو رہی ہے تو وہ یقین رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں بالکل جو حقیقت ہے اس کے مطابق ہو گی اور کسی گروپ کا کوئی پریشر وہاں پر کام نہیں آئے گا اور آپ خود بھی ڈی۔ آئی۔ جی صاحب کو جانتے ہیں تو اس میں بالکل صحیح ملزمان نامزد ہو جائیں گے تو اس کے بعد اگر آپ انکوائری میں مزید جانا چاہیں تو اس پر بھی بات ہو سکتی ہے اور باقی جو آپ نے یہ آج اب جو بات کی ہے اس سلسلے میں اگر کوئی information ہے تو آپ وہ میرے ساتھ share کریں انشاء اللہ اس پر ایکشن ہو گا۔

وسیم افضل گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلی تو بات یہ ہے کہ جب کوئی بات کر رہا ہو تو ان کی بات ختم ہو لینے دیا کریں پھر پوائنٹ آف آرڈر raise کیا کریں۔ جی، فرمائیں!

جناب وسیم افضل گوندل: جناب سپیکر! یہ جو مسئلہ اس وقت زیر بحث ہے اس پر گجرات میں جو مسائل رہے ہیں وہاں پر قبضہ forces بڑے بڑے ناموں کے ساتھ چلتی رہی ہیں، even میونسپل کمیٹی جو ہے وہاں پر ان کی زمینوں پر قبضے ہوتے رہے ہیں اور اس case میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے ذاتی طور پر دلچسپی لے کر اس کو highest level پر even out of Gujrat اس انکوائری کو shift کیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس طرح کا Call Attention Notice admit کرنے سے پہلے facts کو جانا جائے تاکہ جو پرانی سیاسی عداوتیں ہیں ان کو اس اسمبلی کے اندر زیر بحث نہیں لانا چاہیے ۔ میرا خیال ہے کہ معزز رکن اپنی پرانی جور نجشیں ہیں ان کو ادھر نہ لائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ اس کے rules بڑے clear ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب ویسے بھی Call Attention Notice کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ جی، آپ مزید کوئی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

میاں طارق محمود: راناصاحب نے بات کی ہے وہ floor پر کہہ رہے ہیں کہ اگر ظہیر اصغر کائرہ پولیس نے پہلے دن پکڑا تھا اور بعد میں چھوڑا ہے تو میں اس کی انکوائری کراؤں گا اور ان لوگوں کے خلاف ایکشن لوں گا۔ یہ بات درست ہے کہ وہ ان کے خلاف ایکشن لیں گے؟ یہ بات وہ floor پر کر رہے ہیں۔ میں امید رکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ کہ وہ ضرور ایکشن لیں گے، کیا یہ اس بات پر متفق ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جب انہوں نے بات کہہ دی ہے، جب floor کے اوپر بات ایک دفعہ کی جائے یا دس دفعہ کی جائے اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔

میاں طارق محمود: دوسری بات یہ ہے کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: بات یہ نہیں۔ اگر اس میں آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو فرمائیں؟

میاں طارق محمود: میرا ضمنی سوال ان سے یہ ہے کہ کیا یہ ظہیر اصغر کائرہ اور ندیم اصغر کائرہ، federal minister قمر زمان کائرہ کے کزن ہیں؟

جناب وسیم افضل گوندل: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ---

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House آپ بیٹھیں۔ وارث کلو صاحب! آپ بھی بیٹھیں۔ اس وقت اگر آپ ان سوالات کے ذریعے کسی کی ذاتی تضحیک کرنا چاہتے ہیں تو Call Attention Notice کے ذریعے ہم بالکل اس کی اجازت نہیں دیں گے اور ویسے بھی اب Call Attention Notices کا ٹائم ختم ہو چکا ہوا ہے۔ This is disposed of.

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک استحقاق لی جاتی ہیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! بیٹھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پورا ٹائم دیا گیا ہے۔ آپ آج صبح سے ہاؤس کا ٹائم لے رہے ہیں۔ آپ دیکھیں، ابھی تک ہاؤس کے بزنس کو ہم آگے نہیں بڑھا سکے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر! (قطع کلامیاں)

Let the Law Minister Talk پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک تو انہوں نے اس رپورٹ سے متعلق کہا ہے، اس رپورٹ کی جو کاپی ہے وہ میں انہیں فراہم کر دوں گا اور اس سلسلے میں اگر وہ fair investigations میں contribute کرنا چاہتے ہیں تو بالکل ہم ان کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں اور اس میں ان کا پوری طرح سے احترام کریں گے، وہ اس بات پر مطمئن رہیں۔ اگر اس میں کوئی مزید input دینا چاہتے ہیں وہ مجھے chamber میں علیحدہ مل لیں تو جو مقامی پولیس کے افسران ہیں وہ بھی یہاں پر موجود ہیں، ان سے بیٹھ کر ان کی بات کروا دیتے ہیں۔ اب Call Attention Notices کا تو ٹائم ختم ہو چکا ہے لیکن میں یہ ایک معاملہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ N.C.H.D کے سینکڑوں مظاہرین وفاقی حکومت کے خلاف، جس کے تحت N.C.H.D کی funding بند کر دی گئی ہے وہ اِدھر باہر مظاہرہ کر رہے ہیں اور وہاں پر اب تک کی جو اطلاعات ہیں کہ وہاں پر پولیس نے ان کے اوپر لاٹھی چارج کیا ہے جس کی وجہ سے وہاں پر صورتحال کافی خراب ہوئی ہے اور چونکہ یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے اور وفاق میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور کائرہ صاحب کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے تو میں چاہوں گا کہ اگر کائرہ صاحب کی سربراہی میں، آپ یہاں سے میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن یا ملک صاحب کی ایک کمیٹی بنا دیں، اپوزیشن سے بھی کوئی ہمارے ایک صاحب ہو جائیں تو یہ ان مظاہرین سے بات کر کے ان کا ایک نمائندہ وفد جو ہے کیونکہ وہ اب جب اسمبلی کی طرف آ رہے ہیں تو یقیناً وہ اس سوچ کے ساتھ آ رہے ہیں کہ یہاں سے ہمارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے، یہاں سے ہماری آواز آگے پہنچ سکتی ہے تو ہمیں بھی اس بات کا احساس کرنا چاہیے تو یہ دوست ان سے بات کر کے ان کا ایک نمائندہ وفد جو ہے ان کو یہاں پر لے آئیں اور یہاں پر

آپ بھی اور سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب بھی بیٹھے ہیں تو ہم سب ان سے بات کر کے ان کے جو مطالبات ہیں ان کو بہتر انداز میں وفاقی حکومت تک پہنچائیں تاکہ اس کا کوئی حل ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بڑی مناسب بات ہے۔ میں کائرہ صاحب، ملک ندیم کامران، میاں مجتبیٰ شجاع رحمٰن، نیلم جبار صاحبہ خواتین کی طرف سے اور ادھر سے چودھری عامر سلطان چیمہ، جناب محمد یار ہراج اپوزیشن کی طرف سے ان سے درخواست ہے اور راجہ شوکت عزیز بھٹی کہ یہ کمیٹی جا کر ذرا باہر ان سے مذاکرات کر لے اور پھر اس کے بعد آ کر ہاؤس کو بتائے۔ اب تحریک استحقاق نمبر 5، چودھری ظہیر الدین، چودھری عامر سلطان چیمہ، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ، چودھری مونس الٰہی، چودھری عبداللہ یوسف، محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ اور محترمہ آمنہ جہانگیر صاحبہ کی طرف سے یہ move ہو چکی تھی اور اس کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر قانون!

طبی اور صحت کے اداروں کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2006 کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے چیک کر کے معزز رکن کو یہ بتانا تھا کہ یہ رپورٹ جمع ہو گئی ہے۔ یہ تحریک تو pending ہوئی تھی لیکن محکمے کی طرف سے جواب یہ تھا کہ reports تیار ہیں اور وہ ہم اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا رہے ہیں تو یہ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ سے چیک کروا لیں۔ اس کے بعد فیصلہ کریں۔ اس وقت تک اس کو pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب اسمبلی سیکرٹریٹ سے چیک کریں اور دیکھیں کہ یہ reports جمع ہو چکی ہیں؟ یہ کل تک کے لئے pending ہے۔ Reports اگر آ گئی ہیں تو کل اس پر بات ہو گی۔ Leader of the Opposition. شاید آپ بعد میں آئے ہیں، میں نے دیکھا نہیں تھا ورنہ میں آپ سے پوچھ کر آپ کے کسی رکن کو اس کمیٹی میں شامل کرتا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): بات یہ ہے کہ ابھی کمیٹی جا چکی ہے لیکن جب وہ کمیٹی کے صاحبان تشریف لائیں تو اس میں اس بات کو بھی مدنظر رکھ لیا جائے، میں پچھلی بات کر رہا ہوں

جو آپ نے کمیٹی بنا کر بھیجی ہے۔ان لوگوں پر آج صبح لاٹھی چارج ہوا جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو زیادہ grieved feel کر رہے ہیں اور یہ grievances دور کرنے کے لئے لاء منسٹر کی تجویز پر آپ نے ایک بہت ہی اچھا اور مستحسن قدم اٹھایا ہے،اس چیز کو بھی بیچ میں شامل کیا جائے کہ اگر ان پر undue force استعمال کی گئی ہے تو اس پر بھی آپ کوئی action لیجئے گا۔اس بارے میں جیسا لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ابھی پتا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ submit ہو گئی ہے یا نہیں، اس وقت تک اس کو pending کر لیا جائے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب! کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔جناب سپیکر! میں نے صبح محترم سپیکر صاحب اور لاء منسٹر صاحب کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف کرائی تھی اور یہ ایک adjournment motion ہے جس پر لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اس کو out of turn ہم لے لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد جب تحریک التوائے کار کا ٹائم شروع ہو گا تو اس وقت میں پھر آپ کو موقع دوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کو جی کوٹا کے بارے میں یاد ہو گا کہ پچھلے سال بھی ہم نے کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ابھی جب تحریک التوائے کار کا ٹائم آتا ہے تو میں آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ out of turn ٹائم دوں گا۔اب تحریک استحقاق نمبر 8، مہر ارشاد احمد سیال کی ہے۔۔۔موجود ہیں؟ موجود نہیں ہیں لہذا disposed of کی جاتی ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 10، محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ) صاحبہ۔۔۔موجود نہیں ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے کل اس سے متعلقہ آفیسر اور محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کو بلایا تھا تو آج صبح میرے چیمبر میں اس A.E.O نے معذرت کی ہے جن سے ان کو شکایت تھی تو محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ نے تحریری طور پر کہا ہے کہ وہ اس کو press نہیں کرتیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdrawn as not pressed اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 12، ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا صاحبہ کی ہے، یہ 9 تاریخ تک کے لئے pending ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): اس میں بھی یہ بات ہے کہ آج صبح میرے آفس میں جو متعلقہ آفیسر ہیں ان کو بھی اور محترمہ زمرد یاسمین رانا صاحبہ کو بھی بلایا گیا تھا تو ان کو انہوں نے satisfy کر دیا ہے اور معذرت کر لی ہے تو اس کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ میں اس کو اب press نہیں کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اگر 9 تاریخ کے لئے pending ہے تو اس دن جو بھی ہے وہ اس کے مطابق ہو جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحریک استحقاق نمبر 15 رائے محمد شاہ جہاں خاں کی ہے۔

ایس پی لائلپور ٹاؤن فیصل آباد کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک

رائے محمد شاہ جہاں خاں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کی متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مفاد عامہ کے ایک کام کی خاطر مورخہ 29۔ جولائی 2008 بوقت 1:30 بجے ایس۔پی لائلپور ٹاؤن فیصل آباد اصغر علی یوسف زئی کے دفتر میں گیا۔ ماتحت عملے نے مجھے بہت دیر باہر کھڑے رکھا جب میں دفتر ہذا میں داخل ہوا تو میں نے ایس۔پی موصوف سے کہا کہ منتخب نمائندوں کو دفتر ہذا میں داخل ہونے سے روکنا نامناسب ہے اور یہ حکومت کی اوپن ڈور پالیسی کے خلاف ہے جس پر ایس۔پی موصوف سیخ پا ہو گئے اور چلانے لگے کہ ہاں میں نے ہی روک رکھا ہے اور مجھے دفتر سے چلے جانے کو کہا۔ موصوف آفیسر نے میرا استحقاق مجروح کیا ہے اور اس مقدس ایوان کا استحقاق بھی مجروح کیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہم وہ لوگ ہیں جو آٹھ سال تک آمریت کا جور و ظلم سہتے رہے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات سنیں آپ کی تحریک استحقاق آ گئی ہے۔

رائے محمد شاہ جہاں خاں: جناب میں comments کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! short statement دے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ذرا لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز رکن رائے محمد شاہ جہاں خاں صاحب نے غالباً کل یہ تحریک جمع کروائی ہے تو آج اس کی کاپی مجھے موصول ہوئی ہے۔ اس کا مجھے جواب ابھی نہیں آیا۔ اس کو pending فرمالیں۔ اس کا جواب آجائے اور اس کے بعد ان کی short statement بھی سنیں گے اور اس جواب کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں جیسے معزز رکن کہیں گے اس کے مطابق ہم کوشش کریں گے کہ ان کا اگر انہوں نے احترام نہیں کیا تو موجودہ حکومت کی یہ بالکل واضح پالیسی ہے کہ جو گورنمنٹ آفیسر ہیں ان کو ہر چیز کی رو رعایت ہو سکتی ہے لیکن اس بارے میں قطعی طور پر کوئی compromise نہیں ہے کہ معزز اراکین اسمبلی کے ساتھ کوئی آفیسر بد تمیزی سے پیش آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں بات بڑی مناسب ہے۔

رائے محمد شاہ جہاں خاں: جناب سپیکر! مجھے بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو بالکل اجازت ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب جواب آجائے تب آپ بولیں۔ جی، آپ بات کر لیں!

رائے محمد شاہ جہاں خاں: جناب سپیکر! ہم وہ لوگ ہیں جو آمریتوں کے ساتھ پنجہ آزما رہے ہیں۔ آٹھ سال تک ہم نے ان کے جور و ستم برداشت کئے۔ ہم نے ساری مصیبتیں اپنے سینے پر جھیلیں، اپنے قائدین کو ملک میں واپس لانے کے لئے ہر جدو جہد میں شانہ بشانہ رہے۔ آج یہ سلوگن لگایا جاتا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے ساری بیوروکریسی ڈرتی ہے۔ میں یہ مانتا ہوں کہ ساری بیوروکریسی ڈرتی ہے لیکن میں آپ کے توسط سے صاحب ارباب اختیار کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری توقیر کا کوئی خیال نہیں ہے۔ کچھ عرصہ پہلے میں آئی۔ جی کے دفتر میں گیا ہوں، موصوف مصروف تھے۔ مجھے ایک گھنٹہ باہر بیٹھے رہنے کے بعد ان کے P.S.O آئے اور کہا کہ میرے سے ہی بات کر لیں، پھر ہم چیف سیکرٹری کے دفتر میں جو نوجوان M.P.A,s ہیں وہ جاتے ہیں، کئی کئی گھنٹے باہر بیٹھے رہتے ہیں، پھر اوپن ڈور پالیسی کیوں دی گئی ہے؟ وزیر اعلیٰ صاحب عام لوگوں سے مل سکتے ہیں تو D.P.Os, S.S.Ps اور D.C.Os حضرات کھلی کچہری کر سکتے ہیں، ہمارے اندر کیا لگا ہوا ہے جو ان کو پسند نہیں آتا؟ کیا

ہمارا گناہ ہے، اس صوبے میں کیا ہماری توقیر اور عزت ہے؟ ہم وہ لوگ ہیں کہ جب ذوالفقار علی کھوسہ نے مینار پاکستان پر جلسہ کیا تھا، جب بگٹی صاحب شہید ہوئے ہیں تو روف مینگل کی باتوں کے جواب میں انہوں نے کہا تھا کہ میرے پاس شرم سے سر جھکا کر کھڑے ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جو نیچے کھڑے تھے جو اس جدوجہد میں ان کے ساتھ تھے جب دوست محمد کھوسہ نے بطور وزیر اعلیٰ کا oath لیا تھا تو انہوں نے پولیس کے محکمے کو نکیل ڈالنے کی بات کی تھی۔ نکیل تو دور کی بات ہے ہماری توقیر تو یہ ہے کہ ان کے دفاتر جائیں تو باہر میٹنگ کا بورڈ لگا ہوتا ہے۔ (شیم، شیم)

میں ایک شعر کہہ کر اجازت چاہوں گا تاکہ اپوزیشن والوں کو زیادہ موقع نہ ملے۔

تیرے ایوانوں میں پرزے ہوئے پیماں کتنے
کتنے وعدے جو ناسودہ اقرار ہوئے
ہم تو مجبور وفا ہیں مگر اے جان جہاں
اپنے اس عشاق سے ایسے بھی کوئی کرتا ہے

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیے!

جناب محمد یار ہراج :جناب سپیکر! ہم آپ کے حکم کے مطابق وفد بنا کر باہر گئے تھے لیکن میں بڑے افسوس کے ساتھ بتا رہا ہوں کہ پولیس کے action کی وجہ سے مظاہرین کے گروپ میں انتشار پھیل گیا اور ڈر و خوف کی وجہ سے وہ اسمبلی سے چلے گئے۔ مجھے پولیس کے action سے بہت افسوس ہوا ہے کہ آج بھی پولیس سٹیٹ والے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ جب حکومتی ملازمین یا کسی بھی پنجاب کے شہری کو کہیں سے بھی انصاف نہیں مل رہا ہوتا اور کوئی بھی ان کی آواز نہیں سن رہا ہوتا تو ان کو یقین ہونا چاہیے کہ یہ اسمبلی اور ان کے نمائندے ان کی خاطر بیٹھے ہیں، ان کی آواز سننے کے لئے بیٹھے ہیں اور ان کے بس میں جو کچھ ہے وہ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ پولیس action کی وجہ سے چلے گئے ہیں لہذا میں استدعا کروں گا کہ میڈیا یا کسی اور طریقے سے اگر ان تک آواز پہنچ جائے اور وہ دوبارہ آتے ہیں تو ہم پھر وفد بنا کر جائیں اور ان کی دادرسی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، کائرہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! این۔آئی۔سی۔ڈی کے جو حضرات آئے تھے وہ پنجاب اسمبلی تک نہیں پہنچے بلکہ اس سے پہلے ہی منتشر ہو گئے تھے۔اس کے باوجود ہم نے ان سے رابطہ کیا ہے۔ ان کی بات سنیں گے، ان کے مسائل پر غور کریں گے اور تحریری طور پر وفاقی حکومت کو بھی بھجوائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں شاہ جہاں صاحب کی تحریک استحقاق کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔آپ نے کہا کہ جواب موصول ہو گا تو پھر اس پر بات چیت ہو گی۔ مجھے نہیں پتا کہ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے لیکن میرے خیال میں یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے پاس جانی چاہیے کیونکہ پولیس کا رویہ سب کے سامنے ہے۔ آئی۔جی کے متعلق یہ کہہ چکے ہیں۔فیصل آباد کے اندر اے۔آئی۔جی، ڈی۔آئی۔جی اور متعدد ایس۔پیز کی جو فوج موجود ہے ان کو تو ایک طرف چھوڑیئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کیا فرمایا؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں چاہ رہا تھا کہ آپ پہلے بات کر لیں تاکہ پھر آپ کی توجہ میری طرف ہو اور میں بات شروع کروں۔ میں کہہ رہا تھا کہ فیصل آباد میں ایس۔پیز، ڈی۔آئی۔ جی اور اے۔آئی۔جی کی فوج کو تو چھوڑیئے یہ تو ایک ریت بن گئی ہے کہ وہ ہماری یا عوام کی بات نہیں سنتے لیکن اب تو حالت یہ ہے کہ ایس۔ایچ۔او بھی بات نہیں سنتا۔ابھی جس ایس۔ایچ۔او کے متعلق یہ تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے وہ میرے ہی حلقے کا ایس۔ایچ۔او ہے وہ تو ٹیلی فون کا جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔ آپ ان کو اس طرح موقع دینا چاہتے ہیں کہ وہ جواب دیں۔ایسا کیوں نہیں ہو سکتا کہ وہ استحقاق کمیٹی کے اندر آ کر جواب دیں۔یہ بڑی واضح چیز ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔لہذا مہربانی فرما کر آج ہی اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز سارے دوست تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:اس سے جواب لینے کا مطلب تو یہ ہے کہ معزز ممبر کی statement پر کوئی شک وشبہ موجود ہے- میرے خیال میں ان کی بڑی واضح statement ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ ان کی طرف سے جواب کا انتظار کیا جائے-

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس میں صرف اتنی بات کروں گا-

رائے محمد شاہ جہاں خاں:جناب سپیکر! میں صرف ایک شعر آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں-

بنا ہے شاہ کا مصاحب پھرے ہیں اتراتا
ورنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں بڑے clear rules ہیں اور basic law میں ہے کہ nobody should be condemned unheard ہمارے معزز ممبران کا استحقاق اور ان کی عزت بالکل موجود ہے اور رہے گی- بالکل اس کا خیال بھی رکھا جائے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس ہاؤس میں جس شخص کے خلاف بات کی جاتی ہے اسے صفائی کا موقع تو ملنا چاہیے- آپ دیکھیں کہ ابھی تک ہمارے پاس جتنی بھی تحاریک استحقاق آئی ہیں ہم نے ساری کی ساری استحقاقات کمیٹی کو بھجوائی ہیں لیکن اس کے اندر نظر آنا چاہیے کہ partiality نہیں بلکہ impartiality ہے اور اس کے مطابق یہ کارروائی ہو رہی ہے- چونکہ اس میں بڑے clear rules ہیں لہذا اس میں مزید بات کی ضرورت نہیں ہے اور آج already ٹائم بہت ہو گیا ہے- اس لئے اب میں کارروائی آگے چلانا چاہتا ہوں-

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا :میں یہ چاہتا ہوں کہ:

> He has not been condemned and hurt. He is being heard and has been heard in the committee.

میری یہی گزارش ہے کہ اسے سنیے لیکن کمیٹی میں-

جناب ڈپٹی سپیکر:یہ ایک certain principle ہے and we have to follow that

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر-

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز رکن شاہ جہاں صاحب اور میجر صاحب نے جو فرمایا ہے میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ رولز ہیں کہ آپ نے جو تحریک پیش کی ہے اس پر میں نے respond کرنا ہے میں of my own تو اس پر respond نہیں کر سکتا بلکہ اس سے جواب لے کر کروں گا اور یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ میں اس کے جواب سے مطمئن ہو جاؤں گا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ یہاں نوانی صاحب نے ایڈیشنل آئی۔جی فیصل آباد کے خلاف تحریک استحقاق پیش کی تھی اور وہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد ہوئی ہے۔ چونکہ یہ بات رولز میں درج ہے کہ جب ایک ممبر تحریک استحقاق پیش کرتا ہے تو جس آفیسر کے خلاف ہو اس سے جواب لے کر لاء منسٹر نے respond کرنا ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا خود سے جواب دینا نہیں بنتا۔ ان کا جواب آنے دیں اور جیسے آپ نے فرمایا ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے انشاء اللہ اسی طرح ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! رانا صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن معزز رکن اپنے علاقے کے ایک منتخب اور ذمہ دار نمائندے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ رولز کو dictate نہیں کر سکتے، اس کے اندر certain rules ہیں لہذا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جب آپ رولز کی بات کر رہے ہیں تو رولز اس کے اندر لکھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ نے تو میری بات ہی نہیں سنی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی سے فرمائیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! مجھے یہ dictate نہ کریں کہ جلدی سے بات کروں۔ میری بات سنیں۔ میں ہاؤس کا ممبر ہوں اور میں نے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس ایوان میں غلط بات کرنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

جناب محمد اعجاز شفیع: میں اپنی بات کرنے کے لئے کھڑا ہوں اور آپ مجھے dictate کر رہے ہیں کہ میں جلدی جلدی بات ختم کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کریں اگر رولز کے مطابق ہو گی تو میں اجازت دوں گا۔جی، فرمائیں!
جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایک معزز ممبر ذمہ دار آدمی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: رولز کی بات کریں۔
جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری بات سن لیں ناں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!
جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دیں گے تو میں ویسے بیٹھ جاتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبر کو پتا ہے کہ ان کے کیا rights ہیں۔آپ ان کی بات نہ کریں بلکہ رولز کے حوالے سے اپنی بات کریں۔
جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہاؤس میں جو بات put ہوئی ہے میں اس پر بات کر رہا ہوں۔ میں اس سے متعلق آپ کو advice کر رہا ہوں اور معزز ممبر کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ہمارے ایک معزز ممبر نے تحریک استحقاق ایوان میں پیش کی ہے لیکن لاء منسٹر صاحب فرمار ہے ہیں کہ ہم اس کا جواب لیں گے۔اس کا مطلب ہے کہ ایک ایس۔ایچ۔او ہمارے معزز ممبر کے برابر آکر کھڑا ہو گا اور ان کے درمیان cross question ہوں گے پھر یہ تحریک، استحقاق کمیٹی میں جائے گی۔ جب ایک معزز ممبر نے اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کی ہے تو بجائے اس کے کہ اسے straightway استحقاقات کمیٹی میں refer کیا جائے جس کی ذمہ داری بھی یہی ہے۔آپ اس سے پہلے ایک ایس ایچ او کو ایک معزز ممبر کے سامنے بٹھا کر cross questioning کروانا چاہتے ہیں میرے خیال میں اس ایوان اور اس معزز ممبر کی اس سے زیادہ اور کیا تذلیل ہو سکتی ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!
وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم اعجاز شفیع صاحب منسٹر رہے ہیں اور ہمارے ساتھ پانچ سال تک اس ایوان کے ممبر رہے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہیں طریق کار کا بھی پتا نہیں ہے۔معزز رکن نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اس کا تحریری جواب مجھے موصول ہونا ہے اور میں نے اس جواب کو ایوان میں پیش کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد Chair نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ یہ جواب تسلی بخش ہے یا نہیں یا پھر اسے استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جائے یا اس سے

پہلے جو ایک روایت اور طریق کار ہے کہ اگر معزز رکن اور متعلقہ آفیسر کو بٹھا کر بات کرائی جائے کہ متعلقہ آفیسر معذرت کر لے-آج جو دو تحاریک استحقاقات withdraw ہوئی ہیں ان میں متعلقہ آفیسرز نے معذرت کی ہے- معزز رکن جو سوال کرنے یا آمنے سامنے کی بات کر رہے ہیں وہ تو استحقاقات کمیٹی میں ہوتا ہے-ہاں یقیناً وہاں پر جو کارروائی ہوتی ہے اس میں ممبر اور متعلقہ آفیسر آمنے سامنے بیٹھتے ہیں، وہاں پر بیان بھی ہوتا ہے اور cross question بھی ہوتے ہیں-لہذا یہ سارا کچھ وہاں پر ہوتا ہے اور اس عمل میں ایسی کوئی بات نہیں ہے-

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): پوائنٹ آف آرڈر-

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): شکریہ- جناب سپیکر! آپ بجا فرما رہے ہیں اور لاء منسٹر صاحب نے بھی ارشاد فرمایا کہ رولز کے مطابق---

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): شکریہ- جناب سپیکر! آپ نے بجا ارشاد فرمایا، میں آپ کے ارشادات سن رہا تھا- آپ نے ہر دفعہ یہی کہا کہ میں نے رولز سے باہر نہیں جانا اور یہ بالکل صحیح ہے کہ رولز سے باہر نہیں جانا چاہیے- میں یہ عرض کروں گا کہ:

> This House is governed by the rules and precedents also.

ایسی روایات ہیں کہ سپیکر نے جب کسی معزز ممبر کی short statement کو سنا تو on the face of it، اس کو سننے کے بعد تحریک کو admit کر لیا گیا- میں یہ نہیں کہتا کہ اس تحریک کے بارے میں بھی آپ ایسا ہی کریں لیکن اپنا فرض سمجھتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ رولز کے ہوتے ہوئے بھی یہ آپ کی صوابدید ہے- وزیر قانون صاحب بھی کہہ سکتے ہیں کہ مجھے اس کو admit کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے- بطور ڈپٹی اپوزیشن لیڈر رانا ثناء اللہ خان صاحب فرماتے رہے ہیں کہ کیا معزز ممبر کی بات پر آپ کو اعتماد نہیں ہے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ اس بارے میں جس طرح وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے ویسے ہی کیا جائے- البتہ میں یہ ضرور کہوں گا کہ آپ اپنے آپ کو hard and fast rules پر اتنا پابند نہ کیجئے گا- یہ آپ کے صوابدیدی اختیارات ہیں کہ اگر

آپ سمجھتے ہیں کہ ایک معزز رکن کی بات میں اتنا وزن ہے اور وہ غلط بیانی نہیں کر رہا تو آپ رولز سے ہٹ کر بھی اسے admit کر سکتے ہیں، اپنے صوابدیدا ختیارات استعمال کر سکتے ہیں اور ایسا ہوتا رہا ہے۔

اس کے علاوہ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اب آپ جلد از جلد کمیٹیوں کی تشکیل کر دیں۔ کمیٹیاں بن جائیں گی تو آپ کا کام بھی آسان ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بات صرف اتنی سی ہے کہ ایک معزز ممبر کی تحریک استحقاق اس ہاؤس میں پیش ہوئی۔ We are custodians of this House. ہم نے یہاں پر معزز ممبران کی عزت کا خیال رکھنا ہے۔ ہم نے اس طرح کام کرنا ہے کہ پورے پنجاب میں یہ پیغام جائے کہ ہمارے ممبران قابل احترام ہیں۔ آپ ماشاء اللہ قائد حزب اختلاف ہیں اور میں آپ سے expect کرتا ہوں کہ آپ اپنے ممبران کو یہ سمجھائیں گے کہ ہم نے اس ہاؤس کو مل کر چلانا ہے۔ یہاں پر معزز ممبر نے کہا کہ آپ dictate نہیں کر سکتے۔ بات تو رولز کی ہو رہی ہے۔ وزیر قانون صاحب نے بڑا واضح کہا ہے کہ جب اس پر جواب آئے گا تو پھر اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ اس پر انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی ہو گی۔ اس ہاؤس کی writ انشاء اللہ تعالیٰ establish ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ میں آپ سے متفق ہوں۔ میں نے بالکل اختلاف نہیں کیا، میں نے صرف ایک بات کا اضافہ کیا ہے۔ آج اگر اس معروضی حالات کے اندر وزیر قانون اور آپ نے یہ سمجھا کہ اس طرح کیا جائے تو یہ بھی رولز کے against نہیں ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اب تک آپ نے یہاں پر جتنے بھی ارشادات فرمائے ہیں ان میں یہ نہیں کہا کہ ہم کر سکتے ہیں لیکن اس وقت ہم یہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ رولز اجازت نہیں دیتے۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ آپ کے ہاتھ اور آپ کا قلم ان رولز سے بندھا ہوا نہیں ہے۔ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں۔ اگر آپ سمجھیں کہ ضروری ہے تو پھر admit کر سکتے ہیں۔ آپ نے اس وقت جو مناسب سمجھا وہ کیا، میں اس کو مان رہا ہوں۔ میں نے صرف اتنی گزارش کی ہے کہ آپ نے رولز کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے ہماری تھوڑی سی اس سے دل گرفتگی ہوئی ہے کہ شاید آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا۔ آپ اپنے صوابدید کو رولز کے ساتھ نہ باندھیں۔ اپنے قلم کو رولز کی ہتھ کڑیاں نہ پہنائیں۔

رائے محمد شاہ جہاں خاں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رائے محمد شاہ جہاں خاں: جناب قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی رکن صحیح کہہ رہا ہے تو آپ اس کی قرارداد کو فوراً admit کر سکتے ہیں۔ کیا ہم on the floor of the House کھڑے ہو کر جھوٹ بول سکتے ہیں؟ آپ نے کہا کہ اگر کوئی مسئلہ فوری اہمیت کا ہوتا تو میں اس پر فوراً ایکشن لیتا۔ اس سے زیادہ فوری اور اہم مسئلہ کیا ہو سکتا ہے؟ اگر یہ ایوان معزز ہے، اگر اس کے اراکین معزز ہیں تو اس سے زیادہ اہم اور فوری نوعیت کا مسئلہ پنجاب میں کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ پارلیمنٹ کی بالادستی پر یقین رکھتے ہیں تو پھر اس سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی اور نہیں ہے۔ میں نے یہ تحریک استحقاق اس لئے نہیں دی کہ میں کوئی اپنی ذاتی satisfaction چاہتا ہوں۔ میں نے ایک symbolic تحریک استحقاق دی ہے کہ بیوروکریسی کا ہمارے نمائندوں کے ساتھ یہ رویہ ہے۔ وہ اپنے دفتروں میں بیٹھ کر آج اس جمہوری حکومت اور جمہوری نمائندوں کا منہ چڑا رہی ہے، ان کا رویہ ہمارے ساتھ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم اس رویے کے خلاف ایوان کے اندر اور باہر آواز بلند کرتے رہیں گے۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے کہ کوئی ایس۔پی ہمارے کام کرے گا یا نہیں کرے گا۔ وہ ایس۔پی موصوف تو یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ مجھے اس سے کام کیا تھا؟ اس نے مجھے سنے بغیر ہی دفتر سے نکل جانے کو کہا۔ میں on the floor of the House جو کچھ کہہ رہا ہوں بالکل سچ کہہ رہا ہوں کیونکہ ہم نے حق کی لڑائی لڑ کر اس ایوان میں قدم رکھا ہے۔ کسی آمر یا ڈکٹیٹر کا سہارا لے کر ہم اس ایوان میں نہیں آئے ہیں۔ ہم جو کہتے ہیں وہ بالکل صحیح اور سچ ہوتا ہے۔ میں نے اس ایوان کے floor پر جو کچھ کہا وہ بالکل سچ ہے۔ آپ اپنے الفاظ کارروائی سے حذف کرائیں۔ فوری اور اہم نوعیت کا مسئلہ اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے کہ اس مقدس ایوان میں کسی کی توقیر خراب کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اپنے معزز ممبران سے بار بار گزارش کروں گا کہ جب تک rules کو follow نہیں کریں گے ہم بحیثیت قوم ترقی نہیں کر سکتے، rules کو ہم نے مقدم رکھنا ہے۔ یہ اسمبلی جوش سے نہیں چلنی بلکہ یہ اسمبلی قاعدے اور قوانین سے چلنی ہے۔ اس تحریک استحقاق کے حوالے سے بھی procedure کو follow کیا جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 289/08 ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار ہے جو کہ ایک انتہائی important مسئلہ کے بارے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بیٹھیں، میں ابھی آپ کو وقت دیتا ہوں۔ جی، راجہ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے بالکل بجا فرمایا کہ rules کو follow کیا جائے گا۔ ہمارے چھوٹے بھائی رائے شاہ جہاں خاں صاحب کی تحریک استحقاق کے حوالے سے رانا ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ درست ہے لیکن یہ بات بھی صحیح ہے کہ اگر آپ چاہیں تو رپورٹ آئے بغیر بھی ان کی تحریک استحقاق کو admit کر سکتے ہیں۔ چونکہ اب آپ نے یہ فرما دیا ہے کہ رپورٹ آنے پر اس بارے میں فیصلہ کیا جائے گا تو میں رائے شاہ جہاں صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی کریں اور رپورٹ آنے دیں۔ رپورٹ آنے پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس بارے میں غور کریں گے اور اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ زوبیہ رباب ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری تحریک پہلے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ابھی آپ کی تحریک نہیں ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی تحریک پہلے ہے۔ جیسے ہی باری آئے گی آپ کو موقع دیا جائے گا۔ جی، عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

لاہور میں سینکڑوں جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی لوٹ مار

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار مورخہ 26۔ مئی 2008 کی خبر کے مطابق۔ لاہور شہر اور اس کے گرد و نواح

میں کھمبیوں کی طرح اُگنے والی جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے خلاف کارروائی کی جائے کیونکہ لاہور میں تقریباً 103 غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں جنہوں نے ایل۔ ڈی۔اے سے منظور شدہ نقشے کی خلاف ورزی کی ہے اور پارکس، سکول، مسجد سڑک اور قبرستان کی مخصوص جگہوں کو غیر قانونی طور پر فروخت کر دیا ہے اور سڑکوں کے لئے مختص زمین کو کم کر کے نقشے کی خلاف ورزی کی ہے اور یہ جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیاں لوگوں کے ساتھ دھوکا اور فراڈ کر رہی ہیں اور ان کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہی ہیں اور سوسائٹی میں ملنے والی سہولیات بھی فراہم نہیں کر رہیں۔ معصوم عوام کو ان سوسائٹیوں کے مالکان کے ہتھکنڈوں سے بچایا جائے۔ اس تمام صورتحال کے پیش نظر عوام میں حکومت کے خلاف شدید نفرت اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ وزیر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس میں جناب سپیکر! جو جواب موصول ہوا ہے اس کے مطابق ایل۔ ڈی۔اے کا موقف ہے کہ انہوں نے لاہور ڈسٹرکٹ کا سروے کر کے اس میں جو بھی غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیموں کی sub division کی گئی ہے ایل۔ ڈی۔اے نے ان کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس میں اخبار میں اشتہار دینا، show cause notice جاری کرنا اور چالان کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ کارروائی کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ ایل ڈی اے سے پرائیویٹ یا کوآپریٹو سوسائٹیاں منظور شدہ ہیں ان کا بھی land audit شروع کر رکھا ہے اور جن sponsor مالکان نے public sites مثلاً قبرستان مسجد وغیرہ کی جگہ پر ناجائز تبدیلی یا تجاوزات کی ہیں۔ ان کے خلاف بھی قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ اس تحریک میں اٹھائے گئے مسئلے کا تعلق محکمہ کوآپریٹو سے بھی ہے تو انہوں نے بھی اس سلسلے میں یہ کہا ہے کہ مورخہ 26-5-2008 کے مطابق جو غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں ان کو نہ تو محکمہ امداد باہمی نے رجسٹرڈ کیا ہے اور نہ ہی وہ محکمہ کے انتظامی دائرہ کار میں ہیں، کیونکہ انتظامی دائرہ کار ایل ڈی اے کا ہے۔ انہوں نے بھی کہا ہے کہ اس سلسلے میں اخبار میں اشتہار بھی دیا ہے اور لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ ان سوسائٹیوں کے جھانسے میں نہ آئیں۔ اس کے علاوہ میں محترمہ محرک کی جو تحریک التوائے کار ہے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایل ڈی اے نے اس سلسلے میں جو مہم شروع کی ہے اس کو گورنمنٹ closely monitor کرے گی تاکہ اس قسم کا فراڈ اس شہر اور صوبہ سے ختم ہو۔ باقی اس

سلسلے میں وہ مزید کوئی input یا contribute کرنا چاہیں تو میں ایل ڈی اے کے جو ڈائریکٹر جنرل ہیں ان کو بھی یہ کہنے کو تیار ہیں کہ وہ اس سلسلے میں ان کی guidance میں کام کرتے ہوئے موثر کارروائی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش بس یہ ہے کہ وزیر موصوف نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دیا ہے لیکن اس میں ایک issue یہ بھی ہے کہ یہ بھی لوگوں کے نوٹس میں ہے اور بڑی عام بات ہے کہ ایل۔ڈی۔اے کے افسران اور ملازمین کے اندر بھی ایک مافیا ہے جو ان تمام لوگوں کو support بھی کرتا ہے اور جو ان تمام چیزوں کو دبا بھی دیتا ہے۔ اس لئے میری وزیر قانون سے یہ گزارش ہوگی کہ ان باتوں کو بھی curtail کرنے کے لئے اور ان باتوں کا نوٹس لینے کے لئے کیا کیا جائے گا کیونکہ اس میں جو ایل۔ڈی۔اے کے افسران ملوث ہیں اور جو سوسائٹیاں پیسے دے دیں گی وہ سب فارغ ہو جائیں گی اور جو پیسے نہیں دیں گی ان کے خلاف کارروائی ہوگی اس لئے اس پر transparency کو کیسے ممکن بنایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں جو ڈی جی، ایل ڈی اے ہیں ان کو ابھی ابھی یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے اور وہ اچھی repute کے آفیسر ہیں اور اس سلسلے میں وہ کافی محنت بھی کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ محترمہ بھی اس سلسلے میں contribute کریں۔ ان کو تحریری طور پر گورنمنٹ کی طرف سے instruct کر دیا جائے گا کیونکہ جب تک اس قسم کے مافیا کی نشاندہی نہیں ہوگی اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کی eradication نہیں ہو سکتی۔ اس لئے وہ بھی contribute کریں اور باقی بھی معزز ممبران جن کا تعلق لاہور سے ہے وہ بھی اس سلسلے میں پوری نظر رکھیں۔ گورنمنٹ اور ڈی جی، ایل ڈی اے اس سلسلے میں بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور ان کی co-operation سے ہی یہ ممکن ہو سکے گا کیونکہ یہ ایک بہت بڑا مافیا ہے۔ پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کا معاملہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمام اراکین اور باقی سب مل کر اس سلسلے میں کوشش کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بہتر رزلٹ آئے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ at a suitable timeجب بھی اس کے بارے میں رپورٹ تیار ہو جائے تو وہ ہاؤس میں بھی پیش کر دی جائے تاکہ لوگوں کو بھی پتا چلے کہ جو جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیاں لاہور میں کام کر رہی تھیں گورنمنٹ نے اس پر کیسےactionلیا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب جب رپورٹ تیار ہو تو وہ منگوا لیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ .It is disposed of as not pressedاور اس کی رپورٹ آ جائے گی۔ شکریہ۔ اب شیخ علاؤالدین صاحب اپنی تحریک التوائے کار 473/08 پیش کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ امر اس ایوان کی فوری توجہ کا طالب ہے کہ پچھلے سال حج کے کوٹا میں ایم۔پی۔ایز کوaccommodateنہیں کیا گیا تھا اور آپ کو یہ بھی یاد ہوگا کہ اسی معزز ایوان میں یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا اور یہ طے پایا تھا کہ آئندہ حج پر جانے والے لوگوں کے لئے جو کوٹا ایم۔این۔ایز کو دیا جائے گا وہی کوٹا ایم۔پی۔ایز کو بھی دیا جائے گا۔ انتہائی افسوس ہے کہ آج حج کے لئے درخواستیں مانگنا شروع کر دی گئی ہیں اور ایم۔پی۔ایز کو کوئی کوٹا نہیں دیا گیا۔ میں اسی لئے یہ تحریک التوائے کارurgentلایا ہوں اور یہ کہہ کر لایا ہوں اور آپ سے بھی گزارش ہے کہ اگر یہ معزز ایوان پارلیمنٹ کا حصہ نہیں ہے تو پھر آپ یہ بتائیے کہ ہمارا کیا فائدہ؟ ہم ایم۔این۔ایز سے پچاس گنا زیادہ عوام کوfaceکرتے ہیں ہمیں اس کوٹے سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے؟ دوسری طرف یہ بھی ایک المیہ ہے کہ حج کے اخراجات دو لاکھ روپے کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ہمارے لئے شرم کا مقام ہے کہ ہندوستان جو کہ غیر مسلم ملک ہے تین سو کروڑ روپے حج پرsubsidyدے رہا ہے اور ایک عام حاجی کو ہندوستان میں کرایہ کی مد میں صرف 12ہزار روپے دینے پڑتے ہیں اور ٹوٹل خرچ 75ہزار روپیہ ہے۔ ہمارے ہاں یہ مزید ظلم ہوا ہے کہ پی آئی اے کو فائدہ پہنچانے کے لئے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثنا اللہ خان): جناب والا!ان کو rules relax کر کے تحریک التوائے کار پیش کرنے کی اجازت دی ہے یا پوائنٹ آف آرڈر پر آپ تقریر کروارہے ہیں، یہ کیا ہو رہا ہے ؟۔

جناب ڈپٹی سپیکر:انہوں نے پہلے تحریک التوائے کار کے لئے اجازت مانگی تھی ۔ rules relax کر کے تحریک التوائے کار پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): وہ پہلے اپنی تحریک التوائے کار پڑھ تولیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ resolution نہیں ہے، تحریک التوائے کار ہے اور اس کی انہیں out of turn اجازت دی گئی ہے اور rules کے تحت اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): ٹھیک ہے، اجازت تو دی جاسکتی ہے لیکن پہلے جو انہوں نے اپنی تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے اس کو پڑھ تولیں۔اس کے بعد وہ بات کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درست ہے۔

نئی حج پالیسی میں ایم۔این۔ایز اور سنیٹرز کی طرز پر ایم۔پی۔ایز کا بھی حج کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ امر اس ایوان کی فوری توجہ کا طالب ہے کہ پچھلے سال حج کوٹا میں M.P.As کو بھی accommodate کیا جائے گا تاکہ زیادہ سے زیادہ مستحق لوگوں کو حج پر بھیجا جاسکے لیکن نئی حج پالیسی میں تمام کوٹا M.N.As اور سنیٹرز کو دیا گیا ہے۔ ہم پارلیمنٹ کا حصہ ہونے کے باوجود حج کوٹا سے کیوں محروم ہیں۔ ہمارا عوام سے رابطہ M.N.As کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ایک المیہ ہے کہ حج کے اخراجات دولاکھ روپے کر دیئے گئے ہیں۔ یہ بھی شرم کا مقام ہے کہ ہندوستان ایک غیر مسلم ملک 3 کروڑ روپے حج میں subsidy دے رہا ہے۔ ایک حاجی سے ہندوستان میں صرف 12 ہزار روپے کرایہ، کل اخراجات ملا کر صرف 75 ہزار روپے لئے جا رہے ہیں۔ مزید ظلم یہ کہ پی۔آئی۔اے کو فائدہ پہنچانے کے لئے حاجیوں کے لئے انٹرنیشنل ٹینڈر بھی نہیں دیا

گیا حالانکہ N.A.S Air line بہت کم قیمت پر حاجیوں کی تمام سروس بہم پہنچانے کی ذمہ داری لینے کو تیار ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس پر آج ہی مرکزی حکومت سے بات کی جائے اور ہمیں تمام ایم۔پی۔ایز کو کوٹا بھی دیا جائے اور جناب میں on the floor of the House آپ کو یہ گارنٹی دیتا ہوں کہ ڈیڑھ لاکھ روپے میں، میں حاجیوں کو لے جا سکتا ہوں اور لا سکتا ہوں۔ یہ جس مافیا کی وجہ سے دو لاکھ روپے مانگا جا رہا ہے یہ عوام کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے اور اس پر اس ایوان کو فوری طور پر آج ہی کارروائی کرنی چاہیے۔ صرف آٹھ یا نو دن حج درخواستوں کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ہمیں پچھلی دفعہ بھی یہ کہا گیا تھا کہ اس پر فوری طور پر آج ہی عمل ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب! یہ تحریک پیش ہوئی اور اس کو out of turn لیا گیا ہے، اس کے جواب کے لئے اگر اس کو ایک دو دن کے لئے pending کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! صبح بھی محترم شیخ صاحب نے بات کی تھی۔ یہ معاملہ واقعی بڑی اہمیت کا حامل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو pending کرنے کی بجائے اگر آپ محترم سینئر وزیر یا کائرہ صاحب جو کہ یہاں پر تشریف فرما ہیں ان سے کہیں کہ وہ اسی کا جواب وفاق سے لیں کیونکہ اس کا جواب وزارت مذہبی امور سے حاصل کیا جانا ہے اور میرے خیال میں اگر ہم اس طرح سے اس کے جواب میں جائیں گے تو اس پر کافی وقت لگے گا اور اس وقت تک جو شیخ صاحب چاہتے ہیں اس میں بھی دیر ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جائز بات ہے۔ محترم شیخ صاحب نے ایک بڑی relevant بات اس ایوان میں اٹھائی ہے کہ ایم۔پی۔ایز کو بھی ایم۔این۔ایز کی طرز پر کوٹا ملنا چاہیے تو سینئر منسٹر تشریف لے آئے ہیں اگر آپ ان کے ذمے لگا دیں اور وہ اس سلسلے میں وزارت مذہبی امور جو وفاق میں ہے اس سے جواب حاصل کر کے دیں تو میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں بہتر پیشرفت ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کائرہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو point out کیا ہے آج سے تقریباً تین چار دن پہلے فیڈرل منسٹر مذہبی امور سے اسی حوالے سے میری بات ہوئی تھی کہ ایم۔پی۔ایز کو کوٹا دیا جائے۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ یہ کوٹا ہم دیں گے اور اس کو ہم expedite کرواتے ہیں

اور ان سے دو تین دن کے اندر اجلاس کے دوران ہی وہ کوٹا لے کر ہاؤس میں اس کی رپورٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں کوٹے کے علاوہ بڑا important issue ہے جس طرح point out کیا گیا ہے کہ حج جیسا مقدس فریضہ اتنا مہنگا ہو گیا ہے تو اس کے بارے میں Monday تک ہاؤس کو بتائیں۔ شیخ صاحب! اس کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو میں منسٹر صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کہ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ ایک دو دن میں، میری گزارش یہ ہے کہ یہ آج ہی بات کر لیں، اس میں انہوں نے ٹائم نہیں دینا، انہوں نے 8 دن رکھے ہیں۔ اس میں ایک مافیا کام کر رہا ہے اور دوسری آپ سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سے زیادہ کون جانتا ہے کہ لوگ ساری ساری عمر اپنا پیٹ کاٹ کر پیسے جمع کرتے رہتے ہیں کہ اب سوا لاکھ ہو گا تو حج پر جاؤں گا، اب ایک لاکھ چالیس ہزار ہو گا تو حج پر جاؤں گا۔ پچھلے سال کی price اور اس سال کی price میں 60 ہزار کا فرق ہے تو میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ سب سے اہم معاملہ ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میرے پاس اس کا پورا منصوبہ ہے۔ اگر یہ ہمیں یعنی پنجاب کو دے دیا جائے۔ پنجاب کی حد تک حاجیوں کو لے جانے کا دے دیا جائے تو ہم حکومت کی سرپرستی میں بہت کم قیمت پر یہ کر سکتے ہیں۔ آپ انہیں کہیں کہ یہ صبح اس کا جواب دیں۔ یہ ایم۔ پی۔ ایز کا کوٹا بھی دیں اور اس کو reduce بھی کریں۔ آج آپ انٹرنیشنل ٹینڈر دے دیں، بے شمار کمپنیاں ایسی ہیں جو آپ کو straightway پچاس ہزار کم کر کے لے کر جائیں گی اور لے آئیں گی۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم جب یورپ جاتے ہیں، ہم جتنے پیسوں میں جانا چاہتے ہیں اتنے پیسوں میں چلے جاتے ہیں۔ جب ہم نے کسی سرکار کے کھاتے میں جانا ہوتا ہے پھر ہم فرسٹ کلاس بھی مانگتے ہیں، پھر ہم جاپان ائیر لائن مانگتے ہیں، پھر ہم فرنچ ائیر لائن مانگتے ہیں تو There are many companies. جو ہمیں بہت سستا لے جا سکتی ہیں اور لا سکتی ہیں۔ یہ بڑا important issue ہے اس پر صبح تک فیصلہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کائرہ صاحب! کیوں جی، صبح تک یا Saturday تک؟

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! Monday کا ٹائم ہے لیکن earliest کوشش کریں گے اگر ان سے آج ہی رابطہ ہو گیا تو کل انشاءاللہ ہاؤس میں بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں مناسب بات ہے کیونکہ matter واقعی بڑی urgency کا ہے لیکن چونکہ انہوں نے رابطہ بھی کرنا ہے۔ Monday تک کا ٹائم ہے لیکن جتنا جلدی ہو جائے اتنا مناسب ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Monday تک زیادہ ہو جائے گا جتنا بھی جلدی ہو جائے اتنا بہتر ہے کیونکہ ٹائم نہیں ہے انہوں نے پھر بند کر دینا ہے کہ جی، ہمارا تو پورا ہو گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس موقع کو اچھا سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کی بھی خوش قسمتی ہے کہ آج ہماری گیلری کے اندر جناب مجید نظامی صاحب اور جسٹس (ر) جاوید اقبال صاحب موجود ہیں اور یہ ہاؤس انہیں Welcome کرتا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رفیق احمد صاحب اور شعیب رشید صاحب بھی آئے ہیں تو یہ ہاؤس انہیں Welcome کرتا ہے۔ اب محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 340 کو لیتے ہیں اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا تو اگر ان کی next تحریک التوائے کار کو take up کر لیا جائے کیونکہ اس کا جواب موصول ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی اس تحریک کا جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ Monday تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 08/343- شیخ علاؤالدین!

پنجاب بنک میں فراڈ کے اصل ملزموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بنک کے تمام معاملات، assets کی فروخت، بے نامی قرضوں کا اجراء کے ساتھ بغیر collected کے قرضہ جات اور نیب کی طرف سے ایسے افسران کی گرفتاری جو Signing Authority قطعاً نہ تھے اور اصل چہرے اب تک پس پردہ ہیں جن کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے۔ یہ بھی المیہ ہے کہ بڑے کردار ملک سے فرار کیسے ہو گئے؟ اس کے ساتھ دوسرے تمام بنکوں کے قرض داروں پر مظالم،

لوٹ کھسوٹ اور کریڈٹ کارڈ کے ذریعے سالانہ 36 فیصد شرح سود وصول کرنا، ان بنکوں کا منافع صرف 5 سال میں 7۔ارب روپے سے بڑھ کر ایک کھرب 25۔ارب سے تجاوز کیسے کر گیا؟ یہ بنک عوام کو مصنوعی معیار زندگی کی ترغیب دے کر پرسنل لون، کریڈٹ کارڈ کے اوپر لئے جانے والے ناجائز واجبات / شرح سود، سٹیٹ بنک آف پاکستان سے منظوری لئے بغیر وصول کر رہے ہیں اور جس طرح لوٹ مار کا نشانہ بنایا ہوا ہے اور پھر بد معاشوں اور غنڈوں کے ذریعہ شرفاء، سرکاری ملازمین اور متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والی عوام کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں جس کے باعث متاثرین بنک خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور حال ہی میں مرحوم طفیل شاہ اس کی پہلی مثال نہ ہے۔ عوام کو ان 21st century shy loans سے بچانا بہت ضروری ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب والا! جب میں نے یہ adjournment motion پیش کی تھی اس میں کچھ وقت گزر چکا ہے اس لئے میں تھوڑا سا یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بنک آف پنجاب کے معاملات کے اندر آج تک کسی valuer کو نہیں پکڑا گیا جس نے valuation کی ہے، لاکھ روپے، دو لاکھ یا 10 لاکھ کی زمین کو جس نے 50 کروڑ کی value declare کیا ہے اور جس قسم کے لوگوں کو پکڑا گیا ہے وہ تو puppets تھے، منیجر level کے لوگوں کو پکڑا گیا ہے اور اس کے assets کی بھی جو بے نامی فروخت ہوئی ہے میرے علم میں بھی کوئی دو چار cases ایسے ہیں تو اس کے اوپر جو کچھ ہوا ہے اور آج میں یہ بھی بات یہاں کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کی base guarantee پر یہ بنک بنایا گیا ہے، اس کے basic deposits کوئی اتنے نہیں تھے، نہ ہیں تو اگر اس کے اندر اتنا بڑا فراڈ ہوا ہے تو حکومت پنجاب نے اپنی base guarantee کو آج تک کیوں نہیں چھیڑا؟ یہ بنک اس بنیاد پر بنایا گیا تھا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اس کے اندر جو کچھ ہوا ہے اس معزز ایوان میں daily basis پر بتانا چاہیے کہ اس کا most of the capital آخر کہاں چلا گیا؟ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): یہ معاملہ تحریک التوائے کار نمبر 82/08 اور 308/08 کے تحت پہلے بھی ایوان میں اٹھایا گیا ہے چونکہ تمام بنک سٹیٹ بنک آف پاکستان کے قواعد و ضوابط کے پابند ہیں لہذا تحریک التوائے کار کو فنانس ڈویژن اسلام آباد سٹیٹ بنک آف پاکستان اور بنک آف پنجاب برائے جواب ارسال کیا گیا۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے اپنے جواب میں واضح

کیا ہے کہ بنک آف پنجاب کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کو ان کے عہدوں سے سبکدوش کر دیا گیا ہے اور ان کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کر دیئے گئے ہیں نیز نیب اس معاملے کی چھان بین کر رہا ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بنکنگ سیکٹر نے تمام شعبہ جات میں نمایاں ترقی کی ہے جس کا ثبوت بنکوں کے منافع میں اضافے کے ساتھ ساتھ ملازمت کے بڑھتے ہوئے مواقع اور بنکوں کے capital base کی expansion بھی ہے۔ جہاں تک عوامی استحصال کا تعلق ہے لوگ اپنی خواہش اور ضرورت کے مطابق بنک کا انتخاب کرتے ہیں۔ مرحوم طفیل شاہ کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے لہذا اس پر رائے زنی مناسب نہیں۔ بنک آف پنجاب نے جواباً کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے سٹیٹ بنک کی مشاورت سے بنک کے مالی نظام کو مستحکم کرنے اور بنک کے اثاثہ جات کی کوالٹی کو بہتر بنانے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کئے ہیں۔ مزید برآں نیب غیر ضروری قرضوں کے اجراء کے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے اور اس سلسلے میں تمام قانونی تقاضے پورے کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! محترم منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے ایک تو وہ درست ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو بے نامی قرضوں کی بات کی ہے بہت بڑا ظلم اور زیادتی یہ ہوئی ہے اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ایسے اربوں روپے کے قرضے ایسی فرموں کو دیئے گئے ہیں جن کا وجود ہی کوئی نہ تھا۔ جہاں تک منسٹر صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ سٹیٹ بنک نے اب آ کر یہ کہا ہے میرے علم میں ہے کہ سٹیٹ بنک نے پہلے بھی انہیں آڈٹ رپورٹس میں یہ باتیں کہی تھیں لیکن اس وقت کوئی عمل نہ ہوا۔ جہاں تک ان کا یہ کہنا ہے کہ لوگ اپنی ضرورت کے مطابق قرضے لیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ماں باپ سے بھی زیادہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ عوام کو educate کرے کہ انہیں قرضے کس percentage اور کس طریقے سے دیئے جا رہے ہیں؟ یہ adjournment motion لانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ عوام کو یہ بتایا جائے کہ جب انہیں قرضے دیئے جاتے ہیں تو ان سے کیا کہا جاتا ہے اور پچھلے دنوں discount rate سٹیٹ بنک نے بڑھایا ہے تمام بنکوں نے قرضوں پر سود بڑھا دیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کے اندر کم از کم اور کچھ نہیں تو آج مجھے محترم وزیر صاحب یہ بتا دیں کہ اس میں value لگانے والوں کو آج تک کیوں نہیں پکڑا گیا کہ جنہوں نے ان properties کی value لگائی تھی انہوں نے صرف managers کو پکڑا ہوا

ہے۔Board of Directors جو منظوری دیتا ہے اور ایک لاکھ روپے تک کا قرضہ بھی ان کی منظوری کے بغیر نہیں نکلتا اس Board of Directors میں سے کسی آدمی کو نہیں پکڑا گیا۔ اس کے بغیر تو قرضے کی کوئی بھی منظوری نہیں دی جا سکتی تھی اگر ان کا president بھاگ گیا ہے۔ سب کو پتا ہے کہ وہ کیسے بھاگا ہے اور کہاں بھاگ گیا ہے تو Board of Directors کے باقی لوگ تو یہیں پر ہیں۔ آپ چھوٹے چھوٹے لوگوں کو پکڑ کر بنک کی ذمہ داری ڈالنا یا سٹیٹ بنک پر ذمہ داری ڈالنا غلط ہے۔ سٹیٹ بنک تو ہر سال audit report دیتا رہا ہے۔ میں کم از کم یہ چاہتا ہوں کیونکہ اس میں base guarantee پنجاب حکومت کی ہے۔ اس کے deposits کی بات کو ایک طرف چھوڑیں۔ یہ بنک کوئی کمرشل level پر آج تک نہیں چلایا گیا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ کمرشل بنک کبھی بھی نہیں چلا۔ اس کی بہت تفصیلی باتیں ہیں مگر حکومت کو تو چاہیے کہ اپنی guarantee کی بات کرے۔ اس وقت اس کی guarantee پر کتنی برانچیں چلائی جائیں گی اور کتنی برانچوں میں کتنے deposits ہیں؟ یہ ایک لمبی بحث ہے لیکن میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ پنجاب حکومت اپنی guarantee کے بارے میں فیصلہ کر لے۔ اس طرح تھوڑے یا بہت جتنے بھی depositors ہیں ان کی رقوم بھی ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو معاملہ شیخ صاحب نے اٹھایا ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے اسی لئے ہم نے اس معاملہ کو take up کیا ہے ورنہ تکنیکی بنیادوں پر یہ کہا جا سکتا تھا کہ یہ معاملہ banking کے متعلق ہے اور یہ موضوع وفاق کا ہے۔ اسی طرح آپ نے جو گرفتاریوں کی بات کی ہے کہ وہ کس level پر گرفتاریاں کر رہے ہیں اور کس level پر نہیں کر رہے۔ اب تک اس سلسلے میں جو ایجنسی تفتیش کر رہی ہے اس کا تعلق بھی وفاقی حکومت سے ہے اور وہ پنجاب حکومت کے اختیار میں نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ سر دست ہم ایک تفتیش میں دوسری تفتیش شروع کر دیں اور پہلی میں خلل آ جائے۔ اس سلسلے میں N.A.B تفتیش کر لے اس کے جو نتائج آئیں گے اس کے بعد پنجاب حکومت کچھ کرے گی کیونکہ Bank of Punjab میں leading and majority share پنجاب حکومت کا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب پوری توجہ دے رہی ہے اور جو آپ نے observations فرمائی ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت تک پہنچ گئی ہیں اور ان کے مطابق اس معاملے کو آگے بڑھایا جائے گا۔ اس میں

ہم نے وفاقی حکومت سے جواب لے کر، سٹیٹ بنک سے جواب لے کر اس تحریک کا حصہ بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ جن arguments کو آپ نے ایوان کے سامنے رکھا ہے ان سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ وہ واقعی بڑے وزنی دلائل ہیں۔ اگر آپ ان کے اوپر مبنی کوئی قرارداد بھی ایوان میں لانا چاہتے ہیں تو وہ بھی لائیں۔ یہ ایوان اس کو بھی پاس کر کے وفاقی حکومت سے اس بات کی سفارش کرے گا کہ جن خطوط کے اوپر آپ ان اداروں کا show concern کر رہے ہیں اس میں وفاقی حکومت اور جو ادارہ وہ تحقیق کر رہا ہے اور تفتیش کر رہا ہے وہ بھی اس پر پوری توجہ دے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کا شکر گزار ہوں۔ میں اب اس میں صرف یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب اس میں یہ ہدایت جاری کریں کہ value لگانے والے کو ضرور پکڑا جائے۔

جناب سپیکر! آپ banking کو جانتے ہیں۔ value اس میں base کرتی ہے، اس میں ایک value لگانے والے کو بھی نہیں پکڑا گیا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں بھی اس معاملے کو دیکھتا رہا ہوں، اس کے اندر جو تحقیقات ہو رہی ہیں اس میں جو بھی ملوث ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور پکڑا جائے گا۔ شیخ علاؤالدین صاحب اپنی تحریک التوائے کار کو press نہیں کرتے۔ اس لئے یہ disposed of کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (تنسیخ) نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن مصدرہ 2008

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر حسب ذیل کارروائی ہے۔

The Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008. (Bill No. 3 of 2008)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now we take up the Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr. Speaker! I move that:

> The Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 as recommended by Special Committee, be taken into consideration at once.

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is that

> The Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 as recommended by Special Committee, be taken into consideration at once.

DR. SAMIA AMJAD: Sir, I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے ترامیم پیش کی ہوئی ہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہم نے ترامیم دی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کب دی ہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: ہم نے 6-8-2008 کو 8:45 پر ترامیم جمع کروائی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں rules بڑے clear ہیں۔ اگر آپ Rule 105(2) کو دیکھیں کہ:

> "If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and such objection shall prevail unless the Speaker allows the amendment to be moved."

اب اس میں 2 days کا بڑا clear لکھا ہوا ہے جبکہ یہ بل اب یہاں پیش ہو رہا ہے جبکہ آپ کی ترامیم کو جمع کروائے کم وقت ہوا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں آپ کی بات کو سمجھتی ہوں لیکن آپ نے خود ہی پوری شق پڑھ دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ نے rules کے مطابق بالکل درست observation دی ہے لیکن اس میں اپوزیشن کے احترام اور ان کے کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے پاس rules relax کرنے کا اختیار ہے اس لئے اگر آپ اپنی discretion استعمال کرتے ہوئے اپوزیشن کو ترامیم پیش کرنے کی اجازت دے دیں تو مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں حکومتی بنچوں کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Now there are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch. Zaheer-ud-Din, Ch. Aamar Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Dr. Samia Amjad, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathia, Ch. Abdullah Yousaf, Mrs Amna Ulfat and Mrs Samina Khawar Hayat.

جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ! آپ اپنی ترمیم پیش کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ میں پہلے راناثناء اللہ صاحب کی بہت شکر گزار ہوں اور حکومتی بنچوں کی بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اتنے اہم اور اتنے prestigious معاملے کے لئے اپوزیشن کو accommodate کیا ہے۔ میں آپ کی بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے rules relax کر کے ہمیں accommodate کیا ہے۔ ہمیں دراصل ایجنڈا ہی دیر سے ملا تھا اس لئے ہمیں بھی ترامیم لاتے ہوئے دیر ہو گئی۔

جناب سپیکر! آج یہ ترمیم لانے سے پہلے میں ایک بات بڑی وضاحت سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم جو ترامیم اس میں لانا چاہتے ہیں وہ اس اصول کے خلاف لانا چاہتے ہیں کہ آخر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ اپنی ترمیم پیش کر لیں پھر اس کے objectives بتا دیجئے گا۔

DR. SAMIA AMJAD: I move that:

> The Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 as recommended by Special Committee, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st August 2008.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is that:

> The Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 as recommended by Special Committee, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st August 2008.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I oppose it.

MR. DEPUTY SPEAKER: Dr. Samia Amjad Sahiba! Now you can give your objectives.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا اس ترمیم کو لانے کا یہ مقصد ہے کہ اتنے اہم ٹرسٹ کو جو کہ نظریہ پاکستان کو آگے لانے کو بنایا گیا تھا۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کے زمانے میں ہی لایا گیا تھا اور اس کو ٹرسٹ چلاتا تھا۔

Which was latter changed into Foundation on the recommendation of this Government?

اور آج جب وہ حکومت واپس آئی ہے تو انتہائی عجلت میں دوبارہ اس کو ایک ٹرسٹ بنانے کی recommendation دی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی یقیناً مثبت باتیں ہوں گی جن کو اسے مضبوط کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ مجھے صرف یہ پوچھنا ہے کہ آخر آرڈیننس سے یہ تبدیلیاں لانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس آرڈیننس کو لا کر آپ ایک رواج قائم کر رہے ہیں کہ جب اسمبلی موجود ہے اور سارے ممبران بیٹھے ہیں تو بغیر اس کی تفصیلات جانے اور بغیر اپنی رائے یا سحر انگیز گفتگو کروائے، بغیر ایک opinion لئے، بغیر اس کو اتنی جلدی اور اتنی عجلت میں bulldoze کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے صرف اتنا ہو رہا ہے کہ کل بھی 4 آرڈیننس lay down ہوئے ہیں۔ ایک کمیٹی میں میرا خیال ہے کہ 13 ممبران ہوتے ہیں وہ بیٹھ کر اس کا decision کر لیتے ہیں اور یہاں تقریباً تین چار سو ممبران کا جو ایوان ہے ان کو یہاں بٹھانے کا پھر کیا مقصد ہے؟ اب یہ ordinance سے لانے والا رواج ختم کر دیا جائے۔ میں اس چیز کی آپ سے پُرزور سفارش کروں گی کہ جب یہ گورنمنٹ

کافی زیادہ stabilize ہو گئی ہے، آپ کے وزراء بیٹھ گئے ہیں، opposition بیٹھ گئی ہے تو آپ اس قانون سازی کو اتنی عجلت میں کیوں bulldoze کر رہے ہیں؟ آج نہ صرف ایک نہیں بلکہ دو دو ordinances کے اوپر اس طرح یہ opinion آئی ہے۔ کل بھی آپ لوگوں نے چار اور ordinances یہاں پر lay down کر دیئے ہیں، میرا نہیں خیال کہ اس سے اس کی روح کو کوئی تقویت پہنچے گی۔ آپ یہ سوچیں کہ یہ اتنا اہم معاملہ ہے اور یہ فاؤنڈیشن اب تک بڑی کامیابی سے چلتی رہی ہے، یہ انتہائی زیرک لوگوں کا ایک گروپ ہے جو اس وقت ہاؤس میں بھی موجود ہیں، میں ان کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اس فاؤنڈیشن کو بہت آگے چلایا اور بہت دور تک لے گئے اور ہمیں ہر طرح سے اس میں input دینی چاہیے کہ اس میں further strengthen ہو اور یہ اور آگے جائے لیکن اگر اس میں کوئی سقم ہے یا loopholes ہیں تو ان کو بھی cover کیا جائے لہٰذا میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ میری اس amendment کو consider کریں اور اس کو discussion کے لئے جانے دیں، Select Committee بننے دیں تاکہ اس میں یہ نہ ہو کہ دوبارہ ہر دس دن بعد کبھی یہ آجائے، کبھی وہ آجائے اور اس میں amendments اتنی جلدی جلدی آجائیں تو اس کی کیا ضرورت ہے؟ اتنا شاندار طریقے سے چل رہا ہے، اس کی museum قابل دید ہے اور اتنی شاندار location ہے لہٰذا میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ اس amendment کا اصل مقصد یہ ہے کہ:

Do not bulldoze the legislation, let the House talk about it, why should it there?

MR. DEPUTY SPEAKER: Anyone else?

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں بولنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کے اندر mover ہیں؟---I think you are not اس وقت motion کے جو movers ہیں صرف وہی اس پر بات کر سکتے ہیں۔

جناب محمد یار ہراج: میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس حوالے سے بات نہیں کر سکتے۔ میں بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے علاوہ محرک چودھری ظہیر الدین، چودھری عامر سلطان چیمہ، جناب محمد محسن خان لغاری، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، چودھری عبداللہ یوسف، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ،

محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ تھیں ان کی طرف سے amendment آئی تھی اس کے علاوہ ڈاکٹر سامیہ امجد نے بات کر لی ہے ان کے علاوہ اور کوئی نہیں ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو فرمایا ہے کہ قانون سازی کو through ordinance bulldoze نہیں کرنا چاہیے، ان کی بات سے ایسے لگ رہا تھا جیسے ordinance کے ذریعے سے اگر قانون سازی ہوتی ہے تو اس سے ایوان قانون سازی سے خارج ہو جاتا ہے یا اس ایوان کو اس پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ دراصل یہ جو عمل ہے کوئی اتنا مناسب عمل نہیں ہے۔ ہمیشہ گورنمنٹ کی یہ کوشش ہونی چاہیے اور ہماری بھی یہی کوشش رہے گی کہ ordinances کو ضرورت کے وقت ہی لایا جائے ورنہ بل کی شکل میں اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے۔ لیکن یہ بات میں واضح کرتا چلوں کہ bill ہو یا ordinance، اس نے بالآخر اسی ایوان کے سامنے آنا ہوتا ہے جس طرح سے یہ ordinance ایوان کے سامنے lay ہوا اور اس کے بعد یہ Select Committee کے سپرد ہوا۔ وہاں کمیٹی میں آپ ہی کے معزز اراکین نے پوری طرح سے ایک ایک شق کو دیکھا ہے اور جب ان کی رپورٹ ہاؤس میں موصول ہوئی ہے تو اس کے بعد یہ قانون سازی میں جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ فاؤنڈیشن بڑی کامیابی سے چل رہی تھی تو اب اس کی کیا ضرورت پڑی کہ اس کو دوبارہ ٹرسٹ میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس وقت ہمارے کچھ بزرگوں کی رہنمائی اور ان کا سایہ ہمیں نصیب ہے کہ جنہوں نے پاکستان کو بنتے دیکھا، جنہوں نے نظریہ پاکستان کے لئے جدوجہد کی، جنہوں نے پاکستان کی تحریک میں حصہ لیا۔ آج بھی وہ اس نظریے کے لئے کام کرنے اور نئی نسل کو اس کے بارے میں آگاہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔ ان بزرگوں میں مجید نظامی صاحب کا نام کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے، انہوں نے نہ صرف خود بلکہ ان کے بھائی حمید نظامی صاحب بھی اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تحریک پاکستان میں اتنا اہم role ادا کیا۔ اگر ان لوگوں کے role کا ذکر نہ کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک کا ذکر نامکمل رہتا ہے۔ یہی لوگ اس ٹرسٹ اور فاؤنڈیشن کو چلانے والے ہیں، یہ ان کا ہی تجربہ تھا کہ اس کو فاؤنڈیشن میں تبدیل کیا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے جب فاؤنڈیشن کو چلایا تو وہ بعد میں اس نتیجے پر پہنچے کہ اس کو ٹرسٹ کے نام کے طور پر زیادہ مناسب اور بہتر طریقے سے چلایا جا سکتا ہے۔ اب گورنمنٹ جو ordinance کے ذریعے قانون سازی کرنے جا رہی ہے تو یہ بالکل

ان کی خواہشات، تجربے اور ان کی direction کے مطابق ہے۔اس سلسلے میں گورنمنٹ نے قطعی طور پر of his own یا اپنا کسی قسم کا کوئی معاملہ نہیں رکھا اور ان کی آج یہاں پر موجودگی بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے تجربے کی بنیاد پر انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ ٹرسٹ اس نظریہ پاکستان کو بہتر انداز پر ان معاملات کو چلا سکتا ہے۔اس میں دراصل یہ ہوگا کہ فاؤنڈیشن کی وجہ سے گورنمنٹ کو تھوڑی سی دسترس اس میں زیادہ تھی اور ٹرسٹ کی بنیاد پر وہ کم ہو جائے گی۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی سوچ ہے اور دوسرا وہ تجربے کی بنیاد پر اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔اس میں کمیٹی نے کافی considerations کی ہیں،اس پر پورا غور و خوض کیا ہے۔اس کے علاوہ اس idea کے پیچھے جن بزرگوں کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ مجید نظامی صاحب اور ان کے ساتھ اور بھی ہمارے بہت سے بزرگ ہیں جو تحریک پاکستان کا حصہ رہے ہیں اور جنہوں نے نظریہ پاکستان کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے تو یہ ان کے تجربے کی بنیاد پر ہی ساری قانون سازی کر رہے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر further delay یا مزید opinions کی ضرورت نہیں ہے۔شکریہ

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،فرمائیں!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ یہ ہے کہ چونکہ یہ ہاؤس کے floor پر debate نہیں ہوئی تو اگر آپ مناسب سمجھیں کہ before the House, votes on something ان کو تھوڑا سا background بتا دیا جائے کہ سپیشل کمیٹی میں کیا discussions ہوئی ہیں؟ جو یہ کاغذات ہمیں ہاؤس میں circulate کئے گئے ہیں ان میں صرف words کو تبدیل کیا گیا ہے جو ساتھ paper میں attach ہے۔یہ نہیں بتایا گیا کہ کمیٹی میں اس کا کیا background discuss کیا گیا،اس میں کیا اعتراضات تھے یا ممبران کی کیا reservations تھیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ opposition نے کوئی dissenting note اس کے لئے جمع نہیں کرایا تھا،میں سپیشل کمیٹی کا ممبر ہوں تو میں صرف دو باتیں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں یا کسی اور کو دیں تو اگر تین منٹ کے لئے آپ summarize کر دیں کہ یہ کمیٹی میں کیا discuss ہوا تھا کہ اس کو ٹرسٹ سے فاؤنڈیشن بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی، پھر اسی فاؤنڈیشن کو دوبارہ ٹرسٹ بنانے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی؟ کیا ہم ہر decision کو win sickly کرنا چاہتے ہیں کہ اس پر ایک action لیں پھر

اس کو undo کریں۔ اس point کو اگر ہم discuss کرنا چاہیں تو کر لیں، اگر نہیں کرنا چاہتے تو اللہ خیر کرے کیونکہ تعداد تو حکومتی بنچز کے پاس ہے بہر حال جو بھی آپ مناسب سمجھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں اپنے بھائی سے یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ discuss نہیں ہوا۔ بات یہ ہے کہ اب یہ جو consideration ہے یہی discussion ہے۔ اگر معزز ممبر اس میں اپنی amendments لاتے تو اس پر discussion ہو جاتی۔ اب ہاؤس کے سامنے discuss ہی ہو رہا ہے اور یہی اس کا مقصد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات یہ ہے کہ Law is very much clear کہ amendments کے جو movers ہیں وہی اس پر بحث کر سکتے ہیں اور جنہوں نے کی ہے. that is very much clear

MR. DEPUTY SPEAKER: Now the motion moved is that:

> "The Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 as recommended by Special Committee, be circulated for the purpose of eliciting opinion, thereon by 31st August 2008."

The amendment moved and the question is that:-

> "The Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 as recommended by Special Committee, be circulated for the purpose of eliciting opinion, thereon by 31st August 2008."

یہ وہ amendment ہے جو opposition کی طرف سے propose کی گئی ہے۔

(The motion was lost)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, is there any second amendment? This is the second amendment is from Chudhry Zaheer-ud-Din, Ch.Amir Sultan Cheema,Mr. Muhammad Mohsin Khan Legahari, Dr. Samia Amjad, Hafiz Muhammad Qamar Hayyat Kathia, Ch. Abdullah Yousaf, Mrs. Amina Ulfat, Mrs. Samina Khawer Hayyat.

DR. SAMIA AMJAD: I move:

"The Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 as recommended be the Special Committee be referred to a Select Committee consisting of the following members with instruction to report by 10th of September 2008."

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سلسلے میں میری ایک submission ہے کہ رولز بڑے clear ہیں۔ چونکہ آپ پچھلی amendment کی mover تھیں۔

And that amendment has been lost in the House. This has been lost because the mover is not in the House. Now, the motion moved and the question is:

"That the Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 as recommended by the Special Committee be taken into the consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-3

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

"Clause 3 do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Clause-1

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

PREAMBLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

LONG TITLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR. DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr. Speaker! I move that:

"The Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 be passed."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is that:

"The Nazaria-i-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 be passed."

The motion moved and the question is that:

"The Nazaria-e-Pakistan Foundation (Repeal) Bill, 2008 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

قواعد کی معطلی کی تحریک

راجہ شوکت عزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں نے گزارش کی تھی کہ موجودہ ملکی اور سیاسی حالات کے پیش نظر ایک اہم قرار داد قواعد و ضوابط کو معطل کر کے اور اپنی discretion power سے اجازت دیں جیسا کہ اس ہاؤس میں پہلے بھی روایت موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں رولز 234 کے تحت رول 115 کو معطل کر کے آپ کو قرار داد پیش کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

قرارداد

آئین پاکستان کی شق 58(2)b کے اختیارات صدر سے واپس لے کر قومی و صوبائی اسمبلیوں کو دینے کا مطالبہ

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! مہربانی۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ:

"پاکستان اور پنجاب کے عوام کے حقوق کی پاسبانی کے لئے وفاقی حکومت سے پرزور سفارش کی جاتی ہے کہ آئین میں 58(2)b جو کہ فرد واحد یعنی صدر پاکستان کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ جب چاہے اس کا ناجائز استعمال کر کے عوام کی منتخب شدہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کو ختم کر دے اور صوبے میں اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے گورنر راج کو نافذ کر دے اور جب چاہے اس ملک کے عوام کا جمہوری قتل کر دے جس طرح کہ ماضی اس بات کا گواہ ہے، اس طرح یہ ہر دو شقیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وجود کی نفی کرتی ہیں بلکہ پاکستان بھر کے عوام کی رائے کو قتل کرنے کے مترادف ہیں۔ ان ناجائز اختیارات کو جلد از جلد ختم کیا جائے اور اس کا اختیار صرف اور صرف قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کو دیا جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ:

"پاکستان اور پنجاب کے عوام کے حقوق کی پاسبانی کے لئے وفاقی حکومت سے پرزور سفارش کی جاتی ہے کہ آئین میں 58(2)b جو کہ فرد واحد یعنی صدر پاکستان کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ جب چاہے اس کا ناجائز استعمال کر کے عوام کی منتخب شدہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کو ختم کر دے اور صوبے میں اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے گورنر راج کو نافذ کر دے اور جب چاہے اس ملک کے عوام کا جمہوری قتل کر دے جس طرح کہ ماضی اس بات کا گواہ ہے، اس طرح یہ ہر دو شقیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وجود کی نفی کرتی ہیں بلکہ پاکستان بھر کے عوام کی رائے کو قتل

کرنے کے مترادف ہیں۔ان ناجائزاختیارات کو جلد از جلد ختم کیا جائے اور اس کا اختیار صرف اور صرف قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کو دیا جائے"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ:

"پاکستان اور پنجاب کے عوام کے حقوق کی پاسبانی کے لئے وفاقی حکومت سے پرزور سفارش کی جاتی ہے کہ آئین میں 58(2)b جو کہ فرد واحد یعنی صدر پاکستان کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ جب چاہے اس کا ناجائز استعمال کر کے عوام کی منتخب شدہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کو ختم کر دے اور صوبے میں اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے گورنر راج کو نافذ کر دے اور جب چاہے اس ملک کے عوام کا جمہوری قتل کر دے جس طرح کہ ماضی اس بات کا گواہ ہے،اس طرح یہ ہر دو شقیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وجود کی نفی کرتی ہیں بلکہ پاکستان بھر کے عوام کی رائے کو قتل کرنے کے مترادف ہیں۔ان ناجائزاختیارات کو جلد از جلد ختم کیا جائے اور اس کا اختیار صرف اور صرف قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کو دیا جائے"۔

یہ قرارداد اکثریت رائے سے منظور کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خوراک(ملک ندیم کامران): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،فرمائیں!

وزیر خوراک(ملک ندیم کامران):جناب سپیکر! یہ قرار داد ابھی جو آپ نے پیش کی اس کو unanimously approve کیا جائے کیونکہ اس پر کسی نے مخالفت نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،یہ unanimously approve ہوئی ہے۔

وزیر خوراک(ملک ندیم کامران): آپ نے اکثریت رائے سے کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! قرارداد تو منظور ہے، منظور ہے، منظور ہے۔اب سوال یہ ہے کہ بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا؟ یہ تو Constitutional amendment ہے۔ یہ پارلیمنٹ آج تک نہیں کر سکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں تمام اراکین جو یہاں پر تشریف فرما ہیں جنہوں نے اس قرارداد کو پاس کیا ہے ان سب کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور محترم بابائے پوائنٹ آف آرڈر نے جو بات فرمائی ہے اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ بلی کے گلے میں گھنٹی نہیں بلکہ ایک گیدڑ کے گلے میں گھنٹی باندھنے کا انتظام اسلام آباد میں ہو رہا ہے۔اس وقت پاکستان مسلم لیگ(ن) کی قیادت اور ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت اور ان کے شریک چیئرمین جناب آصف علی زرداری اس ملک اور قوم کے لئے جو انہوں نے پچھلے دو دن سے مذکرات کئے ہیں اور جس طرح کی وہاں سے اطلاعات آ رہی ہیں اور میرا خیال ہے کہ تھوڑی دیر تک مشترکہ اعلانیہ بھی جاری ہونے والا ہے اور جس طرح انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس ملک سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آمریت کو دفن کر دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس ملک کے 16 کروڑ عوام کا وہ مطالبہ جس میں 9۔مارچ سے لے کر آج تک اس ملک کی وکلاء برادری نے بے پناہ جدوجہد کی، انہوں نے سڑکوں پر آ کر ماریں کھائیں، انہوں نے پرچے جھیلے، جیلیں کاٹیں، اپنا خون سڑکوں پر بہایا، معاشی طور پر خود کو نقصان پہنچایا، میں آج اس پوری وکلاء برادری کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور انہیں مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں کہ آج ان کی جدوجہد رنگ لانے جارہی ہے۔آج انہوں نے جس طرح سے عدلیہ کی بحالی کے متعلق پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت میں ایک واضح اور دوٹوک موقف اختیار کیا ہے۔آنے والے وقت میں نہ صرف اس ملک میں عدلیہ آزاد ہو گی، 2۔نومبر کے تمام جج اور عدلیہ بحال ہو گی۔اس ملک سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آمریت دفن ہو جائے گی۔میں اس موقع پر اپنی طرف سے بھی اور اس ایوان میں موجود تمام اراکین کی جانب سے بھی اور جو میرے بھائی اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہیں، ان کی طرف سے بھی میاں محمد نواز شریف اور جناب آصف علی زرداری کو اس مذاکرتی عمل پر اور اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! اپوزیشن میں صرف بھائی نہیں، بہنیں بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں اپنی بہنوں کو بھی شامل کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت 10 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج پنجاب کی نمائندگی کرنے والی پنجاب اسمبلی نے جو حق اس کے 8 کروڑ عوام نے اس کو دیا تھا آج اس کا مکمل طور پر پوری آزادی کے ساتھ اور پوری جرات کے ساتھ اظہار کرنے کا حق ادا کر دیا ہے اور سب سے پہلے کسی بھی صوبائی اسمبلی میں اس issue پر جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس میں الحمد للہ پنجاب اسمبلی کا نمبر ون ہے۔ میں اس پر اس قرارداد کے محرک اور جناب کو اور تمام اسمبلی ممبران کو اور بالخصوص پنجاب کی اس غیور عوام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے 18 فروری کو آمریت کے خلاف اپنی رائے کا حق استعمال کرتے ہوئے جمہوری قوتوں کو کامیاب کیا اور آج الحمد للہ ایک طالع آزما کے خلاف، ایک independent اور resolution unanimously پاس ہوئی ہے، انشاءاللہ تعالیٰ ہم آپ کے توسط سے سفارش کرتے ہیں کہ اس دفعہ کو فوری طور پر Constitution سے repeal کر دیا جائے۔ اس کو ختم کر دیا جائے اور اسمبلیوں کو اپنی آئینی مدت پوری کرنے کا موقع دیا جائے اور آپ کو بھی مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور آپ کے مشکور ہیں جنہوں نے اس طرح کی بڑی اہم قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی۔ بڑی مہربانی

راؤ کاشف رحیم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راؤ کاشف رحیم خان: میں سب سے پہلے اس قرارداد کے محرک کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دوسری یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز رکن میاں صاحب جو کہ ایوان میں "بابائے پوائنٹ آف آرڈر" کے نام سے مشہور ہو چکے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ تمام ممبران کو سختی سے منع کیا جائے کیونکہ اگر کل کو معزز خواتین کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں گی تو ان کا بھی nick name پڑ جائے گا تو میری آپ سے التماس ہے کہ سب کو پابند کیا جائے کہ انہیں اس نام سے نہ پکارا جائے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں قرارداد کے متفقہ طور پر منظور ہونے کے بعد جناب کا شکر گزار ہوں اور اس House میں بیٹھے ہوئے دونوں طرف کے دوستوں کا جنہوں نے پاکستان اور پنجاب کے عوام کے جو حق رائے دہی انہوں نے استعمال کیا اس کے احترام میں، عوامی خواہشات کے احترام میں، جمہوریت کی جو شمع قربانیوں اور حادثوں کے بعد روشن ہوئی اس کے احترام میں یہ جو قرارداد اس پاکستان کے جمہوری سفر کی بقاء اور اس ملک کی سلامتی کے لئے منظور کی میں سب کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ بہت مہربانی، بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے ایک دوست معزز رکن نے میرے بارے میں کچھ اظہار فرمایا ہے۔ میں تو I feel proud of being called Baba--i point of order کیونکہ میں relevantly کچھ نہ کچھ جہاں پر مجھے ضروری محسوس ہوتا ہے کہنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن افسوس ہے کہ جناب سپیکر کی طرف سے کم، کم ہی موقع ملا ہے۔ ہم لوگ 1985 کی اسمبلی میں بھی یہاں پر ریکارڈ قائم کر کے گئے ہیں، تاریخ لکھ کر گئے ہیں اور اس وقت بھی میرا نام مسٹر پوائنٹ آف آرڈر ہی تھا۔ اس وقت چونکہ میں مسٹر تھا اور اب میں بابا ہوں تو I feel proud of being called Baba-i- point of order.

جناب سپیکر! میں نے اپنے پوائنٹ آف آرڈر میں جو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا تو میرا اشارہ اسی طرف تھا کہ یہ ایک Constitutional amendment ہوگی جس کی وضاحت جناب وزیر قانون نے فرمائی ہے ہم تو خود عوام کے حق حکمرانی کے لئے آج تک لڑتے رہے ہیں کہ حق حکمرانی عوام کا ہے، حق حکمرانی جرنیلوں کا نہیں ہے اس لئے یہ 58(2)b کا خاتمہ ہم آج نہیں بلکہ 1985 سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ میں اس ایوان میں فخر کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ 1985 کی اسمبلی میں جب ضیاء الحق یہاں پر خطاب کرنے آیا تھا تو ہم ہی لوگ یہ بات کہنے والے تھے کہ یہ وردی پہن کر آپ کو یہاں آنے کی جرأت کیسے ہوئی ہے؟ شکریہ

رائے محمد اسلم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رائے محمد اسلم خان: شکریہ جناب سپیکر! میں اس قرارداد کے محرک کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ارکان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان کے عوام کے مینڈیٹ کا احترام کرتے ہوئے آج اس قرارداد کا ساتھ دیا اور اسے پاس کرنے میں پورا تعاون کیا۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، طاہر محمود ہندلی صاحب!

قواعد کی معطلی کی تحریک

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Sir, I move that

"The requirements of the Rule 95 read with Rule 244-A (7) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispersed with under Rule 234 of the Rules ibid for the immediate consideration of the proposed amendment in the Rule 24 of the Rules ibid as recommended by the Special Committee."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"The requirements of the Rule 95 read with Rule 244-A (7) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of Punjab 1997 may be dispersed with under Rule 234 of the Rules ibid for the immediate consideration of the proposed amendment in the Rule 24 of the Rules ibid as recommended by the Special Committee."

The motion moved and the question is:

"The requirements of the Rule 95 read with Rule 244-A (7) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispersed with under Rule 234 of the Rules ibid for the immediate consideration of the proposed amendment in the Rule 24 of the Rules ibid as recommended by the Special Committee."

(The motion was carried.)

تلاوت قرآن پاک وترجمہ کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کے لئے

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 24 میں ترمیم

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the proposed amendment in Rule 24 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Mr. Tahir Mehmood Hundli!

CH. TAHIR MEHMOOD HUNDLI (Advocate): Sir, I moved that:

> "The proposed amendment in the Rule 24 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 as recommended by the Special Committee be taken into consideration at once."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is that:

> "The proposed amendment in the Rule 24 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 as recommended by the Special Committee be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in this motion therefore the motion moved and the question is that:

> "The proposed amendment in the Rule 24 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 as recommended by the Special Committee be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the proposed amendment in Rule 24 Ch. Tahir Mehmood Hundli may move it.

CH. TAHIR MEHMOOD HUNDLI (Advocate): Sir, I moved that:

> "The proposed amendment in the Rule 24 of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 as recommended by the Special Committee be passed."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is that:

> "The proposed amendment in the Rule 24 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 as recommended by the Special Committee be passed."

The motion moved and the question is that:

> "The proposed amendment in the Rule 24 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 as recommended by the Special Committee be passed."

(The Motion was carried.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا۔ اب اجلاس کل بروز جمعتہ المبارک 8-اگست2008 صبح 9بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔